اسلامی احکام و تعلیمات پر مشتمل نہایت جامع و مستند کتاب
مکمل
گلستانِ شریعت
ترتیب و تالیف
حضرت مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی فاضل علوم شرقیہ
مقدمہ
خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی، الہ آباد
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا

اسلامی احکام و تعلیمات پر مشتمل نہایت جامع و مستند کتاب

مکمل گلستانِ شریعت

— ترتیب و تالیف —

حضرت مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی مدظلہ العالی فاضل علوم شرقیہ

مقدمہ

خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی، الہ آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ کٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب	گلستانِ شریعت
مؤلف	حضرت علامہ محمد صابر القادری نسیم بستوی
مقدمہ	خطیبِ مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی الہ آباد
کتابت	شاہ محمد چشتی و تلمیذہ
پروف ریڈنگ	انیس احمد نوری
ناشر	محفوظ احمد قادری
مطبع	مولا والا پرنٹرز
صفحات	۳۶۰
تعداد	ایک ہزار
قیمت	[illegible] روپے
ملنے کا پتہ	مکتبہ نوریہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ، سکھر

فہرست مضامین

عرضِ ناشر

آپ کے مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پہ بھروسہ کرتے ہوئے دینی کتب کی اشاعت کا کچھ عرصہ قبل کام شروع کیا تھا۔ الحمدللہ کہ آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کی سرپرستی کی توفیق مرحمت فرمائی اور اس طرح اس ادارے کے عزم میں پختگی اور استواری پیدا ہوتی چلی گئی اور اب ہم اس قابل ہو سکے کہ حسبِ دلخواہ آپ کے سامنے معیاری دینی کتب پیش کر سکیں اور اہل سنت و جماعت حضرات کو ان کتابوں کے مطالعہ سے روشناس کرائیں جن پہ بدعقیدگی نے دبیز پردے ڈال رکھے تھے۔

آپ کو حیرت ہوگی کہ حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ جیسے عالم متبحر اور محدث نامی کی گرانقدر تصانیف کو جو مسلک اہل سنت و جماعت کی مؤید ہیں اور جن میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سرشاریاں اپنے عروج پر تھیں اور جن میں گمراہی اور بے راہ روی کا پردہ چاک کیا تھا درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا اور چونکہ جناب موصوف کی تمام تر تصانیف فارسی اور عربی زبان میں تھیں اس لیے ناشرانِ وقت نے ان کے تراجم شائع نہیں کئے۔

حضرت علامہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا اس برصغیر کے مسلمانوں پر احسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے یہاں علم حدیث کو پھیلایا اور اکبری دور کی ظلمتوں میں اجالا کیا۔ جب کہ لوگ مقامِ رسالت سے بے اعتنائی برت رہے تھے۔ اس طرح آپ نے ظلمت کدۂ ہند میں ایمان اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شمعیں فروزاں کیں کہ جن کی روشنی آج بھی ایمان افروز ہے لیکن عامۃ المسلمین اور

شمع رسالت کے پروانوں کو حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان شہ پاروں سے مستفید و مستفیض ہونے کا مدتوں تک موقع نہیں مل سکا۔

ہماری خوش نصیبی اور آپ حضرات کی کرم گستری کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ توفیق بخشی کہ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ شرح مشکوٰۃ شریف بزبان فارسی موسوم بہ اشعۃ اللمعات و مدارج نبوت فارسی و اخبار الاخیار فارسی مع مکتوبات موصوف شائع کرنے کا فخر حاصل کر سکے، کتب کو دیکھ کر ہی آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم نے کس قدر روز کثیر ان بلند پایہ کتب کی اشاعت پر صرف کیا ہے آپ کے تعاون سے انشاء اللہ اشعۃ اللمعات کا اردو ترجمہ بہت جلد آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں بڑی مسرت ہے کہ اس وقت ہم آپ کے سامنے ایک اور نادر روزگار اور گراں مایہ کتاب کا اردو ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور وہ ہے فخر دوراں محقق زماں حضرت علامہ امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار تصنیف مکاشفۃ القلوب، ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہم تصوف کی گراں قدر کتاب مکاشفۃ القلوب کے بعد آپکے سامنے مایۂ ناز کتاب گلستان شریعت جس میں زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے، پیش کر رہے ہیں۔ جس کے مؤلف حضرت مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی مدظلہ العالی فاضل علوم شرقیہ ہیں آپ مضامین کی فہرست دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کہ گلستان شریعت مسائل فقہ میں کس قدر جامع و مانع کتاب ہے آپ اس کی افادیت کا اس سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں پاک و ہند کے نامور عالم دین ملک التحریر علامہ مشتاق احمد نظامی دامت برکاتہم نے اس پر مقدمہ لکھا ہے ہم حضرت علامہ کے اور تمام احباب اہل سنت کا ان کے مشکور و ممنون ہیں۔

★ فقط محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

مقدمہ

ایک خیال افروز علمی جائزہ

از

پاسبانِ ملت خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مہتمم دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

"سمندر کو کوزہ میں بھر دینا" یہ ایک ضرب المثل ہے لیکن "مکمل نظامِ شریعت" اس کی منہ بولتی زندہ مثال ہے، زیرِ مطالعہ کتاب میں علمی شہ پاروں کو جس سلیقے اور قرینے سے سمیٹ دیا گیا ہے یہ مولانا تسنیم بستوی کا اپنا منفرد وجداگانہ رنگ ہے جو ان کے اور بعض دوسرے اہلِ قلم کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتا ہے۔

میری نظر میں وہ دن بہت ہی قیمتی ہیں بلکہ انہیں کو حاصلِ زندگی کہنا چاہیے جو تصنیف و تالیف میں گزر جائیں، مصنف اپنی موجودہ اور آنے والی قوم و نسل ہی کو نہیں بلکہ عام لائبریریوں کو ایک ایسا انمٹ ولازوال سرمایۂ قلم دیتا ہے جو ہر دور میں اس کی علمی یادگار اور تاریکیوں میں روشن چراغ ثابت ہوتا ہے۔

"مکمل گلستانِ شریعت" جو اس وقت آپ کے مطالعہ میں ہے یہ حنفی مسائل کا ایک ایسا سدابہار چمن ہے جس میں مہد سے لحد تک کے فقہی مسائل کو سمونے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے جس کی کامیابی سے انحراف گویا دن کے اجالے میں آفتاب کی حقیقت کا انکار ہے۔

مجموعی طور پر کتاب کی سرخیاں اور بعض بعض مضامین نظر سے گزرے جس سے محسوس ہوا کہ روزمرہ کے عام مسائل کو یکجا کرنے میں بڑی کاوش و دقتِ نظر سے کام لیا گیا ہے۔

فتنۂ غیر مقلدیت سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ فقہی مسائل

پر اردو زبان میں زیادہ سے زیادہ کتابیں لکھی جائیں بلاشبہ یہ ایک بہت ہی مبارک و مستحسن قدم ہے جسے میں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کامیاب کوشش سمجھتا ہوں۔

مولانا نسیم بستوی اپنی جماعت میں ایک ایسی ہمہ گیر شہرت کے مالک ہیں کہ اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار بھی ان کی متنوع علمی ادبی صلاحیتوں کے معترف ہیں۔

یہ ایک عام کہاوت ہے کہ ایسے لوگ جنھیں بیک وقت مختلف فنون سے تعلق ہو اور ہر ایک فن میں خاص مہارت بھی ہو چشم فلک نے ایسے صاحب کمال کو بہت کم دیکھا ہے، مولانا کا شمار بھی انھیں نادر روزگار لوگوں میں ہوتا ہے۔

اہلسنت کی ایک مرکزی درسگاہ **جامع فیض الرسول براؤں شریف** ہے جس میں مولانا برسوں تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں اور آج کے ارشد تلامذہ اپنی ممتاز صلاحیتوں کے لحاظ سے مناصب جلیلہ پر فائز ہیں، مولانا درس نظامی کے ایک بہت ہی صاحب صلاحیت اور کامیاب مدرس ہیں، عربی ادب آپ کا خاص فن ہے۔

اہلسنت کا موقر جریدہ ماہنامہ فیض الرسول برسوں مولانا کی ادارت میں شائع ہو کر پورے ملک سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے اور اس نے اپنی تابانیوں کے جو نقوش چھوڑے ہیں ابھی تک اہل علم کی انجمنیں اس کی تجلیوں سے معمور ہیں، ماہنامہ فیض الرسول مولانا کا وہ قلمی سرمایہ ہے جس کے آئینہ میں موصوف کی گوناگوں صلاحیتوں کے خدوخال نظر آتے ہیں، اب ماہنامہ "اعلیٰحضرت" بریلی شریف مولانا کی ادارت میں اپنے معاصرین سے خراج عقیدت حاصل کر رہا ہے

ماہنامہ "پاسبان" الٰہ آباد و ہفت روزہ "تاجدار" ممبئی ان کے بھی مولانا اعزازی مدیر ہیں

جن پر ان کے رشحاتِ قلم کی ایسی چھاپ ہے کہ قارئین کا ذوقِ مطالعہ اس کے بغیر تسلی نہیں پاتا۔

مولانا نسیم ایک بلند پایہ اہلِ قلم، مصنف اور مؤلف بھی ہیں، مختلف موضوعات پر آپ کی متعدد تصنیفات و تالیفات ہیں مثلاً گلزارِ شریعت، تجدیدِ اسلام، تاریخی کہانیاں وغیرہ جسے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے قلمی سرمایہ میں ایک نیا اضافہ ہے۔

مولانا نسیم ایک بہت ہی کامیاب اور اونچی سطح کے خطیب و مقرر ہیں، بالخصوص مسلکِ اہلِ سنت کی ترجمانی اور اصلاحی تقاریر پر آپ کو مہارتِ تامہ اور یدِ طولیٰ حاصل ہے چونکہ مزاج میں سنجیدہ ظرافت اور مزاح بھی پایا جاتا ہے اس لیے خشک سے خشک موضوع کو بھی بہت ہی دلچسپ اور قابلِ توجہ بنا دیتے ہیں۔

مولانا نسیم بحیثیت مقرر اور مصنف ہونے کے علاوہ انتہائی زود گو اور خوش فکر شاعر بھی ہیں، استاذ الشعراء مولانا ضیاء القادری بدایونی (مولائے غافران کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خاکِ تربت پر رضوان و مغفرت کے پھول برسائے) سے شرفِ تلمذ حاصل ہے مگر موصوف کا شمار ان تلامذہ میں ہے جن پر خود استاذ کو بھی فخر رہا ہے۔

مولانا نسیم نعت، غزل، نظم، قطعات یکساں طور پر کہہ لیتے ہیں منتخبات کلام کے ایک دو نہیں متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں ملک کے معیاری و صحت مند اخبارات و رسائل میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔

قلم میں شگفتگی اور سلاست و روانی ہے اسلوبِ بیان انتہائی دلکش اور پیارا ہے، طریقِ تفہیم میں پختگی اور سہل القبول کی بھرپور انفرادیت ہے۔

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لحاظ سے مکمل گلستانِ شریعت کا یہ ایک اجمالی تعارف ہے اب قارئین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ گلستانِ شریعت جب ایک ایسی جامع شخصیت کے ذہن و فکر کا نچوڑ ہے تو وہ اپنی افادیت کے لحاظ سے کتنی کامیاب کوشش کہی جا سکے گی۔ ع

پسلی پھڑک اٹھی نگہ انتخاب کی!

اس اعتبار سے مکتبہ کلیمی اہلسنّت ہدیۂ تبریک و تہنیت کا مستحق ہے، مستقبل میں "مکمل گلستانِ شریعت" کو اس کی خدمات کا شاہکار قرار دیا جائے گا اس نے ایک ایسے صاحبِ قلم کی خدمت حاصل کی ہے کہ "مکمل نظام شریعت" کے معتمد و مستند ہونے کے لئے صرف ادیبِ شہیر مولانا نسیم بستوی کا نام ہی ضمانت کے لئے کافی ہے، خدائے قدیر موصوف کی سعیٔ بلیغ و مساعیٔ جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے آمین!
بجاہِ سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

مشتاق احمد نظامی

نزیل کانپور۔ ۱۳؍رجب المرجب ۹۳ھ
مطابق ۱۳؍اگست سنہ ۱۹۷۳ء

مذہبِ اسلام

سچا اور عالمگیر نظامِ زندگی ہے

مذہبِ اسلام دنیا کے دیگر تمام مذاہب و ادیان سے اس لئے فائق و برتر ہے کہ اس
کے عالمگیر و پرامن نظام و دستور کے ذریعہ انسان کے ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی کی گئی ہے۔ اسلام
دینِ فطرت ہے اور اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ایک سچے اور مکمل دین و مذہب میں ہونی
چاہئیں۔ خود پروردگارِ عالم فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ بے شک (سچا)
دین اللہ کے نزدیک اسلام (ہی) ہے۔

اس کے مقابل دوسرے دین و مذہب میں بنی نوعِ انسان کی اجتماعی ترقی کا ساتھ
دینے کی صلاحیت موجود نہ تھی اور نہ یہ انسان کی روحانی تشنگی کے علاوہ فطری اور تمدنی
ضرورتوں کو پورا کر سکتے تھے اس لئے انسانی طبقہ کے ذی ہوش و اربابِ عقل و فہم افراد رفتہ
رفتہ ان مذاہب ادیان سے کنارہ کش ہوتے گئے۔

مذہب سے ہٹ جانے کے بعد بنی نوعِ انسان کی یہ حالت ہوگئی کہ عبد و معبود
یعنی خدا و بندہ کا تعلق ختم ہوگیا، فرعونیت و خودسری کا مہلک مرض ذہن و دماغ میں سرایت
کرگیا، معاشرتی نظام درہم برہم ہوگیا، حلال و حرام کی تمیز مٹ گئی، گناہ و ثواب میں فرق باقی نہ
رہا، اخلاق و بداخلاقی کا امتیاز جاتا رہا، فسق و فجور اور طرح طرح کے شرمناک معاصی و جرائم
کا سلسلہ شروع ہوگیا، شہوانیت و نفسانیت سارے نظامِ حیات پر بری طرح مسلط ہوگئی
انسانیت پر درندگی نے غلبہ پالیا، قتل و خون، آبرو ریزی و بربریت کے مناظر عام ہوگئے
غرضیکہ دنیا اچھے انسانوں کی بجائے درندوں اور وحشیوں سے بھی بدترین مخلوق کی بستی بن گئی

جب کفر و شرک اور بدعملیاں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچنے لگیں تو خدائے رحیم و کریم نے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے بندوں کی اصلاح و ہدایت اور ان کی دنیوی و دینی فلاح و بہبودی کی غرض سے اپنے محبوب و برگزیدہ رسول نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ دنیا میں مبعوث فرمایا اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت پیار و شفقت اور عمدہ تعلیم و حکمت سے انسانیت کا سبق دیا اور گمراہوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا۔

دنیا کے تمام مؤرخین جانتے ہیں کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی کل تئیس سالہ تبلیغی زندگی میں مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گوشہ گوشہ چپہ چپہ نورِ اسلام سے جگمگا دیا اور مسلمانوں میں ایک دو نہیں لاکھوں کی تعداد میں اسلام کے ایسے باہمت جواں مرد، اولو العزم، سرفروش، نیک طینت و پاک سیرت، عابد و زاہد اور تقویٰ شعار بندے پیدا ہو گئے جنہوں نے اپنی پاک و صالح زندگی کے ایک ایک لمحہ سے اپنے اپنے عہد میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا تھا۔

عہدِ رسالت ہو یا دورِ صحابہ، زمانۂ خلافت ہو یا دورِ امامت، محدثین کا زمانہ ہو یا مفسرین کا، اولیائے طریقت کا وقت ہو یا علماء ملت کا، جہاں بھی دیکھئے اسلام کی برکتیں پھیلی ہوئی ہیں اسلام کا نور چمک رہا ہے، اسلام انسانوں کی دستورِ زندگی اور نظامِ حیات بنا ہوا ہے اس کی بدولت مسلمانوں نے تاریخ کے ہر موڑ پر کامیابی حاصل کی، اس کے زیرِ سایہ رہنے سے فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے، اسلام ہی کی تعلیمات نے بتایا کہ تہذیب، اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست تمدن کیا ہے اور ان کو اپنا کر دنیا کی دیگر قوموں کے مقابل کس قدر امتیازی فوقیت و برتری حاصل کی جا سکتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ
وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

"یعنی (اے رسول) آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا

اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے دینِ اسلام سے راضی ہوا"

اب اس کے بعد تمہیں کسی نامکمل دین کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں پس اپنا رُخ اس دینِ فطرت کی طرف کرو یہی دین فطرت عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہے اور دارین کی فلاح وسعادت کی ضامن ہے اس میں قیامت تک رد و بدّل کی حاجت نہیں، گویا اللہ جل شانہٗ نے خود ہی تمام گزشتہ مذاہب و ادیان کی تنسیخ فرما دی ہے اور بنی نوعِ انسان کو رسولِ مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک ایسا ہمہ گیر و جامع دین و مذہب بخش دیا ہے جو مکمل نظامِ حیات ہے اور جس میں بنی نوعِ انسان کی تمام ضروریات کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔

اسلام کے حقائق و تعلیمات کی گہرائی میں پہنچنے کے بعد انسان کا ضمیر خود بخود پکار اٹھتا ہے کہ بلاشبہ "اسلام" دینِ فطرت ہے جس میں جسم کی طہارت و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ روح کی طمانیت کے لئے بھی مکمل سامان موجود ہے۔

اسلام کے آئین و اصول کی پابندی کرنے کے بعد ہی ایک انسان حق اللہ اور حق العبد کو صحیح طور پر معلوم کر سکتا ہے، اسی مذہب کی تعلیم نے بتایا کہ اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ کس طرح سلوک کرو۔ اٹھنے، بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، چلنے پھرنے اور سونے جاگنے کا سلیقہ اسلام ہی نے بتایا اور اسوۂ حسنہ کے جامع رسول اور خُلقِ عظیم کے بلند و برتر منصب پر فائز نبی نے اسلامی زندگی کا مکمل نمونہ اپنے کردار و عمل میں پیش کر کے دنیا والوں کو دکھا دیا، یہ خدائے تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے بہترین دستور و قانون نازل فرمایا اور اپنے برگزیدہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ میں اس کا نمونہ بھی دکھلا دیا، ہم گنہگار بندوں کے حق میں پروردگارِ عالم بھی کریم اور اس کا رسول بھی کریم ہے

یا رب تو کریمی و رسولِ تو کریم

صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

اسلام نے خدا و بندہ کے تعلق سے لے کر انسان اور جانوروں تک کے تعلق کے تمام
منازل بتا دیئے، غرضیکہ بچپن سے لے کر شباب تک اور شباب سے لے کر پیری تک
اور پیری سے لے کر موت تک اور موت سے لے کر قیامت تک کے جملہ مدارج سمجھا دیئے
ہیں۔

اسلام کی صداقت اور دینِ فطرت ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے ک
وہ مذہب اسلام جس کو ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کے صرف تین اشخاص
نے قبول کیا تھا، ایک مختصر سی مدت میں آندھی اور طوفان کی طرح ساری دنیا کے اطراف و
جوانب میں پھیل گیا اور دیکھتے دیکھتے عالم کے ذرہ ذرہ میں نعرۂ توحید و رسالت کی صدائیں
گونجنے لگیں۔

اسلام کی حقانیت و صداقت کے دل و جان سے شیدائی اپنے لوگ تو تھے ہی اور
قیامت تک رہیں گے، غیر قوموں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں نے بھی اس کو سچا، برحق
اور ہمہ گیر مذہب تسلیم کیا ہے چنانچہ یورپ اور ہندوستان کے مشہور مدبرین میں روسی فلاس
کاونٹ ٹالسٹائی، فرانس کا مشہور مستشرق موسیو سیدیو، مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال
نہرو، مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن، مسز اینی بیسنٹ، پادری کینن آئزک ٹیلر، موسیو ادجین کلونیل،
مشہور مؤرخ اوکھاٹ، پروفیسر آرنلڈ، پروفیسر ایڈورڈ مونٹیل، مسٹر جان ڈیون پورٹ
جوزف تھامس، پروفیسر ٹامس کارلائل اور جارج برنارڈ شاہ وغیرہ بہت سے لوگوں نے
کھلے لفظوں میں اسلام کی صداقت و حقانیت اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس
تعلیمات کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے..... مگر افسوس صد افسوس! کہ اس دور کا انسان
جو مسلمان کہلاتا ہے، مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے اس کے آباؤ اجداد مسلمان تھے
غیر مہذب قوموں کی مخرب الاخلاق، شرمناک، مہلک، تباہ کن اور لاتعداد خرابیوں و گندگیو
سے بھری ہوئی زندگی کی تقلید کرنا باعثِ فخر سمجھنے لگا ہے، اپنی کوربینی اور بدنصیبی کے سبب
تاریکی کو روشنی اور روشنی کو تاریکی کہہ رہا ہے اپنے گھر کا خزانہ چھوڑ کر بھکاریوں کے سامنے
دستِ سوال بڑھا رہا ہے، اعزاز و اکرام کی بلند و بالا کرسی چھوڑ کر معمولی ٹاٹ پر بیٹھنے کی کوشش

کر رہا ہے جن وحشیوں اور بدتہذیب قوموں کو اس کے بزرگوں نے مہذب انسان بنایا تھا ان سے تہذیب کا سبق لینے جا رہا ہے ؎ وائے بر ما وائے بر احوالِ ما

آج طرح طرح کے ہولناک اور جسم و روح کو پامال کرنے والے مصائب و آلام کے طوفان اور ناموافق تیز و تند آندھیاں قوم مسلم کے فاسد نظر و فکر اور برے اعمال و کردار کے نتیجہ میں چل رہی ہیں اور اس وقت تک چلتی رہیں گی جب تک مسلمان خدا کا اطاعت گزار اپنے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا پیرو کار و اطاعت شعار امتی بن کر اسلامی دستور و قانون کو مشعلِ راہ نہ بنائے گا۔۔۔۔ آج مسلمانوں کی غفلت و بے حسی کی یہ کیفیت ہے کہ وہ اپنی تباہی و ذلت کو دور کرنے کے لئے ہزاروں دنیاوی وسائل تلاش کرتا ہے، ہر طرف دوڑتا ہے، ہر در کی خاک چھانتا ہے، ہر طاقت والے کے سامنے سر جھکاتا ہے مجبور و درماندگی کی تصویر بن جاتا ہے اور ہر جگہ سے ٹھکرا بھی دیا جاتا ہے، تمام وسائل و ذرائع کے ہاتھ پیر مفلوج بھی ہوتے رہتے ہیں مگر اس بے بسی و کس مپرسی میں اس کو نہ اپنا خالقِ حقیقی یاد آتا ہے نہ اس کا خیال رحمت و رافت کے پیکر سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے، نہ اسے اپنے اعمال کے محاسبہ کی فکر ہے اور نہ یہ سوچتا ہے کہ اس کو کس راہ پر چلنا چاہئے اور وہ کس راہ پر گامزن ہے ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اے کاش! مسلمان اسلامی نظامِ حیات کو اپنائیں اور صورتاً و سیرتاً، قولاً، عملاً، اور ظاہراً و باطناً ہر پہلو سے مسلمان بن کر زندگی گزاریں جس سے اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ پا جائیں اور اپنی کھوئی ہوئی وہ تمام قوت و طاقت حاصل کرلیں جس کی بدولت وہ زمانے کے ہر دور میں دنیا کی تمام قوموں سے ممتاز و کامراں نظر آتے تھے۔۔۔ مسلمانو! خدارا اب بھی سنبھل جاؤ، در توبہ بند نہیں ہوا، رحمتِ خداوندی تمہارے دلوں کے دروازوں پر دستک دے رہی ہے، فتح و کامرانی تم کو آواز دے رہی ہے للہ! خود کو پہچانو اپنے فرائض یاد کرو، اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرو وہ صراطِ مستقیم کہاں ہے اور تم کس طرف جا رہے ہو

یاد رکھو! کان کھول کر سن لو! بغیر اتباعِ شریعت اور اسلام پر کاربند ہوئے تم دنیا میں کچھ بھی نہیں کر سکتے، اگر تمہارے اندر اتباعِ شریعت کا جذبہ نہیں تو یوں سمجھو کہ تم ایک چلتی پھرتی لاش ہو جس کی روح نکل چکی ہے ؎

جگا جگا کے تمہیں تھک چکے ہیں ہنگامے
نشاط و لذتِ خوابِ گراں بدل ڈالو
غلط روی سے منازل کا بُعد بڑھتا ہے
مسافرو! روشِ کارواں بدل ڈالو
سفینہ اپنا کنارے سے لگ تو سکتا ہے
ہوا کے رخ پہ چلو بادباں بدل ڈالو!

اگر تم اب بھی غفلت کی نیند سے نہیں جاگتے تو یقین کر لو کہ! ؎

نہ سنبھلو گے تو مٹ جاؤ گے اک دن اے مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

اگر اس بے راہ روی و بدعملی میں ذرا انصاف و سنجیدگی سے اپنی بربادیوں اور تباہیوں کا سبب معلوم کرو گے تو تم کو یہی جواب ملے گا ؎

طریقِ مصطفےٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اس سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی!
ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی!

ایمان کیا ہے؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا
رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ
شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی
عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ
مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ
وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ
یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ
قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ
الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ
وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ
فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ
قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ
قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰے
عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول
اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر
ہوا جس کے کپڑے بہت سفید تھے،
بال نہایت کالے، اس پر سفر کا کوئی اثر
نہ تھا اور نہ اس کو ہم میں سے کوئی
پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ
تعالٰے علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور
دو زانو ہو کر اپنے گھٹنے حضور کے
گھٹنے سے ملا دیئے اور اپنے دونوں
ہاتھ اپنی ران پر رکھ لئے اور عرض کی اے محمد!
مجھ کو اسلام کے بارے میں بتایئے، حضور
نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے
اس بات کی کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا
کے پیغمبر ہیں اور تو نماز ادا کرے، زکوٰۃ
دے رمضان کے روزے رکھے اور
خانۂ کعبہ کا حج کرے اگر تو اس کی استطاعت
رکھتا ہو۔ اس نے یہ سن کر عرض کی،
آپ نے سچ فرمایا، راوی کا بیان ہے

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔

کہ ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تو خدائے تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نیز اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز قیامت پر یقین رکھے اور تقدیر کے خیر و شر کو دل سے مانے۔

اسلامی عقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق عقیدہ:۔ اللہ تعالیٰ پاک بے مثل بے عیب ہے، ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، کوئی کسی بات میں نہ اس کا شریک ہے نہ برابر نہ اس سے بڑھ کر، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی تمام صفات کمالیہ بھی ازلی و ابدی ہیں اس کے سوا جو کچھ بھی ہے پہلے نہ تھا جب اس نے پیدا کیا تو ہوا، وہ اپنے آپ ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا اس نے سب کو پیدا کیا، وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا نہ اس کے لئے بیوی ہے نہ رشتہ دار وہ سب سے بے نیاز ہے وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج۔ رزق دینا، موت دینا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہے، اس کے حکم کے بغیر زمین کا کوئی ذرہ درخت کا ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا، وہ ہر کھلی چھپی ہوئی انہونی کو جانتا ہے، کوئی شئے اس کے علم سے باہر نہیں دنیا و جہان سارے عالم کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے، سب اس کے بندے ہیں اور وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم کرنے والا، گناہ بخشنے والا، اور توبہ قبول فرمانے والا ہے، عزت و ذلت اس کے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہے دولت مند بنائے اور جس کو چاہے فقیر کرے، ہدایت و گمراہی اسی کی طرف سے

ہے جس کو چاہے ایمان نصیب کرے اور جس کو چاہے کافر رکھے اس کا کوئی کام انصاف اور حکمت سے خالی نہیں بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، وہی عبادت کے لائق ہر قسم کی بڑائی اور تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالےٰ جسم و جسمانیت سے پاک ہے یعنی نہ وہ جسم ہے نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ یہ اس کے حق میں محال ہیں۔

اس کا کلام، دیکھنا، سننا، پکڑنا مخلوق کی طرح نہیں بلکہ جیسا اس کے شان کے لائق ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کو قدیم مانے یا عالم کے حادثات میں ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے، خیر و شر، کفر و ایمان طاعت و عصیان اللہ تعالیٰ ہی کی تقدیر و تخلیق سے ہے اور درحقیقت روزی پہنچانے والا وہی ہے، فرشتہ وغیرہ وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے ذمہ کچھ واجب نہیں نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا نہ وہ کام کرنا جو بندوں کے حق میں مفید ہو اس لئے کہ وہ مالکِ حقیقی ہے جو چاہے کرے جو چاہے حکم دے ثواب دے تو فضل عذاب دے تو اس کا عدل ہے ہاں! یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہی حکم دیا، جو بندے کر سکے، ضرور مسلمانوں کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کرے گا اور کافروں کو اپنے عدل سے جہنم میں داخل کرے گا اس لئے کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ کفر کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا، خدا کے لئے ہر عیب و نقص محال ہے جیسے جھوٹ جہل، بھول، ظلم بے حیائی وغیرہ تمام برائیاں خدا کے لئے محال ہیں۔

ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا اور اس پر دل سے ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج ہے یعنی وہ مسلمان نہیں۔

اسلام کے پانچ کلمے

کلمہ طیب:- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برحق رسول ہیں۔

کلمہ شہادت:- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔
ترجمہ:- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمہ تمجید:- سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
ترجمہ:- اللہ پاک ہے اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ نہایت بزرگ ہے اور طاقت و قوت اس اللہ کی طرف سے ہے جو بلندی و عظمت والا ہے۔

کلمہ توحید:- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک اور اسی کے لئے سب حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں وہ جلال اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز

پر قادر ہے۔

کلمہ استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ:۔ مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے کہ میرا پروردگار ہے، تمام گناہوں سے جو مجھ سے جان بوجھ کر یا خطا سے ہوئے ہیں، پوشیدگی میں یا ظاہر میں اور توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں جانتا، بے شک تو غیب کا جاننے والا ہے عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت و قوت مگر اللہ بلند و برتر کی توفیق سے

ایمانِ مجمل:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ۔

ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

ایمانِ مفصل:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے تمام فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے جمیع رسولوں پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

تقدیر کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے علم میں جو کچھ عالم میں ہونے والا تھا اور جو نیک و بد عمل بندے کرنے

والے تھے اس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی جان کر لکھ دیا کسی کی قسمت میں بھلائی لکھی اور کسی کی قسمت میں برائی، اس لکھ دینے نے بندہ کو مجبور نہیں کر دیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا وہ بندہ کو مجبوراً کرنا پڑتا ہے، تقدیر کے بارے میں غور و بحث کرنا منع ہے بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ آدمی پتھر کی طرح بالکل مجبور نہیں ہے کہ اس کا قصد و ارادہ کچھ بھی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اختیار دیا کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے، برا کام کرے تو یہ نہ کہے کہ خدا نے چاہا تو ایسا ہوا بلکہ حکم یہ ہے کہ اچھے کام کو کہے کہ خدا کی طرف سے ہوا اور برے کام کے متعلق کہے کہ یہ نفس کی شرارت سے ہوا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے خدا تعالےٰ نے اس سے فرمایا لکھ! عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر تو قلم نے لکھا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو ابد تک ہونے والا تھا (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف

۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ تقدیر کے متعلق بحث کر رہے تھے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو انتہائے غضب (غصّہ) سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا گویا انار کے دانے آپ کے رخسار نچوڑ دیئے گئے ہوں، پھر فرمایا کیا

اِلَیْکُمْ، اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ۔

تم کو اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا میں تم لوگوں کی جانب اس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، تم سے پہلے قومیں ہلاک نہیں ہوئیں یہاں تک کہ قضا و قدر کے متعلق انھوں نے بحث کی میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ آئندہ اس بارے میں بحث نہ کرنا۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)۔

قضا کی قسمیں

قضائے مبرم:- قضائے مبرم وہ قضا ہے کہ علمِ الٰہی میں بھی کسی چیز پر معلق نہیں، اس قضا میں ردوبدل ممکن نہیں، اولیاء اللہ کی اس قضا تک رسائی نہیں نہ وہ اس کے بارے میں دعا کر سکتے ہیں اور اگر دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی، انبیاء و رسل بھی اگر اتفاق سے اس کے متعلق بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کرنا چاہیں تو ان کو اس خیال سے روک دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب نہ آنے کی بہت کوشش فرمائی لیکن قوم لوط پر عذاب ہونا قضائے مبرم تھا اس لئے حکم ہوا۔

"اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑو بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بلاشبہ ان پر عذاب آئیگا وہ عذاب، پھیرا نہ جائے گا۔" (پ۱۲ رکوع۷)

قضائے معلّق:- وہ قضا ہے کہ فرشتوں کے صحیفوں میں کسی چیز مثلاً صدقہ یا دوا و دعا وغیرہ پر معلق ہونا ظاہر کر دیا گیا ہو، یعنی اگر صدقہ دے دیا جائے یا دوا و دعا کرائی جائے تو یہ قضا ٹل جاتی ہے، اس قضا تک بہت سے اللہ والوں کی پہنچ ہوتی ہے ان کی دعا اور روحانی توجہات سے یہ قضا ٹل جاتی ہے۔

وہ قضا ہے کہ علم الٰہی میں وہ کسی چیز پر معلق

قضائے معلق شبیہ بہ مبرم :- ہے لیکن ملائکہ کے صحیفوں میں اس کا معلق
ہونا نہیں لکھا ہے اس قضا تک خاص اکابر اولیاء و عظام کی رسائی ہوتی ہے حضور غوث پاک
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی البغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس قضائے معلق کے متعلق ارشاد
ارشاد فرماتے ہیں کہ قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں (یعنی اس کو بدل دیتا ہوں) اور اسی قضا
کے بارے میں حدیث شریف ہے :-

اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ

"یعنی بے شک دعا قضائے مبرم کو رد کر دیتی ہے"

قضا و قدر کی باتیں عام لوگوں کے فہم سے بالاتر ہیں اس لئے اس میں زیادہ غور و
فکر کرنا اپنے دین و ایمان کو تباہ کرنا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
سیدنا حضرت ابوبکر صدیق و سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما
جیسے عظیم المرتبت و جلیل القدر خلفاء و صحابہ نے اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کرنے سے
منع فرمایا ہے، اس مسئلہ میں بس اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے آدمی کو پتھر اور
دیگر جمادات کی طرح بے حس و حرکت نہیں بنایا بلکہ اس کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک
کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ عقل و فہم بھی عطا فرمائی ہے جس سے
بھلے برے اور نفع و ضرر کو جان سکے اور ہر قسم کے سامان و اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ
جب آدمی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ
سے اس پر مواخذہ ہے بندہ اپنے کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

(مستفاد از بہار شریعت)

انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں بندوں کی ہدایت کے لئے باختلاف روایت ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ

چوبیس ہزار رسول و نبی تشریف لائے جن میں تین سو تیرہ رسول ہیں اور باقی نبی۔

رسول : وہ بشر ہیں جو خدا کے پاس سے اس کا پیغام لے کر بندوں تک پہنچانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے۔

نبی : وہ بشر ہیں جس کے پاس وحی یعنی خدا کا پیغام آیا خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتہ لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم ہوا نبی سب مرد تھے نہ کوئی عورت نبی ہوئی نہ کوئی جن نبی ہوا۔

نبوت و رسالت وہبی منصب ہے اللہ تعالیٰ نے جس کو چاہا یہ منصب عطا فرمایا کسبی نہیں یعنی عبادت و ریاضت سے کوئی آدمی نبی ہوا نہ ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی اس کو بنایا جس کو اس لائق پیدا کیا جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بری باتوں سے دور رہا اور اچھی باتوں سے آراستہ تھا، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگوں کو نفرت و بیزاری ہو، نبی کا کردار و عمل شکل و صورت حسب و نسب، طور طریقہ اور طرز کلام سب اچھے اور عیب سے خالی ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، یہ سب آدمیوں سے زیادہ عقلمند ہوتے ہیں، بڑے سے بڑے حکیم، فلسفی نبی کی عقل کے لاکھویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتے، جو یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے، اس طرح جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت سلب ہو سکتی ہے وہ بھی دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہے، نبی اور فرشتے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں نبی سے کسی قسم کی بھول چوک نہیں ہو سکتی جو شخص یہ کہے کہ خدا کے کچھ احکام تقیۃً یعنی لوگوں کے خوف سے یا کسی اور سبب سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا کی تمام مخلوق سے افضل و برتر ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں کوئی بڑے سے بڑا صحابی اور بزرگ سے بزرگ ولی کسی نبی کے مرتبہ و درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ہے۔

تمام رسولوں اور نبیوں کی تعظیم و تکریم فرضِ عین بلکہ جملہ فرائض کی اصل ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے (شفا رحمۃ یہ وغیرہ) تمام انبیاء و رسل خدائے تعالے کی بارگاہ میں بڑی وجاہت و عزت والے ہیں ان کو اللہ تعالے کے نزدیک (نعوذ باللہ) چوڑے چمار کی مثل کہنا صریح گستاخی و بے ادبی اور اس قسم کا کلمہ بلا شبہ کلمۂ کفر ہے، یہ حضرات اپنی اپنی قبر شریف میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنے کے لئے ایک آن کو انہیں موت آئی ہے پھر زندہ ہو گئے ان کی حیات حیاتِ شہداء سے بھی بڑھ کر ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس مفہوم کو اپنے ایک قطعہ میں نظم کیا ہے ؎

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے ۔۔۔ مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات ۔۔۔ مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

انبیائے کرام کے مراتب و درجات

اللہ تعالےٰ نے اپنے ان برگزیدہ بندوں کو بڑے بڑے درجات اور مراتب عطا فرمائے ہیں اور ان کو اعلےٰ سے اعلےٰ اختیارات سے نوازا ہے، یہاں ان کے بعض خاص خاص مراتب و درجات کا تذکرہ قلم بند کیا جا رہا ہے :۔

خدائے پاک نے ان کو غیب کا علم بخشا، ڈھکی چھپی باتوں اور آنے والے واقعات سے واقف و آگاہ فرمایا، زمین و آسمان کا ہر ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے، یہ علمِ غیب اللہ جل شانہ کی عطا و بخشش سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا دیا ہوا نہیں بلکہ خود اسے حاصل ہے لہذا اس کا علم ذاتی ہے اس لئے انبیائے کرام کے لئے علمِ غیب عطائی ماننا شرک نہیں دونوں علم میں ذاتی و عطائی کا فرق ہے۔

کوئی امتی زہد و تقویٰ، طاعت و عبادت میں نبی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا، انبیائے عظام

علیہم الصلوٰۃ والسلام سوتے جاگتے ہر حال میں یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں ان سے قبل کسی انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی انہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں خدا کے تعالےٰ نے ان کو اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور ان کو اپنا خلیفہ بنایا ان کو تمام چیزوں اور ان کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔ قرآن شریف کے پہلے پارہ سورۂ بقرہ میں ارشادِ ربانی ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا "اور آدم علیہ السلام کو تمام ناموں کا علم سکھایا۔

خدا نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں سب نے فرمان خداوندی کے بموجب آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا شیطان ابلیس نے سجدہ سے انکار کیا جس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لئے ملعون و مردود ہوا

(ابلیس نے سجدہ سے) انکار کیا تکبر دکھایا اور کافروں میں سے ہو گیا، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک بہت سے نبی تشریف لائے، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہزاروں پیچاروں نبی تھے اور رسول بھی سب سے آخری نبی و رسول تمام مخلوق سے افضل ساری کائنات سے بزرگ سب کے پیشوا سید الانبیاء دونوں عالم کے تاجدار، حبیب پروردگار ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ آخری نبی ہیں، خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا، آپ کی ذاتِ گرامی پر نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا، جو شخص ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد یا آپ کے زمانہ میں کسی اور کو نبی مانے یا نبوت ملنی جائز مانے وہ کافر ہے دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج ہے۔

ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خاص فضائل و کمالات

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور نبی اکرم و رسول معظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے پہلے اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرمایا آپ خود فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَکُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

"یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام خلائق میرے نور سے پیدا ہوئے اور میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا"

انبیاء فرشتے، زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم اور چاند و سورج ستارے وغیرہ ساری کائنات حضور کے نور کی جھلک سے عالم وجود میں آئی، اللہ یا اللہ کا برابر ہونے کے سوا جتنے کمال اور جتنی خوبیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادی ہیں، ساری دنیا میں کوئی کسی خوبی اور کمال میں حضور کے برابر نہیں ہو سکتا آپ افضل الخلق اور خدائے تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں حضور تمام انبیاء و رسل کے نبی و رسول ہیں اور ہر شخص پر آپ کی اطاعت، اتباع اور پیروی لازم ہے۔

اختیار و اقتدار:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور کو بخش دیں، دارین کی جملہ نعمتوں کا دینے والا خدا ہے اور ان کو مخلوقات میں تقسیم فرمانے والے ہیں اور سارے جہان کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، سورہ انا اعطینٰک الخ کے منظوم ترجمہ میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز رقمطراز ہیں ؎

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ	خوض کوثر پاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا، میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم	رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

معراج :- اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو معراج کا بلند و بالا شرف بخشا یعنی عرشِ اعظم پر بلایا اپنا دیدار حقیقی آنکھوں سے دکھایا، اپنا کلام سنایا، جنت و دوزخ عرش و کرسی اور لوح و قلم اور ساتوں آسمانوں وغیرہ کی آپ کو سیر کرائی یہ سب کچھ رات کے ایک تھوڑے سے وقت میں ہوا۔

شفاعت :- قیامت کے دن آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے یعنی اللہ تعالےٰ کے دربار میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم گنہ گاروں کی سفارش کریں گے، گناہ معاف کرائیں گے۔

شفاعت کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۳۰۸ میں فرماتے ہیں :-

" انکار شفاعت بدعت و ضلالت است چنانکہ خوارج و بعض معتزلہ بداں رفتہ اند"

"یعنی شفاعت کا انکار بدعت و گمراہی ہے جیسا کہ خارجیوں اور بعض معتزلیوں کا عقیدہ ہے"

شفاعت کی چند قسمیں ہیں جیسا کہ حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہاں آپ کی کتاب اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۳۸۲ کی عبارت کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

شفاعت کی قسمیں :- " شفاعت کی پہلی قسم شفاعتِ عظمٰی ہے جو کہ تمام مخلوقات کے لئے عام ہے اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور یہ شفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدان حشر میں دیر تک ٹھہرنے سے چھٹکارا دلانے، اللہ تبارک تعالیٰ کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور روزِ قیامت کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لئے ہوگی، دیگر انبیائے کرام میں کسی اور نبی کو اس پر جرأت اور پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی۔

دوسری قسم شفاعت :- دوسری قسم شفاعت ایک قوم کو بے حساب جنت میں داخل کرنے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ شفاعت حضور ہی کے ساتھ خاص ہے۔

تیسری قسم شفاعت :- تیسری قسم شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے مستحق قرار دیئے گئے ہوں گے اور شفاعت کی بدولت داخلِ جنت ہوں گے۔

چوتھی قسم شفاعت :- چوتھی قسم کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہوں گے تو حضور ان کی شفاعت فرما کر جنت میں لائیں گے۔

پانچویں قسم شفاعت :- پانچویں قسم کی شفاعت مرتبے کی بلندی اور بزرگی کی زیادتی کے واسطے ہوگی۔

چھٹی قسم شفاعت :- چھٹی قسم کی شفاعت ان گنہ گاروں کے حق میں ہوگی جو جہنم میں ڈالے جا چکے ہوں گے اور شفاعت کے سبب سے اس سے نکل آئیں گے اس شفاعت میں دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام فرشتے، علماء، اور شہدا بھی شریک ہوں گے (یعنی یہ حضرات بھی اس قسم کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی)۔

ساتویں قسم شفاعت :- ساتویں قسم کی شفاعت جنت کو کھول دینے کے متعلق ہوگی۔

آٹھویں قسم شفاعت :- آٹھویں قسم کی شفاعت ان لوگوں کے عذاب ہلکا کرنے کے بارے میں ہوگی جو کہ دائمی عذاب کے مستحق ہو چکے۔

نویں قسم شفاعت :- نویں قسم کی شفاعت خاص کر مدینہ طیبہ والوں اور سرکار

و وجاہال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت کرنے والوں کے لیے خصوصیت و امتیاز کے اظہار کے طریقہ پر ہوگی۔"

حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ شافعِ محشر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے، ارشادِ ربانی ہوگا۔

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

"یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی اور جو طلب کروگے عطا ہوگا۔"

اس وقت آپ کی ذات ستودہ صفات سے شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا حضور اس کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

مقامِ محمود:- ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگارِ عالم "مقامِ محمود" عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے

لواء الحمد:- سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک پرچم عطا ہوگا جس کا نام لواء الحمد ہے حضرتِ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب ایمان والے اسی پرچم (جھنڈا) کے نیچے ہوں گے۔

انبیائے کرام کی خصوصیت

انبیائے کرام احتلام (بدخوابی) سے محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ اس میں شیطان کا دخل ہوتا ہے اور شیطانی مداخلتوں سے انبیاء پاک ہوتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یاجوج و ماجوج تین قسم کے ہیں، ایک تو وہ ہیں جن کا قد ایک سو میل ہاتھ لمبا ہے دوسرے وہ ہیں جو ایک سو بیس ہاتھ لمبے اور اتنے ہی چوڑے ہیں تیسرے وہ ہیں جو

اپنے ایک کان کو بچھاتے اور دوسرے کان کو اوڑھ لیتے ہیں۔ انہیں یاجوج ماجوج کے متعلق مورخین فرماتے ہیں کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں مگر حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے نہیں اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو خواب میں احتلام ہوا، احتلام سے جو مادہ نکلا وہ مٹی کے ساتھ مل گیا اس سے یاجوج و ماجوج پیدا ہوئے (فتح الباری وغیرہ)

یہ ایک سوال ہے جس کا جواب یہ ہے کہ:۔

"احتلام دو قسم پر ہے۔ قسم اوّل جو اکثر و بیشتر پیش آتی ہیں وہ یہ کہ شیطان بحالت خواب مرد یا عورت کی شکل میں نظر آئے اور اس سے صحبت ہو یا صرف چھیڑ چھاڑ اور اس کی بنا پر مادہ نکلے۔ انبیائے کرام اور ازواج مطہرات اس قسم سے پاک ہیں کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہے۔ قسم دوم احتلام کی وہ ہے جس میں شیطانی مداخلت نہ ہو مثلاً مادہ کی تولید (پیدائش) کثرت سے ہوئی اور طبیعت نے فضلات کی طرح اس کو دور کر دیا۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احتلام اسی قسم کا تھا۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت روحِ ایمان ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت کو زبان و دل سے ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ بس کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اقرارِ توحید کے بعد محمد رسول اللہ پڑھ لیا بلکہ زبان و دل سے توحید و رسالت کے ماننے اور جاننے کے ساتھ ہی اطاعتِ الٰہی و اتباعِ رسول بھی لازم ہے یعنی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی پیروی کے ساتھ ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی ہر محبوب سی محبوب چیز اور ہر عزیز سے عزیز سامان سے زیادہ محبوب و عزیز سمجھنا، بغیر آپ کی کامل پیروی اور سچی محبت کے ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے حدیث شریف میں وارد ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسکے نزدیک اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم شریف)

اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۷ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث کی توضیح و تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"نشانِ مومنِ کامل آنست کہ پیغمبر خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبوب ترو معظم از ہمہ چیز و ہمہ کس باشند نزد مومن"

"یعنی مومن کامل کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام چیز اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں"

حضرت شیخ اس سے آگے لکھتے ہیں کہ :۔

"ایں راتر جیح جانب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در ادائے حق بالزام دین واتباع سنت ورعایت ادب وایثار رضائے وے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر ہر کہ وہر کہ غیر اوست از نفس وولد ووالد واہل ومال ومنال چنانکہ راضی شود بہلاک نفس خود وفقدان ہر محبوب نہ نحورت حق وے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

یعنی۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ترین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلند مانے اس طور پر کہ حضور کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرے، حضور کی سنتوں کی پیروی کرے، حضور کی تعظیم وادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز اپنی ذات اپنی اولاد، اپنے باپ، عزیز واقارب اور اپنے مال واسباب پر حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی کو مقدم رکھے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہر چیز عزیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی خوش رہے، لیکن حضور کے حق کو پامال ہوتا ہوا گوارا نہ کرے۔

حضور کی عزّت وعظمت:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت وبزرگی والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (دارمی مشکوٰۃ)

حسن وجمال:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ (مشکوٰۃ شریف)

نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں حضور کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف حضور اس وقت سرخ لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے تو آخر میں نے فیصلہ کیا کہ وہ چاند سے بڑھ کر خوبصورت ہیں (مشکوٰۃ شریف)

سراپائے نبیِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

چہرۂ اقدس:- ہمارے حضور سید عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور اس قدر درخشاں و تابناک تھا کہ گویا آپ کے رخِ زیبا میں چاند و سورج تیرتے تھے۔

سر مبارک:- حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا جس سے سطوت و عظمت ٹپکتی تھی اور جو خشیتِ الٰہی سے ہر وقت جھکا رہتا تھا۔

قدِ زیبا:- آپ کا قدِ زیبا نہ زیادہ لانبا تھا اور نہ زیادہ کوتاہ مگر لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تھے تو سب سے بلند و بالا دکھائی دیتے تھے

جسمِ پاک:- نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا جسم پاک نورانی تھا جس کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں پڑتا تھا اور نہ چاند کی چاندنی میں آپ کے جسم اطہر پہ کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

موئے مبارک:- آپ کے موئے مبارک (بال شریف) کچھ بل کھائے ہوئے تھے جو اکثر دوش مبارک تک لٹکتے رہتے تھے اور جب کبھی روئے انور پر بکھر جاتے تو والضحٰے واللیل اذا سجی کی تفسیر بن جاتے۔

داڑھی شریف: آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور چہرۂ انور اس کے حلقہ میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آبنوسی رحل پر قرآن مجید رکھا ہو۔

بینی پاک: آپ کی بینی مبارک (ناک) ستطول اور بیچ قدرے اٹھی ہوئی جو اچانک دیکھنے پر شعلۂ نور معلوم ہوتی تھی

سینۂ مبارک: سینۂ مبارک کشادہ تھا جس میں ناف تک بالوں کی ایک پتلی تحریر تھی اشکم مبارک کی سطح سینۂ پاک کے برابر تھی جسے فرشتوں نے چار مرتبہ چاک کر کے اس میں علم و حکمت کا نور بھرا تھا اسی کی شان میں الم نشرح الخ کی آیت نازل ہوئی۔

گردن مبارک: آپ کی گردن شریف نہایت لطیف و شفاف تھی، بقول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی۔

پیشانی مبارک: آپ کی پیشانی مبارک کشادہ اور صبح ازل کی طرح روشن و درخشاں تھی جس کو لوگ چاند کا ٹکڑا کہتے تھے اور جو راتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور میں سجدہ ریز رہا کرتی تھی۔

گوش مبارک: گوش مبارک کان نہایت موزوں اور سب دور و نزدیک سے یکساں سنتے تھے، وحوش و طیور کی بول چال اور شجر و حجر کی زبانِ حال سے باخبر۔

دندانِ مبارک: دندانِ مبارک (دانت) موتیوں سے زیادہ چمکدار جن سے مسکراتے وقت روشنی پھوٹ پڑتی تھی اور در و دیوار جگمگانے لگتے تھے۔

پشت مبارک: پشتِ مبارک ہموار اور سفید و شفاف تھی جیسے چاندی کی ڈھلی ہوئی جس پر شانوں و کندھوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر ابھری ہوئی مہر نبوت فروزاں تھی۔

چشمانِ پاک: چشمانِ پاک (آنکھیں) سیاہ و سرمگیں اور پلکیں بڑی بڑی تھیں جو ہر وقت غیب کا مشاہدہ کیا کرتی تھیں اور آگے پیچھے

یکساں دیکھتی تھیں، ساری کائنات میں صرف انہیں آنکھوں نے پروردگارِ عالم کو بے حجاب دیکھا تھا۔

دستِ مبارک :- دستِ مبارک (ہاتھ) کشادہ اور پرگوشت تھا جو مصافحہ کرتا اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا، انہیں ہاتھوں کو خدائے پاک نے اپنا ہاتھ فرمایا ہے۔

مبارک انگلیاں :- انگلیاں لمبی اور بخشش و عطا کے لئے پھیلی ہوئی رہتی تھیں جن کے بیچ سے ضرورت کے وقت پانی کا چشمہ ابلنے لگتا تھا اور جن کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔

پاک ہتھیلیاں :- ہتھیلیاں ہموار اور شیشہ کی طرح نہایت لطیف و شفاف تھیں۔

مبارک کلائیاں :- کلائیاں قدرے لمبی اور گداز، رنگ نکھرا ہوا صاف و شفاف تھا۔

ابروئے مبارک :- ابرو محرابِ حرم کی طرح کمان دار تھے جن سے مقام "قاب قوسین" کا راز آشکارا تھا۔

لبہائے مبارک :- لب مبارک گل قدس کی پتیوں کی طرح پتلے پتلے اور گلاب کی پنکھڑیوں سے زیادہ نرم و نازک جن کی جنبش پر کارکنانِ قضا و قدر ہر وقت کان لگائے رہتے تھے۔

آوازِ مبارک :- آواز انتہائی دلکش و شیریں کہ دشمنوں کو بھی پیار آجائے اور اتنی بلند کہ فاران کی چوٹیوں سے گونجے تو ساری دنیا میں پھیل جائے۔ رحمت و کرم کے موقع پر لالہ و گل کے جگر کی ٹھنڈک اور کبھی غیرتِ حق کو جلال آجائے تو پہاڑوں کے کلیجے دہل جائیں۔

گریۂ مبارک :- گریہ مبارک سسکتی ہوئی دبی دبی آواز خوفِ خداوندی کے غلبہ سے سیہ کار امت کے غم میں رقت انگیز آیتیں پڑھ کر اور

شبینہ دعاؤں میں بھیگی بھیگی پلکوں پر آنسوؤں کے جھلکتے ہوئے موتی۔

ضحک مبارک :۔ ہنسی انتہائی مسرت و شادمانی کے وقت لبوں پر حرف ایک ہلکا سا تبسم پھیل جاتا، نور کی ایک کرن پھوٹتی اور در و دیوار روشن ہو جاتے، اسی روشنی میں ایک بار ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی گم شدہ سوئی تلاش کر لی تھی۔

پسینۂ مبارک :۔ پسینۂ مبارک بے حد خوشبودار اور عطر انگیز تھا جدھر سے گزر جاتے فضا معطر ہو جاتی، بغل شریف کے پسینہ سے ایک دلہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں اس خوشبو کا اثر تھا۔

لعاب دہن شریف :۔ لعاب دہن زخمیوں اور بیماریوں کے لئے مرہمِ شفا تھا، کھاری کنویں اس کی برکت سے شیریں ہو جاتے شیر خوار بچے کے منہ میں پڑ جاتا تو دن بھر ماں کے دودھ کے بغیر آسودہ و سیراب رہتے۔

(مدارج النبوۃ، شمائل ترمذی، نسیم الریاض، خصائص کبریٰ، جواہر البحار)

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جیسا کوئی نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

(صحیحین و مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن پے در پے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے تو ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے رسول آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے مثل تم میں کون ہے بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اس حدیث اور اس مضمون کی دیگر احادیث مبارکہ سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں، پہلے انبیاء کرام کو ان کے زمانے کے کفار و مشرکین اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے۔

پارہ ۱۲ ع ۳ میں ہے :-

"حضرتِ نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا بشر سمجھتے ہیں۔"

- پ ۱۳ رکوع ۱۴ میں ہے :-

"کافروں نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔"

- پ ۱۹ رکوع ۱۲ میں ہے :-

"کافروں نے حضرتِ صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔"

- پ ۱۹ رکوع ۱۴ میں ہے :-

"کافروں نے حضرتِ شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔"

ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کو ایمان لانے والوں نے نہیں، بلکہ ہمیشہ گستاخ و بے ادب کافروں نے اپنے جیسا بشر کہا یعنی نبیوں اور رسولوں کو اپنے مثل بشر سمجھنا اور کہنا کافروں کا شیوہ و طریقہ ہے۔

اس زمانے میں جو مسلمان کہلانے والے رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کرنے اور آپ سے سچی محبت کرنے کے دعویدار ہیں وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں، یہ لوگ حضور افضل البشر و امام الانبیاء والرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی و بے ادبی کی جسارت کرنے کی وجہ سے ایمان و اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے جو اپنے ظاہری عمل سے تو بڑے پابند اسلام مسلمان دکھائی دیتے ہیں مگر ان کے دلوں میں کفر و نفاق بھرا ہوا ہے۔ در اصل ان کو نہ اسلام سے محبت ہے اور نہ بانیٔ اسلام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی نسبت ہے۔

معجزات کا بیان

وہ حیرت انگیز کام جو انسان سے عادتاً ممکن نہ ہو اس کو "معجزہ" کہتے ہیں، یہ آیاتِ الٰہی ہیں جن کو انبیائے کرام و رسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بحکمِ الٰہی اپنی نبوت و رسالت کی حقانیت و صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے بطورِ ثبوت کے پیش فرمایا جس کو دیکھ کر تمام منکرین عاجز ہو گئے اور ان میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے عقلِ سلیم عطا فرمائی تھی ایمان لے آئے۔

ایسی عجیب و غریب بات اگر کسی ولی سے ظاہر ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

یہی چیز اگر کسی بدکار یا کافر سے ظاہر ہو تو اس کو استدراج بولا جاتا ہے۔

کوئی جھوٹا نبوت کا دعوے دار معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا، اللہ تعالیٰ غیر نبی و رسول کو یہ طاقت ہرگز عطا نہیں فرماتا ورنہ سچے جھوٹے، حق و باطل اور کفر و ایمان میں کوئی فرق و امتیاز باقی نہ رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا اژدہا بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، حضرت صالح علیہ السلام کے لئے پہاڑ سے اونٹنی کا ظاہر ہونا، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا گلزار ہو جانا وغیرہ معجزات ہیں۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض مشہور معجزات

چاند کے دو ٹکڑے ہونا:-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ

حضرتِ انس سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر ان کو دکھلا دیا یہاں تک

شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا:۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَرَاَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَيْتُهَا طَلَعَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ فِيْ خَيْبَرَ۔

ستونِ حنّانہ:۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا

کہ اہلِ مکّہ نے حرا (پہاڑ) کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اس حال میں کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا (تو حضرت علی نماز عصر ادا نہ کر سکے) یہانتک کہ سورج ڈوب گیا، حضور نے پوچھا اے علی! کیا تم نے نماز پڑھ لی، انہوں نے عرض کی نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے دعا کی خداوندا علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے (وحی جاری تھی) تو ان کیلئے سورج کو لوٹا دے، حضرت اسماء کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ سورج ڈوب گیا تھا (حضور کی دعا کے بعد) میں نے دیکھا کہ وہ طلوع ہو گیا اور اسکی کرنیں پہاڑوں اور زمینوں پر پھیل گئیں یہ واقعہ مقام صہبار (جو خیبر کے قریب ہے) رونما ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں خطبہ پڑھتے تو کھجور کی اس شاخ (جو ستون کے بطور مسجد میں کھڑا تھا) پر ٹیک لگا لیتے پھر جب منبر بنا دیا گیا اور حضور اس پر خطبہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے

حتّٰی كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ ۔

تو وہ ستون فراق رسول میں چیخ اٹھا اور قریب تھا کہ وہ شدت اضطراب سے پھٹ جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر پڑے اور اس ستون کو اپنے سینے سے لگایا پھر اس ستون نے اس بچہ کی طرح رونا اور بلبلانا شروع کیا جسکو تسلی دیکر خاموش کیا جاتا ہے یہانتک کہ اس ستون کو قرار حاصل ہوا۔

انگلیوں سے پانی کا چشمہ :-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپکی طرف دوڑ پڑے حضور نے فرمایا کیا بات ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کیلئے پانی نہیں مگر صرف یہی جو آپکے سامنے ہے تو حضور نے اپنا دست مبارک اس پیالے میں رکھ دیا تو آپکی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

پہاڑوں اور درختوں نے سلام کیا:-

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ترمذی دارمی مشکوٰة)

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں تھا پھر حضور اور ہم مکہ کے گرد و نواح میں گئے تو راہ میں جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا تو وہ عرض کرتا "السلام علیک یا رسول اللہ!"

مسائل

انبیائے کرام و رسلِ عظام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر ملحد زندیق ہے۔

جو معجزہ دلیل قطعی سے ثابت ہو جیسے شبِ معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر فرمانا اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر۔ اور معراج کی رات میں آپ کا آسمانوں کی سیر کرنا اس کا ماننا لازم و ضروری ہے اور اس کا منکر گمراہ و بد مذہب ہے۔

انتباہ:- نبیوں اور رسولوں سے جو لغزشیں ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن شریف و روایتِ حدیث پاک کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان کی بارگاہ میں کچھ لب کھولنے کی کیا مجال، اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے و برگزیدہ بندے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے حضور جس طرح چاہیں تواضع کریں دوسرا اور کوئی ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا یعنی نبی کی بھول چوک موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو کلمہ کسی نبی کو کہا یا نبی نے انکساری عاجزی کے بطور اپنے کو کہا کسی امتی کو نبی کی شان میں کہنا ناجائز و حرام ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْفَقِیْہُ الْأَجَلُّ قَاضِیْ خَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
لَوْعَابَ الرَّجُلُ النَّبِیَّ فِیْ شَیْءٍ فَھُوَ کَافِرٌ۔

"امام فقیہ اجل قاضی خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے نبی کو کسی چیز میں عیب لگایا تو وہ کافر ہے۔"

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب مستطاب "شفا" میں لکھتے ہیں کہ وہ "جس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا ان کو کوئی عیب لگایا یا انکی ذات میں کسی عادت کو ناقص کہا یا ان کے دین یا نسب یا کسی عادت کو ناقص کہا یا ان کی شان میں تعریض کی یا ان کو برائی کے خیال سے کسی چیز سے تشبیہ دی یا ان کی شان گھٹائی تو وہ (اور ان کو گالی دینے والے کے حکم میں ہے۔")

آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام پاک نازل فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر انجیل اور دیگر انبیائے کرام پر دوسری کتابیں نازل فرمائیں۔ مگر ان نبیوں کی امتوں نے ان کتابوں میں تحریف کر دی یعنی ان کو اپنے مطلب کے مطابق گھٹا بڑھا دیا تب اللہ جل جلالہٗ نے ہمارے آقا و مولیٰ نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اتارا، قرآن وہ بے مثل کتاب ہے کہ ویسی کتاب کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا تمام دنیا والے مل کر کوشش کریں مگر ایسی کتاب تیار نہیں کر سکتے۔

قرآن پاک میں سارے علم ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں ؎

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ　　تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

"یعنی قرآن مجید میں تمام علوم ہیں مگر عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔"

3

اس آخری اور بزرگ ترین کتاب میں کائنات کی ہر چیز کا روشن بیان ہے اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

"اور نازل کیا ہم نے آپ پر اے محبوب، قرآن جو ہر شئے کا روشن بیان ہے۔"

کلام حمید تقریباً چودہ سو سال سے آج تک ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ کوشش کرے پھر بھی اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں آسکتا۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ قرآنِ پاک میں کسی نے کچھ گھٹا یا بڑھا دیا یا اصلی قرآن امامِ غائب کے پاس ہے وہ کافر ہے یہی اصل قرآن ہے اس قرآن پر ایمان لانا ہر شخص کے لئے لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی اللہ تعالےٰ کی کتاب نازل ہوگی جو اس کے خلاف مانے وہ مومن ہی نہیں (قرآن شریف کے متعلق دیگر بہت سے مفید و معلوماتی مضامین اس کتاب کے اگلے صفحات شب قدر اور اعتکاف کے بیان کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

ملائکہ کا بیان

ملائکہ یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے، کہ جو شکل چاہیں بن جائیں انسان کی صورت و شکل ہو یا کسی اور مخلوق کی۔

فرشتے اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے نہ قصداً نہ بھول کر، یہ معصوم ہیں اور ہر قسم کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

خدا نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کئے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالنے پر مقرر ہے، کوئی پانی برسانے پر کوئی ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر کوئی نامۂ اعمال لکھنے پر، کوئی کسی کام پر کوئی کسی کام پر۔

حضرت جبریل علیہ السلام پیغمبروں کے پاس اللہ تعالےٰ کی کتابیں اور احکام لاتے تھے۔

حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں صور پھونکیں گے۔
حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بارش کا انتظام اور مخلوق خدا کو رزق پہنچاتے ہیں۔
حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق کی روح قبض کرتے ہیں (یہ مشہور اور سب فرشتوں سے افضل و بزرگ فرشتے ہیں۔

جو فرشتے بندوں کی نیکی و بدی لکھتے ہیں ان کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے۔
قبر میں مردوں سے جو فرشتے سوال کرتے ہیں ان کو منکر نکیر کہتے ہیں۔
فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، ان کو قدیم جاننا یا خالق ماننا کفر ہے کسی فرشتہ کی ذرا سی بے ادبی بھی کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)
بعض لوگ جہالت و بے علمی کے باعث اپنے دشمن کو یا سختی کرنے والے کو ملک الموت کہہ دیتے ہیں ایسا کہنا ناجائز قریب کفر کے ہے۔
فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں ایسی باتیں کفر ہیں۔

جنّ کا بیان

جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں ان میں جو شریر و بدکار جن ہوتے ہیں ان کو شیطان کہا جاتا ہے یہ آدمی کی طرح عقل، روح اور جسم والے ہوتے ہیں، یہ کھاتے پیتے جیتے مرتے اور اولاد والے ہوتے ہیں، ان میں انسانوں کی طرح کافر، مومن، سنّی اور بدمذہب ہر طرح کے ہوتے ہیں ان میں بدکاروں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زیادہ ہے۔
جن کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ جن اور شیطان بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔

....

قیامت کی باتیں

قیامت کب اور کیسے ہوگی اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس کی عطا سے اس کے برگزیدہ رسول سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اس کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہے کہ :-
" قیامت محرم کی دسویں تاریخ جمعہ کے دن قائم ہوگی قرب قیامت کی کچھ نشانیاں جو قرب قیامت سے قبل ظاہر ہوں گی وہ یہ ہیں " :
" نیک علماء دنیا سے تشریف لے جائیں گے ، جہالت ، زنا ، شراب خوری کی کثرت ہوگی ، لوگ عالموں سے نفرت کریں گے ، فاسقوں کو اپنا سردار بنائیں گے اور ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے ، ماں باپ کی نافرمانی کریں گے اور ریشمی کپڑے پہنیں گے بہت سے لوگ نبوت کے دعویدار کھڑے ہو جائیں گے ، سال ، مہینہ کی طرح مہینہ ہفتہ کی طرح ، ہفتہ دن کی طرح اور دن گھنٹہ کی طرح گزرے گا ، لوگ مسجدوں میں شور وغل اور جھگڑا کریں گے ، اللہ تعالیٰ دنیا کو فنا کرنا چاہے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا ، وہ صور پھونکیں گے جس سے دنیا فنا ہو جائے گی "۔

حدیث پاک میں آیا ہے :-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ الْجَھْلُ وَیَکْثُرُ الزِّنَا وَیَکْثُرُ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلُّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرُ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ ۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا جہالت کی زیادتی ہوگی ، زنا اور شراب نوشی کی کثرت ہوگی مردوں کی تعداد کم ہوگی عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا حاکم ہوگا ۔

ترمذی اور مشکوٰۃ میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غنیمت کو (صرف امراء) کی دولت ٹھہرائی جائے، امانت کو مالِ غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے، جب علم کو دین کے لئے نہ حاصل کیا جائے، مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرے گا جب کہ آدمی اپنے دوست کے قریب ہوگا اور اپنے ماں باپ کو دور کرے گا، جب مساجد میں شور مچایا جائے گا، جب قوم کا سردار ان میں کا فاسق ہوگا اور قوم کا لیڈر ان میں کمینہ آدمی ہوگا اور آدمی کی تعظیم و تکریم اس کے شر سے بچنے کے لئے ہوگی، جب گانے والی عورتیں اور (طرح طرح) کے باجے ظاہر ہوں گے، (علی الاعلان) شراب خوری ہوگی اور جب امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے تو اس وقت تم ان چیزوں کا انتظار کرنا، سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا، پتھروں کی بارش اور (قیامت کی بڑی بڑی) نشانیوں کا ظاہر ہونا کہ گویا موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے برابر موتی گر رہے ہیں۔"

قیامت کی چند نشانیاں جو احادیث مذکورہ میں ہیں ان میں سے کچھ ظاہر ہو چکیں اور جو باقی ہیں وہ بھی یقیناً ظاہر ہوں گی، دجال کا فتنہ بہت سخت ہوگا وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں (جو درحقیقت دوزخ ہوگی) ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے دوزخ میں (جو درحقیقت جنت ہوگی) ڈالے گا، مردے جلائے گا، زمین سے سبزہ اگائے گا اور آسمان سے پانی برسائے گا، اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کرشمے ہوں گے اس کی پیشانی پر ک، ا، ف، ر لکھا ہوگا (یعنی کافر) جس کو ہر مسلمان پڑھے گا مگر کافر کو نظر نہ آئے گا۔ (بہارِ شریعت)

سورج پچھم سے نکلے گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ قیامت کے قریب حسبِ دستور سورج دربارِ الٰہی میں سجدہ کر کے پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا، اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جا، تب سورج پچھم سے نکلے گا اور آدھے آسمان تک آکر لوٹ جائیگا

اور پچھم میں ڈوبے گا اس کے بعد پھر روزانہ پہلے کی طرح پورب سے نکلا کرے گا یعنی صرف ایک بار پچھم سے نکلے گا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس وقت اسلام لانا قبول نہ ہوگا۔

علاوہ بڑے دجال کے تیس دجال اور ہوں گے جو سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی، ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ان دجالوں میں بہت سے گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی، سجاح، مرزا علی محمد باب مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔ (قانونِ شریعت)

نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جب دجال ساری دنیا میں پھر پھر کر ملکِ شام کو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے پوربی منارہ پر آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت صبح کا وقت ہوگا فجر کی نماز کے لئے اقامت (تکبیر) ہو چکی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے، دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی سے نمک گھلتا ہے، آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ جاتی ہے، دجال بھاگے گا آپ اس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اسی سے وہ جہنم رسید ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جتنے یہودی اور عیسائی زندہ بچیں گے وہ سب آپ پر ایمان لائیں گے، اس وقت ساری دنیا میں دین، دین اسلام اور مذہب ایک مذہب اہلسنت ہوگا، بچے سانپ سے کھیلیں گے، شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، آپ نکاح کریں گے آپ سے اولاد بھی پیدا ہوگی، دنیا میں چالیس برس تک رہیں گے اور وصال کے بعد روضۂ انور میں دفن ہوں گے۔

دآبۃ الارض

ایک جانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سیاہ داغ لگائے گا جو کبھی نہ مٹے گا جو کافر ہے ہر گز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے زندگی بھر اپنے ایمان پر قائم رہے گا۔ (بہارِ شریعت)

ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ

آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں حسنی سید ہوں گے آپ امام و مجتہد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور اسلام صرف حرمین شریفین ہی میں رہ جائے گا، اولیاء و ابدال سب وہیں ہجرت کر جائیں گے، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال کعبہ کا طواف کر رہے ہوں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود ہوں گے اولیاء انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے وہ انکار کریں گے غیب سے آواز آئے گی۔

هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ

"یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔"

تمام لوگ انکے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سب کو اپنے ساتھ لیکر ملک شام آجائیں گے۔

یاجوج ماجوج

یہ ایک قوم ہے، یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے

یہ زمین میں فساد کرتے تھے بہار کے موسم میں نکلتے تھے ہری چیزیں سب کھا جاتے سوکھی چیزوں کو لاد لے جاتے آدمیوں کو کھا لیتے جنگلی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں تک چٹ کر جاتے، حضرت ذوالقرنین نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آنا روک دیا جب دجال کو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین میں بڑا فساد مچائیں گے لوٹ مار قتل وغیرہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو ہلاک و برباد کرے گا۔

جب قیامت کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں سے وہ خوشبودار ہوا گذر چکی ہوگی جس سے تمام ایمان والوں کی وفات ہو جائے گی اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گذرے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار لیپتا ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا غرض سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ یکایک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام "صور" پھونکیں گے شروع میں اس کی آواز ہلکی ہوگی پھر دھیرے دھیرے بہت کڑی ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے، پھر آسمان، زمین، دریا، پہاڑ یہاں تک کہ "صور" (اسرافیل) اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے اس وقت سوائے اللہ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل علیہ السلام کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور "صور" کو پیدا کر کے اس کو دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا "صور" پھونکتے ہی تمام اولین، آخرین، فرشتے، انسان جن اور حیوانات سب موجود ہو جائیں گے، لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے ان کا نامۂ اعمال کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور میدانِ حشر میں لائیں جائیں گے، یہاں حساب کتاب کے لئے انتظار میں کھڑے ہو جائیں گے زمین تانبے کی ہو جائے گی، سورج نہایت تیزی پر سر سے بہت قریب ہوگا، گرمی کی شدت سے سر کے بھیجے کھولتے ہوں گے، زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بعضوں کے منہ سے باہر نکل آئیں گی، پسینہ بہت نکلے گا کسی کے ٹخنے تک، کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک کسی کے منہ تک جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی اس کو تکلیف ہوگی پھر پسینہ بھی بہت بدبودار ہوگا

اسی حالت میں بہت دیر ہو جائے گی، پچاس ہزار برس کا تو وہ دن ہوگا اسی حالت میں آدھا دن گزر جائے گا، لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو ان کی بارگاہِ ذوالجلال میں شفاعت کر کے اس مصیبت سے نجات دلائے اور ان کا جلد فیصلہ ہو جائے۔

لوگ آپس میں مشورہ کر کے حضرتِ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے وہ جواب دیں گے تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جب یہ لوگ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے اپنی مصیبت بیان کر کے خداوند تعالےٰ سے سفارش کے لئے کہیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کو ہمارے آقا و مولےٰ شافع روزِ جزا حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے پاس حاضر ہونے کو فرمائیں گے جب یہ گنہگار ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریادی ہوں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے تو آپ فرمائیں گے انا لہا انا لہا میں اسی کے لئے ہوں، میں اسی کے لئے ہوں سے

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
میرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ کے فضل و کرم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے شفاعت قبول ہوگی، اب اعمال تولے جائیں گے اپنے ہی ہاتھ پیر بدن کے اعضا اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصہ پر جو عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا اس وقت نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار، باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے، اعمال کا حساب ہو رہا ہے زندگی بھر کا سب کیا ہوا اچھا برا عمل سامنے ہے، نہ گناہ سے انکار کر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں اسی بے کسی کے وقت میں دستگیرِ بیکساں انیسِ بیقراراں رحمتِ عالمیاں حضور پرنور شافع یوم النشور احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کام آئیں گے اور اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ :-

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ

"یعنی میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کیلئے ہے۔"

حشر

حشر روح اور جسم دونوں کا ہوگا جو یہ کہے کہ صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ کافر ہے، قیامت، حشر، حساب، ثواب، عذاب، جنت، دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں لہٰذا جو شخص ان چیزوں کو حق تو کہے مگر ان کے معنی کچھ اور نیا کرے مثلاً یہ کہے کہ ثواب کے معنی ہیں اپنی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب کے معنی اپنے برے اعمال کو دیکھ کر رنج و افسوس کرنا ایسا شخص حقیقت میں ان چیزوں کا منکر ہے اور جو منکر ہے وہ کافر ہے، قیامت ضرور قائم ہوگی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

دنیا میں جو روح جس بدن میں تھی اس روح کا حشر اسی بدن میں ہوگا ایسا نہیں کہ کوئی نیا بدن پیدا کر کے اس میں روح ڈالی جائے گی، بدن کے اجزاء ٹکڑے اگرچہ مرنے کے بعد ادھر ادھر بکھر گئے اور جانوروں کی غذا بن گئے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزا کو جمع کر کے قیامت کے دن اٹھائے گا۔

حساب حق ہے۔ اعمال کا حساب ہوگا حساب کا منکر کافر ہے۔

میزان میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پلے ہوں گے اس پر لوگوں کے اچھے برے عمل تولے جائیں گے، نیکی کے پلے بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے اور بدی کا پلہ نیچے جھکے گا بخلاف دنیا کے ترازو کے۔

صراط صراط حق ہے، یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہے یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جنت کا یہی راستہ ہے سب کو اسی پر سے گزرنا ہوگا، کافر اس پر نہ چل پائے گا اور جہنم میں گر جائے گا، مسلمان

پار ہو جائیں گے بعض لوگ تو اتنی تیزی سے جیسے بجلی چمکتی ہے ، ابھی ادھر تھے ابھی ادھر پہنچ گئے ، بعض لوگ تیز ہوا کی طرح ، بعض لوگ تیز گھوڑے کی طرح ، بعض آہستہ آہستہ ، بعض گرتے پڑتے کانپتے ، لنگڑاتے ، جتنا بہتر عمل ہوگا اتنی ہی جلدی اور تیزی کے ساتھ پار ہو جائیں گے ، کافر منہ کے بل چلتے ہوئے میدانِ محشر کو جائیں گے کسی کو فرشتے گھسیٹ کرلے جائیں گے ، میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

ترمذی ، دارمی اور مشکوٰۃ میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ ۔

لوگ جہنم کو پار کریں گے پھر اپنے نیک اعمال کے مطابق جہنم سے چھٹکارا پائیں گے تو ان میں جو سب سے بہتر ہوں گے وہ بجلی کے چمکنے کی طرح گزر جائیں گے ، پھر ہوا کے مثل ، پھر تیز گھوڑے کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر دوڑنے والے آدمی کی مانند پھر پیدل چلنے والے کی طرح ۔

حوضِ کوثر

حوضِ کوثر " جو ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے وہ حق ہے اس کی لمبائی ایک مہینہ کا راستہ ہے اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ان پر موتی کے قبے بنے ہیں اس کی تہ مشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اس کو ایک بار پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ، اس کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں اس میں جنت سے دو نالے گرتے ہیں ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے

بخاری و مشکوٰۃ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔

اس درمیان کہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا کہ میں گزرا ایک نہر پر ہوا جس کے دونوں طرف مجوف یعنی خولدار موتی کے گنبد تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کیا ہے؟ جواب دیا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا فرمایا ہے میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی نہایت خوشبودار خالص مشک کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

رواه البخاری ومسلم

میرے حوض (کوثر) کی مسافت ایک ماہ کا راستہ ہے اس کے چاروں کنارے برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے کوزے (پیالے) ستاروں کی طرح جو شخص اس کو پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا (بخاری ومسلم شریف)۔

جنّت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا اور بہت اچھا گھر ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے اس کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے

بنی ہیں، اس کی زمین زعفران وعنبر کی ہے، کنکریوں کی جگہ جواہرت اور موتی ہیں اس میں جنتیوں کے رہنے کے واسطے نہایت خوبصورت بہرے، جواہرات اور موتی کے بڑے بڑے محل اور خیمے ہیں، جنت میں سو درجے ہیں، ہر درجہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک کی مسافت ہے اس کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑا ستر برس میں پہنچے، جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتیں، طرح طرح کے میوے، پھل، دودھ، شہد، شراب جس میں بو نہ ہوگی اور عمدہ عمدہ کھانے، بہترین بہترین لباس جو دنیا میں کبھی کسی کو میسر نہ ہو سکے وہ جنتیوں کو دیئے جائیں گے، خدمت کے لئے ہزاروں صاف ستھرے غلمان اور محبت کے لئے سینکڑوں حوریں ملیں گی جو اس قدر خوبصورت ہیں کہ اگر ان حوروں میں کوئی حور دنیا کی طرف جھانکے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں بہشت میں نہ نیند ہوگی نہ بیماری ہوگی نہ کوئی خوف ہوگا نہ کبھی موت آئے گی نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، وہاں ہر طرح کا آرام ہوگا او جنتی کی ہر خواہش پوری ہوگی اور سب نعمتوں سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو اہلِ جنت کو نصیب ہوگا۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اسکی حقیقت کا خیال گزرا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْ اَنَّ امْرَأَۃً مِّنْ نِّسَآءِ اَھْلِ

اگر جنتیوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت

الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ عَلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَہُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَہُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُہَا عَلٰی رَأْسِہَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا۔

زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک روشن ہو جائیں گے اور فضا ساری آسمان سے زمین تک خوشبو سے معطّر ہو جائے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ شریف)

اعراف

جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے اس کو اعراف کہتے ہیں وہاں پر لوگ دیوار پر چڑھ کر اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو دیکھیں گے اور ان سے گفتگو کریں گے، اعراف میں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کے اعمال نیک و بد برابر ہوں گے یا کافروں کے چھوٹے چھوٹے بچے، پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ایک مدتِ مناسب کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے، جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور عمدہ عمدہ کھانے کو ملیں گے جس چیز کی خواہش کریں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو جائے گی، اگر ان کو کسی پرندہ کا گوشت کھانے کو دل چاہے گا تو اسی دم بھنا ہوا ان کے سامنے آجائے گا، اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہوگی تو اسی چیز سے بھرا ہو کوزہ فوراً ہاتھ میں آجائیگا ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہونگی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس کا ایک معمولی درجے کا موتی سارے عالم کو منور کر دے جنّتی آپس میں جب کسی سے ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔

دوزخ اور اس کے طبقات

دوزخ بھی ایک گھر ہے جو بدکاروں اور کافروں کے رہنے کے لئے بنایا گیا ہے

جنت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کی مظہر ہے اور جہنم اس کے قہر و جلال کا، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے اور مومن بقدرِ گناہ وہاں سے عذاب پاکر نکلیں گے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے وہاں نجات پائیں گے۔

دوزخ کی آگ دم بدم بڑھتی رہے گی، جہنم کی آگ اتنی تیز ہوگی کہ سوئی کے ناکے کے برابر اگر کھول دی جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔

اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراؤنی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے کوئی بھی زندہ نہ رہے، دوزخیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا ان کو بڑے بڑے سانپ بچھو کاٹیں گے، بھاری بھاری ہتھوڑوں سے ان کے سر کچلے جائیں گے، بھوک پیاس بہت لگے گی، تیل کے تلچھٹ کے ایسا کھولتا ہوا پانی اور پیپ پینے کو کانٹے دار زہریلا پھل کھانے کو ملے گا، جب اس پھل کو کھائیں گے تو گلے میں اٹک جائے گا، اس کو اتارنے کے لئے پانی مانگیں گے تو وہی کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جس کے پینے سے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہ جائیں گے، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر تونس کے مارے ہوئے اونٹ کی طرح گریں گے، دوزخی کے لئے حکم ہوگا کہ اس کو پکڑو اور گھسیٹ کر دوزخ کے بیچ میں لے جاؤ پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالو" زقوم (تھوہڑ) کو کھانے کے لئے دیا جائے گا یہ وہ شئے ہے کہ اگر ایک قطرہ اس کا دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کی زندگی خراب ہو جائے جہنمی ستر گز کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے وہ زنجیر ایسی گرم ہوگی کہ اگر اس کو پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ موم کی طرح پگھل جائے، گنہ گار گندھک کے لباس پہنا کر آگ میں ڈالیں جائیں گے ان عذابوں سے ان کو موت کی طرح دکھ ہوگا لیکن ان کو موت نہ آئے گی کہ مر کر چھٹکارا پا جائیں۔

کفار جب عذاب سے تنگ آکر موت کی تمنا کریں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کرکے جہنم کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام کو پکار کر کہیں گے کہ اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو، حضرت مالک ہزار برس تک جواب نہ دیں گے اس کے بعد کہیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو؟ اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے، تب پھر

ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کو اس کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا، "دور رہو جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو" اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے پہلے آنسو نکلے گا، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی طرح گڈھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اتنا ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں جہنمیوں کی شکلیں ایسی بری ہونگی کہ اگر کوئی جہنمی دنیا میں اسی صورت میں لایا جائے تو تمام آدمی اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں۔

آخر میں کافروں کے لئے یہ ہوگا کہ ہر کافر کو اس کے قد کے برابر صندوق میں بند کریں گے پھر آگ بھر کر بند کر دیں گے اور آگ کا قفل لگائیں گے، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے بیچ میں آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی قفل لگا دیا جائے گا پھر اسی طرح اس صندوق کو ایک اور صندوق میں رکھ کر آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ کے لئے اس کے لئے عذاب ہی ہوتا رہے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

طبقاتِ جہنم | جہنم کے سات طبقے ہیں، جہنم، لظیٰ، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔

جہنم | اس طبقہ میں اہلِ توحید اپنے گناہوں کے موافق عذاب پائیں گے

لظیٰ | اس طبقہ میں نصاریٰ ڈالے جائیں گے۔ اور عذاب پائیں گے

حطمہ | اس طبقہ میں یہودی ہوں گے۔

سعیر — اس میں صابی یعنی ستاروں کو پوجنے والے ہوں گے

سقر — اس طبقہ میں مجوسی یعنی گبرو آتش پرست ڈالے جائیں گے

جحیم — اس میں مشرکین ہوں گے۔

ہاویہ — اس ساتویں طبقہ میں منافقین عذاب پائیں گے۔

جب سب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ اس میں رہنا ہوگا اس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت مینڈھے کی شکل میں لا کھڑی کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جنت کو جھانکیں گے کہ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہو کر جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے چھٹکارے کا حکم ہو پھر ان سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں! یہ موت ہے، پھر وہ ذبح کردی جائے گی اور کہے گا اے جنت والو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے دوزخیو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں، اس وقت جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم کے اوپر غم۔

ترمذی و مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ

جہنم کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا جائے گا، یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک جلایا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس

فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ۔ تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی ہوگئی تو اب وہ سیاہ و تاریک ہے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ ۔

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا ۔

مسلم اور مشکوٰۃ میں ہے :۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جہنمیوں میں بعض وہ لوگ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی اور بعض وہ لوگ ہونگے جن کے زانو تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کی کمر تک ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کے گلے تک آگ کے شعلے ہوں گے ۔

ایمان و کفر

ایمان نام ہے کہ اللہ و رسول جل الہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے اگر کسی ایسی ایک بات سے انکار ہوگا تو یہ کفر ہے جیسے قیامت ، فرشتے ، جنت ، دوزخ حساب کا انکار کرنا یا نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ کو فرض نہ جاننا یا قرآن کو خدا کا کلام نہ سمجھنا ، کعبہ ، قرآن ، یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنا یا کسی

سنت کو ہلکا بتانا، احکامِ شریعت کا مذاق اُڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم و مشہور بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے ایمان و اعتقاد کے ساتھ ساتھ اقرار بھی ضروری ہے جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جان جاتی ہے یا جسم کا کوئی عضو کاٹے جانے کا اندیشہ ہے تو اس وقت زبان سے (ضروریاتِ دین) کا اقرار کرنا لازم نہیں ان مجبوریوں کی حالتوں میں زبان سے خلافِ اسلام و ایمان بھی بات جان بچانے کے لئے کہہ سکتا ہے۔ خدا کے یہاں اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ لیکن نہ کہنا ہی بہتر ہے اور ثواب ہے اس کے علاوہ جب بھی زبان سے کلمہ کفر نکالے گا آدمی کافر سمجھا جائے گا اگرچہ یہ کہے کہ میں نے صرف زبان سے کہا ہے دل سے نہیں۔ اس طرح وہ باتیں جو کفر کی علامت ہیں جب انہیں کرے گا کافر ہو جائے گا۔

جو چیز بے شبہ حرام ہو اس کو حلال جاننا اور جو یقیناً حلال ہو اس کو حرام جاننا جب کہ یہ حرام و حلال ہونا مشہور ہو یا یہ شخص اس کو جانتا ہو۔

مسلمان ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ صرف دینِ اسلام کو ہی سچا مذہب مانے اور کسی ضرورتِ دینی کا منکر نہ ہو اور ضروریاتِ دین میں سے کسی ضرورتِ دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو اگرچہ اس کو تمام ضروریاتِ دین کا علم نہ ہو۔ لہٰذا بالکل لٹھ گنوار اور جاہل جو اسلام اور پیغمبرِ اسلام کو حق مانے خواہ وہ صحیح کلمہ بھی نہ پڑھ سکتا ہو وہ مسلمان و مومن ہے البتہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اعمال نہ کرنے سے گنہگار ہوگا مگر مومن رہے گا اس لئے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔

ایمان اصل ہے اور اعمال فرع یعنی اس کی شاخ یعنی بغیر ایمان کے تمام اعمال و عبادات بیکار ہیں ان کا کوئی اجر و ثواب نہ ملے گا اس کے برعکس وہ مسلمان و مومن جن کا ایمان و عقیدہ درست ہے اگر وہ اپنی بدنصیبی و غفلت کی وجہ سے اسلامی عبادات نہیں کرتے تو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے مگر کافر نہ ہوں گے۔

شرک

شرک کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خدا جاننا یا لائق عبادت سمجھنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے اس کے سوا کیسا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقۃً شرک نہیں ، کسی کفر کی بخشش نہ ہوگی ، کفر کے علاوہ جتنے گناہ ہیں سب اللہ تعالیٰ کی مشیت ورضا پر ہیں جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اگر بخش دے تو اس کا فضل ہے اگر نہ بخشے تو اس کا عدل ہے ۔

گناہ کبیرہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے ایسا شخص بغیر توبہ کئے مرجائے تب بھی اس کو جنت ملے گی گناہوں کی سزا بھگت کر یا مغفرت پاکر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ۔

جو کسی مردہ کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرے یا کسی کافر مرتد کو مرحوم یا مغفور یا جنتی کہے وہ خود کافر ہے ۔

مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر سمجھنا ضروری ہے البتہ کسی خاص آدمی کے کافر ہونے کا یا مسلمان ہونے کا یقین اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا جب تک دلیل شرعی سے اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کفر پر مرا یا اسلام پر ، مگر اس کے معنی یہ ہرگز نہیں کہ جس نے یقیناً کفر کیا ہو اس کے کافر ہونے میں شک کیا جائے اس لئے کہ یقینی کافر کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے اس لئے کہ شریعت کا حکم ظاہر کے لحاظ سے ہوتا ہے البتہ قیامت میں فیصلہ حقیقت کے اعتبار سے ہوگا اس کو یوں سمجھئے کہ کوئی کافر یہودی ، نصرانی ، ہندو وغیرہ مر گیا تو بہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں اور کافر ہی کا سا برتاؤ کریں اس کے ساتھ ، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہے اور اس کا کوئی فعل یا قول اسلام کے خلاف نہیں تو فرض ہے کہ ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں اگرچہ ہم اس کو اس کے خاتمہ

کا بھی حال معلوم نہیں۔

کفر و اسلام کے سوا کوئی اور تیسرا درجہ نہیں، آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، ایسا بھی نہیں کہ آدمی نہ کافر ہو نہ مسلمان بلکہ اس میں سے ایک ضرور ہوگا۔

سجدۂ تعبدی یہ سجدہ خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں جو کرے گا وہ کافر ہو جائے گا

سجدۂ تعظیمی سجدۂ تعظیمی کفر نہیں حرام ہے عالمگیری میں ہے:۔
اِذَا سَجَدَ لِاِنْسَانٍ سَجْدَةَ تَحِيَّةٍ لَا يَكْفُرُ

"اگر کسی آدمی کو سجدۂ تعظیمی کیا تو کافر نہیں ہوا۔"

بدعت جو بات حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو وہ "بدعت" اور یہ دو قسم کی ہے: "بدعتِ حسنہ، بدعتِ سیئہ"۔

بدعتِ حسنہ وہ بدعت ہے جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو جیسے پختہ مساجد بنوانی قرآن شریف سنہری حرفوں سے لکھنا، زبان سے نیت کرنا، علمِ کلام، علمِ صرف علمِ نحو، علمِ ریاضی خصوصاً علمِ ہیئت و ہندسہ پڑھنا پڑھانا، آج کل کے مدارس، وعظ کے جلسے سند و دستار وغیرہ۔

سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسی چیزیں ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھیں وہ سب بدعتِ حسنہ ہیں اس میں بعض (بدعتِ حسنہ) واجب تک ہیں جیسے نمازِ تراویح کی نیت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ "یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔"

بدعتِ سیئہ وہ بدعتِ قبیحہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔

میں (عملی یا اعتقادی) فساد پیدا ہونے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

مَنْ أَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَإِنَّ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

(ترمذی و مشکوٰۃ شریف)

جس نے میری کسی ایسی سنت کو رواج دیا جو مٹ گئی تھی تو جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر رواج دینے والے کو ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جس شخص نے کوئی ایسی نئی بات نکالی جو بری ہے جس کو اللہ و رسول پسند نہیں فرماتے جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر نکالنے والے پر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

کون سا فرقہ جنّتی ہے اور کون سا فرقہ جہنّمی ہے۔

ترمذی و مشکوٰۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ

میری امت پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علی الاعلان بدفعلی

مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔

کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بکھر جائیگی ان میں سے ایک ملت والے کے سوا سب ناری ہوں گے صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول وہ مذہب والے کون ہیں؟ حضور نے فرمایا جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابی ہیں۔

بدمذہب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"آخری زمانے میں ایک جماعت پیدا ہوگی وہ فریب دینے والی اور جھوٹ بولنے والی ہوگی (دجال وکذاب لوگ) اس جماعت کے لوگ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، تو ایسے لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے نزدیک نہ آنے دو کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔" (مسلم شریف)

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جس نے کسی بددین کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔" (مشکوٰۃ شریف)

نیز مسلم شریف کی حدیث میں ہے:۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت

وَاِنْ تَمَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔

نہ کرو ان سے ملاقات ہو تو ان کو سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

موجودہ زمانے میں ایسے کون لوگ ہیں احادیث مذکورہ میں ان کی پہچان بتا دی گئی ہے، تھوڑی بہت عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ اسے کس جماعت والے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے اور یہ کہ ان تمام مذہبی جماعتوں میں کونسی جماعت سنتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر عمل کر رہی ہے اور صحابۂ کرام کے اقوال و افعال کو مشعلِ راہ بنائے ہوئے ہے۔

مولےٰ تعالے ہم کو ارشاداتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے حضور کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے کا جوش و جذبہ عطا فرمائے اور ان تمام بدمذہب، گمراہ اور گمراہ کن فرقوں سے محفوظ رکھے جو امت میں طرح طرح کے فتنے پیدا کر کے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے برگشتہ کر رہے ہیں اور دیدہ و دانستہ اسلام اور مسلمانوں کی عزت و طاقت دیگر اقوام کی نگاہوں میں ختم کر رہے ہیں۔

خدا ایسے فتنہ پردازوں اور نام نہاد مسلمانوں کو عقل و ہدایت دے کہ وہ اپنی بدمذہبی و بے دینی سے تائب ہو کر اسلام کے صحیح معنوں میں پیروکار بن جائیں اور ایمانی حقائق و معارف سے آگہی حاصل کر کے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں انعام و اکرام سے بہرہ ور ہوں ؎

کارواں کی لے خبر اے سبز گنبد کے مکیں!
کارواں والے حریفِ کارواں ہونے لگے

امامت و خلافت

امامت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ امامت صغریٰ ۲۔ امامت کبریٰ

امامتِ صغریٰ نماز کی امامت ہے۔

امامتِ کبریٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابتِ مطلقہ کا نام ہے یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام دینی و دنیوی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کرنے کا اختیار اور غیر معصیت میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے اطاعت کرانے کا حق اس امامت کے لئے مسلمان آزاد مرد عاقل بالغ قریشی اور قادر ہونا شرط ہے، قادر کے معنی ہیں کہ شرعی فیصلہ اور حدود کو جاری کر سکے، ظالم سے مظلوم کا حق دلانے کی اور مسلمانوں کے جان و مال اور ملک واملاک کی حفاظت کی طاقت ہو۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا شرط نہیں نہ یہ شرط کہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔

امام کی اطاعت و فرمانبرداری مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جب کہ امام کا حکم خلافِ شرع نہ ہو کہ شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت نہیں۔ امام ایسا شخص بنایا جائے جو بہادر، سیاست داں اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے۔ عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

امام اگر فسق و فجور میں مبتلا ہو گیا تو امامت سے معزول نہیں ہو جاتا۔

خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق و امامِ مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد حضرت امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، ان حضرات کی خلافت کو "خلافتِ راشدہ" کہتے ہیں اس لئے کہ ان حضرات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی نیابت وخلافت کا پورا حق ادا کیا منہاجِ نبوت (طریقہ) پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس برس تک رہی یعنی حضرت سیدنا امام

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ ماہ پر پوری ہو گئی، پھر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کی خلافت راشدہ ہوئی اور اخیر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہو گی۔
حضرت امیر معاویہ اول ملوک (سلاطین) اسلام ہیں (تکمیل الایمان و کمال ابن ہمام بحوالہ قانونِ شریعت)

انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقات الٰہی جن و انس و ملک سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں اسی لئے آپ کو افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق کہا جاتا ہے اس کے بعد مخلوق میں سب سے افضل عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولےٰ علے رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہیں جو شخص حضرت علی کو حضرت صدیق یا فاروق سے افضل بتائے وہ گمراہ و بدمذہب ہے۔

فضائل و مناقب

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فضائل و مناقب میں متعدد آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں نیز حدیث شریف میں آپ کے بہت سے فضائل و مناقب مذکور ہیں یہاں ان میں سے چند فضائل درج کیے جاتے ہیں۔

آیات

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى
یعنی اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو (ترجمہ رضویہ)

مفسرین کا اتفاق ہے کہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور مسلسل سات غلاموں (جو مسلمان ہو جانے کے باعث ستائے جاتے تھے) کو خرید کر آزاد فرما دیا۔

دوسری آیت میں ہے :۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ
"یعنی تم میں خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ وہ ہے جو اتقیٰ (زیادہ پرہیزگار) ہو۔"

ان دونوں آیتوں کو ملانے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر کی بزرگی و فضیلت تمام صحابہ سے زیادہ ہے۔

احادیث بخاری و مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"بے شک سب سے زیادہ اپنی رفاقت اور مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کی اسلام کی اخوت اور محبت ہے مسجد میں سوا ابوبکر کے اور کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے۔"

ترمذی شریف کی روایت میں اتنا لفظ اور زیادہ ہے کہ:-

"ہر ایک کے احسان کا بدلہ ہم نے کر دیا سوا ابوبکر کے کہ ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن خدائے تعالیٰ عطا فرمائے گا۔"

صحیحین میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ:-

"نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو غزوۂ ذات السلاسل پر سردار بنا کر بھیجا تو وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ آپ کو سب سے محبت کس سے ہے؟ فرمایا عائشہ سے۔ میں نے کہا مردوں میں؟ فرمایا ابوبکر سے۔"

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے

فضائل میں چند آیات و احادیث

آیات آیت اظہارِ دین جو قرآن مجید میں تین جگہ ہے جس میں اللہ تعالے نے رسولِ پاک صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ بیان

فرمایا ہے کہ دینِ برحق کو دنیا کے دیگر تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو جائے گا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

"یعنی تاکہ غالب کر دے تمام دینوں پر"

ایران و روم کی دو زبردست سلطنتیں جن سے کفر اور اہلِ کفر کو ہر قسم کی شوکت قوت حاصل تھی زیر و زبر نہ ہو جائیں اس وقت تک اسلام اور پرستانِ اسلام کو غلبہ نہیں ملتا یہ غلبہ مسلمانوں کو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں پورا ہوا آپ نے ان بدوؤں کو ایران کی سلطنت سے لڑنے کی دعوت دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ میں اپنی بارگاہ میں حضرت عمر فاروق کا مرتبہ بھی بتایا ہے یعنی آپ کی اطاعت میں وعدۂ ثواب ارشاد ہوا اور آپ کے باغی و نافرمان کو عذاب الیم (دردناک عذاب) کی تہدید فرمائی۔

احادیث

بخاری و مسلم میں حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"اے ابنِ خطاب! قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان جب تم کو کسی راستہ پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے"۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"بے تحقیق اللہ نے عمر کی زبان اور ان کے دل پر حق کو قائم کر دیا ہے"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے فضائل میں چند آیات و احادیث

آیات

قرآنِ پاک میں جو آیات عموماً صحابہ کرام اور خصوصاً مہاجرین و انصار کی فضیلت میں نازل ہوئیں ان میں سب حضرت اور آیتہ تمکین میں جو یہ مضمون

وارد ہے کہ مہاجرین میں سے جو شخص بھی خلیفہ ہو گا اس کی خلافت پسندیدہ ہوگی اور زمانۂ خلافت میں وہی کام کرے گا جو مرضی الٰہی کے مطابق ہوں گے۔

نیز آیت اظہار (غلبہ) دین میں جو فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ثابت ہوتی ہے اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی حصہ ہے کیونکہ فتح فارس و روم کا تکملہ انہیں کے ہاتھ پر ہوا۔

احادیث

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ (ترمذی)

"ہر نبی کے کچھ رفیق ہوتے ہیں اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔" (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

"نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک دن کوہ احد پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان تھے، پہاڑ ہلنے لگا تو آپ نے اپنے پاؤں سے اشارہ کر کے فرمایا، اے احد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔" (صحیح بخاری شریف)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

کے فضائل میں آیات و احادیث

آیات

قرآن مجید کی جن آیات میں مہاجرین کی تعریف ہے اور ان کا مستحق خلافت ہونا بیان فرمایا گیا ہے ان سب آیات سے آپ کے فضائل ثابت ہوتے ہیں کیونکہ آپ سابقین مہاجرین میں سے ہیں۔

احادیث

بخاری و مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ:۔

"تم (اے علی) میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبہ پر حضرت ہارون (علیہ السلام) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف سے تھے مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا"۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"علی میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور وہ ہر مومن کے محبوب ہیں"۔
(ترمذی شریف)

صحابۂ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا، جتنے صحابی ہیں سب اہلِ خیر و صلاح اور عادل و متقی ہیں جب کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے کسی صحابی کے ساتھ بد عقیدگی گمراہی و بد مذہبی ہے، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت وحشی (رضی اللہ تعالےٰ عنہم) وغیرہ کی شان میں بے ادبی کرنا تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی۔

حضرت شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔

کوئی ولی کتنے ہی بڑے منصب پر فائز ہو کسی صحابی کے مرتبہ و درجہ کو نہیں پہنچ سکتا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ "خطائے اجتہادی" ہے جو گناہ نہیں اس لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم، باغی، سرکش یا اسی طور کا اور کوئی برا کلمہ کہنا حرام و ناجائز بلکہ تبرا و رفض ہے۔

قرآن پاک و حدیث شریف میں صحابیوں کی بہت فضیلت آئی ہے اللہ تعالےٰ نے

ان کو "خیر امت" کا لقب دیا اور فرمایا کہ :-

"ہم ان سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہیں۔"

حضور علیہ السلام والتسلیم فرماتے ہیں :-

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ۔

یعنی میرے اصحاب کو برا نہ کہو خدا کے یہاں ان کی اتنی مقبولیت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو ان کے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا :-

"اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا کہ جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کے سبب سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے بلاشبہ اللہ تعالٰے کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالٰے کو ایذا دی، قریب ہے کہ اللہ تعالٰے اسے پکڑے گا۔ (قانونِ شریعت حصّہ اوّل)

اہلبیت عظام

رضی اللہ تعالٰے عنہم

اہلِ بیت یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اولادِ اطہار صحابہ کی طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات واحادیث میں آئے ہیں صحابۂ کرام و اہلبیتِ عظام کی محبت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو انک کی تہمت لگانے والا قطعًا

یقیناً کافر و مرتد ہے۔ (شرح عقائد وتکمیل وہندیہ وغیرہ بحوالہ قانونِ شریعت)

حضرات حسنین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما اعلیٰ مرتبہ کے شہیدوں میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت کا انکار کرنے والا گمراہ بددین ہے احادیث کریمہ میں ان کے بڑے بڑے کثیر فضائل ومناقب مذکور ہیں۔

جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کو باغی کہے یا یزید پلید کو حق پر بتائے وہ مردود خارجی مستحق جہنم ہے، یزید کے ناحق پر ہونے اور اس کے فاسق و فاجر ہونے میں کوئی شک وشبہ کیا ہے جس نے اپنی حکومت وخلافت کے زعم میں صحابہ واہلبیت کی توہین کی، حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے دیا، البتہ یزید کو کافر نہ کہیں اور نہ مسلمان کہیں بلکہ سکوت کریں۔ (بہارِ شریعت وقانونِ شریعت)

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے آپس میں جو واقعات رونما ہوئے ان میں پڑنا حرام وسخت حرام ہے، ان کی لغزشوں پر گرفت کرنا یا ان کی وجہ سے ان پر طعن کرنا یا ان سے بد اعتقادی ناجائز اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے خلاف ہے (کتابِ مذکور)

ولایت کا بیان

ولی وہ مومن وصالح ہے جس کو معرفتِ خداوندی وقربِ الٰہی کا ایک خاص درجہ بخشا گیا ہو، اکثر شریعت کے مطابق عبادت وریاضت کرنے کے بعد درجۂ "ولایت" ملتا ہے اور کبھی ابتداءً (وہبی طور پر) بغیر ریاضت ومجاہدہ بھی مل جاتا ہے۔

تمام "اولیائے امت" میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔

اولیا ہر زمانے میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن ان کا پہچاننا آسان نہیں۔

حضرات اولیاء کو خدائے تعالیٰ نے بڑی طاقت عطا فرمائی ہے جو ان سے مدد مانگے، ہزاروں کوس کی دوری سے بھی اس کی مدد فرماتے ہیں، ان کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض اولیائے کرام کو "ماکان و مایکون" اور "لوحِ محفوظ" کی خبر ہوتی ہے۔

حضرت عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تکمیل الایمان میں تحریر فرماتے ہیں۔

"و مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم گویند کہ تصرف بعض اولیاء در عالم برزخ دائم و باقی است و توسل و استمداد بارواح مقدسہ ایشاں ثابت و موثر۔"

"یعنی اولیائے کرام وصال کے بعد بھی تصرف کرتے ہیں ان کو وسیلہ بنانا اور ان سے مدد مانگنا ثابت و موثر ہے۔"

بعد وفات ان کے (روحانی کمالات) اور باطنی قوتیں اور بڑھ جاتی ہیں، ان کے مزارات کی حاضری خیر و سعادت اور برکت کا سبب ہے، ان کو ایصالِ ثواب امر مستحب اور باعثِ برکت ہے۔ اولیائے کرام کا عرس، قرآن خوانی، فاتحہ، وعظ، ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے اور ثواب کا کام ہے۔ ناجائز کام جیسے ناچ رنگ، کھیل تماشہ تو وہ ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

بیعت

چونکہ اولیاء اللہ بزرگانِ دین کے سلسلے میں داخل ہونا ان کا مرید و معتقد ہونا دارین فلاح و بہبودی اور برکت و سعادت کا ذریعہ ہے اس لئے ان سے بیعت ہونے سے قبل چار چیزوں کا دیکھ لینا ضروری ہے۔

۱- پیر سنی صحیح العقیدہ ہو ورنہ ہاتھ سے ایمان بھی چلا جائے گا۔

۲- پیر اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے نہیں تو وہ حرام و حلال اور جائز و ناجائز میں فرق نہ کر پائے گا۔

۳- پیر فاسق معلن نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

۴- پیر کا سلسلہ حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ملا ہوا ہو ورنہ اوپر سے فیض

نشان شریعت

پہنچے گا۔

تقلید ائمہ کرام

تقلید تقلید یعنی دین کے چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کے طریقہ پر احکام شرعیہ بجا لانا، مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام حنبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے طور پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا۔

کسی ایک امام کی پیروی (تقلید) واجب ہے اسی کو تقلید شخصی کہتے ہیں۔

انتباہ ان چاروں اماموں میں سے کسی امام نے اپنی طرف سے کوئی مسئلہ گھڑا نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا مطلب صاف صاف بیان کیا ہے جو عام آدمیوں بلکہ عالموں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا تھا لہٰذا اماموں کی تقلید (پیروی) درحقیقت قرآن و حدیث کی پیروی ہے

مسائل جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے امام کی پیروی نہیں کر سکتا، مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض مسائل میں ایک امام کی پیروی کرے اور بعض میں دوسرے کی بلکہ تمام مسائل میں ایک معین امام کی پیروی واجب ہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے یا شافعی حنفی ہو جائے بلکہ جو آج تک جس امام کا مقلد رہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے اور اب تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ان چاروں اماموں کے علاوہ کسی اور امام و مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسلمانوں کو کس طرح سونا چاہیے

معلم کائنات، فخر موجودات، مدنی تاجدار محبوب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بے پایاں احسان و کرم ہے کہ آپ نے اپنی امت کو ایمان و اسلام کی ان تمام باتوں کی عملی زندگی بھی

دکھا دی جس پر عمل کئے بغیر کوئی انسان مکمل طور پر مومن و مسلمان نہیں ہو سکتا۔

صبح سے شام تک ایک انسان کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز دین و دنیا کے جتنے کام کرنے ہوتے ہیں ان کو بخیر و خوبی انجام تک پہنچا لے اور ان کے فرائض سے عہدہ برا ہونے حتیٰ کہ نفس نفس، قدم قدم جو تمام پروردگارِ عالم کے نزدیک پسندیدہ ہے اور خود اس انسان کے لئے بھی دارین کی تمام صلاح و فلاح کا ضامن ہے وہ سب کچھ پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ حقیقت بیان سے دنیا والوں کو صرف بتایا ہی نہیں بلکہ اپنے مقدس و اعلےٰ عمل و کردار سے بھی دکھلا دیا۔

یہ صرف ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ آپ کی سیرتِ مقدسہ اور حیاتِ طیبہ کا ایک ایک گوشہ ہماری نظروں میں روشن و درخشاں ہے اور ہم کو سونے جاگنے، اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے، سب کی تعلیم اور اس کے جملہ طریقے حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیل و نہار میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اسلامی عقائد پڑھنے کے بعد اب آپ کو اسلامی اعمال و عبادات کی باتیں بتائی جائینگی۔

اسلام کی پہلی اور اہم عبادت نماز ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے، یہاں وضو کا طریقہ اور اسکے ضروری مسائل وغیرہ بیان کرنے سے قبل یہ بتا دینا بھی مناسب و مفید خیال کیا گیا کہ ایک مسلمان کی عبادت اور کاروبارِ حیات کی ابتداء صبح سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا اس وقت ہوتی ہے جب وہ رات کو اپنے تمام کام سے فارغ ہو کر اور پانچویں وقت کی آخری نمازِ عشاء ادا کر کے آرام کرنے کے لئے بستر پر جاتا ہے اس لئے اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ رسولِ خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کس طرح سوتے تھے اور جب جاگتے تھے تو آپ کا سب سے پہلا کام کیا ہوتا تھا یعنی اسلام میں سونے جاگنے کا طریقہ کیا بتایا گیا ہے

ہمارے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو اول بستر صاف کرتے اس کے بعد داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر اپنے پھر اپنے معبودِ حقیقی و مسجودِ تحقیقی کی جناب میں اس طرح عرض کرتے

"اے اللہ! تیرے ہی نام پاک کی برکت و مدد سے سوؤں گا اور تیری ہی مدد سے (نیند سے) جاگوں گا۔"

ہمارے لئے اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بندہ خواب و بیداری ہر حال میں اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ رہے اور اپنے ہر کام کو اس کے زیر قدرت اعتقاد کرے۔ نیند بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار و قدرت میں ہے وہ جب چاہتا ہے طاری فرما دیتا ہے اور جس وقت تک اس کی مرضی ہوتی ہے طاری رہتی ہے ہم نہ اپنی طاقت و قوت سے نہ جب خواہش کریں سو سکتے ہیں اور نہ جب چاہیں بیدار ہو سکتے ہیں۔

قوم بنی اسرائیل کے نبی حضرت عزیز علیہ السلام سو سال تک اور "اصحاب کہف" برابر تین سو برس تک خدا کے حکم سے سوتے رہے۔

روزانہ کا مشاہدہ و تجربہ ہے کہ ہم لوگ بستر پر سونے کے لئے لیٹتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سو جائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ ہم پڑے پڑے کبھی اس پہلو اور کبھی اس پہلو کروٹیں بدلتے رہتے ہیں مگر نیند کا دور دور تک پتہ نہیں رہتا ظاہر ہے کہ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ نہیں چاہتا اور اس کا حکم نہیں ہوتا اور جب وہ چاہتا ہے تو نیند آجاتی ہے اور جب تک وہ چاہتا ہے ہم سوتے رہتے ہیں۔

نیند بھی ایک قسم کی موت ہوتی ہے کہا جاتا ہے "النوم نصف الموت" جب انسان کو موت آجاتی ہے تو اس کے تمام اعضائے بدن اپنے کاموں سے معطل ہو جاتے ہیں اور خواب سے بیدار ہونا نیند سے جاگنا حیات سابق یعنی پہلی زندگی کا واپس آنا ہے۔

معلوم ہوا کہ جو معبود حقیقی خواب دینے اور بیدار کرنے پر قادر ہے وہ یقیناً مارنے کے بعد جلانے پر بھی قدرت رکھتا ہے جس سے ہر ذی ہوش و عقلمند انسان اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ اسلام کا بتایا ہوا عقیدہ بالکل صحیح ہے کہ دنیوی زندگی ختم ہو جانے کے بعد بنی نوع انسان کو دوبارہ پھر زندہ کیا جائے گا تاکہ دنیا میں رہ کر انسان نے جو عمل کئے ہیں ان کا

وہاں پر بدلہ پائے، دوسرے مذہب والوں کا یہ عقیدہ کہ زندگی صرف زندگی ہے اس کے ختم ہو جانے کے بعد زندہ ہونا نہیں سراسر خلاف عقل ہے اور اپنے حالات پر غور و فکر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو مسلمان سوتے وقت "آیۃ الکرسی" پڑھ لے تو وہ خود بھی امن میں رہے گا اور اس کا ہمسایہ (پڑوسی) بھی بلکہ ہمسایہ کا ہمسایہ بھی بلکہ اس کے آس پاس کے مکانات بھی مامون و محفوظ رہیں گے"۔ (بیضاوی شریف)

باوضو سونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم فخر آدم و نبی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو مسلمان باوضو سوئے اور اسی رات میں اس کا انتقال ہو جائے تو اس کو شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا"۔

اولیائے کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین، فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر وقت باوضو رہتا ہے اللہ تعالےٰ سات چیزوں سے اس کی عزت بڑھاتا ہے:۔

۱۔ فرشتوں کو اس کی صحبت میں رہنے کی رغبت ہوتی ہے۔
۲۔ اعمال لکھنے والے فرشتوں کا قلم اس کے لئے ثواب (نیکی) لکھنے میں برابر جاری رہتا ہے
۳۔ اس کے تمام اعضا تسبیح کرتے رہتے ہیں۔
۴۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو توفیق دیتا ہے کہ تکبیر اولیٰ اس میں فوت نہ ہو۔
۵۔ سونے کی حالت میں بھوت پری کے نقصان و ضرر سے فرشتے اس کی حفاظت کیا کرتے ہیں۔
۶۔ جان کنی (نزع) کی تکلیف و سختی سے ایسا شخص محفوظ رہتا ہے۔
۷۔ جب تک وضو ہے اللہ تعالےٰ کی امان میں رہے گا۔

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"وضو مومن کا قلعہ یعنی محافظ ہے"۔

اسی لئے بزرگانِ دین جب نیند سے بیدار ہوتے تو فوراً تیمم کر لیتے پھر وضو کی تیاری میں مشغول ہو جاتے۔

ڈراؤنے خوابوں کی دعا

رحمتِ دوجہاں مونسِ عالمیاں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! میں ڈراؤنے خواب دیکھتا ہوں، حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ سوتے وقت یہ پڑھ لیا کرو:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

یعنی میں اللہ تعالےٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب و عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔

سونے سے بیدار ہو تو کیا کرے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

سب خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے موت (خواب) کے بعد ہمیں حیات (بیداری) عطا فرمائی اور اسکی بارگاہ میں حاضر ہونے کیلئے مردوں کو زندہ کر کے قبر سے نکالا جائے گا۔

نوٹ:۔ اس سلسلے کے دیگر ضروری و مفید مضامین کتاب ہذا کے آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

صبحِ صادق

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"ہر صبح ہاتف غیبی تمام مخلوقات کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ بادشاہِ قدوس کی تسبیح پڑھو"

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا سرور انس وجاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا مانگتے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور عمل مقبول مانگتا ہوں۔

بیت الخلا جانے اور نکلنے کا طریقہ

بیت الخلا میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرے اور قضائے حاجت کے لئے اس طرح بیٹھے کہ نہ قبلہ کی طرف منہ ہو اور نہ اس کی جانب پشت، شرمگاہ کو نہ داہنے ہاتھ سے چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جب دو شخص پاخانے کو جائیں اور ستر کھول کر آپس میں باتیں کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرماتا ہے"

ننگے سر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

بیت الخلا جاتے وقت

جب بیت الخلاء (پیشاب پاخانہ کرنے کی جگہ) میں جائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور خبیثہ جنّیہ سے۔

جب بیت الخلاء سے باہر آئے تو غُفْرَانَكَ کہے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی

یعنی سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھ کو اس سے عافیت ونجات دی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو آپ غُفْرَانَکَ فرماتے تھے۔

بسم اللہ کی برکت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرتے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عذاب کے فرشتے مردے پر عذاب کر رہے ہیں، اپنے کام سے فارغ ہو کر واپسی میں پھر ادھر ہی سے گزرے آپ نے دیکھا کہ اسی مردے کے پاس رحمت کے فرشتے موجود ہیں، اور ان کے ساتھ نورانی طباق ہیں، آپ کو نہایت تعجب ہوا، بارگاہِ خداوندی میں عرض کی خدایا یہ کیا ماجرا ہے؟ وحی آئی کہ:-

"اے عیسیٰ! یہ بندہ گنہ گار تھا اس وجہ سے مرنے کے بعد اب تک عذاب میں گرفتار تھا، اس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا تھا اس کے لڑکا پیدا ہوا جس کو پالتی رہی یہاں تک جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اس کو ایک معلّم کے پاس بھیجا ابھی معلم نے اس لڑکے کو بسم اللہ پڑھائی اور اس لڑکے نے بسم اللہ پڑھی تو مجھے شرم آئی کہ میں اپنے بندے دلڑکے کے باپ پر) زمین کے اندر عذاب کروں، درآنحالیکہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لے رہا ہے اس لئے اس کے عذاب کو رحمت سے بدل دیا گیا۔"

(تفسیر کبیر)

وضو کے متعلق تاریخی احوال

قرآن شریف کی سورۂ مائدہ میں وضو کا بیان آیا ہے، یہ سورہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہے مگر وضو اس سے قبل مکہ مکرمہ میں فرض ہو چکا تھا بلکہ وضو پچھلی شریعتوں کے ان احکام سے ہے جو اس شریعت محمدیہ میں بھی برقرار ہیں، اسی وجہ سے وضو اس امت کی خصوصیات سے نہیں پہلی امتوں میں بھی تھا مگر اس امت کی یہ خصوصیت ہے کہ قیامت کے دن وضو کی برکت سے وضو کرنے والوں کے منہ ہاتھ، پاؤں چمکیں گے، دوسری امتوں کو یہ امتیازی شان حاصل نہ ہوگی۔

اس امت میں آیتِ وضو نازل ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ امت وضو کے معاملہ میں

اس خیال سے تساہل نہ برتے کہ وضو کوئی مستقل عبادت تو ہے نہیں نماز کے تابع ہے لہٰذا اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اس کے متعلق مستقل آیت نازل فرمادی گئی اگرچہ اس کا حکم پہلے ہی سے ثابت ہو چکا تھا اسی سبب سے نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پیشتر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مکۂ مکرمہ میں دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کو وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

وضو سے صغیرہ و کبیرہ گناہ دھل جاتے ہیں

سید المرسلین رحمت اللعٰلمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ سب دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتا ہے تو ناک کے چھوٹے بڑے گناہ سب دھل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے گناہ، یہاں تک کہ ناخنوں کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ صغیرہ و کبیرہ سب دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں تلے کے بھی"۔

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بشارتِ عظمیٰ بیان کرکے فرمایا لَا تَغْتَرُّوْا یعنی اس پر مغرور نہ ہو جانا کہ گناہوں کا ارتکاب شروع کر دو یہ سمجھتے ہوئے کہ وضو کرنے میں تو سب گناہ صغیرہ و کبیرہ دھل ہی جائیں گے۔

اولیاء اللہ گناہ دھلتے ہوئے دیکھتے ہیں

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب لوگوں کا وضو دیکھتے تو آنکھوں سے دیکھ کر گناہوں کو پہچان لیتے ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ اعضائے وضو کا یہ دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا یا خلافِ اولیٰ کا بلا تفاوت اس طرح جیسے اجسام کو کوئی مشاہدہ کرتا ہے۔

ایک بار آپ کوفہ کی جامع مسجد کے حوض پر تشریف لے گئے وہاں ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کے اعضائے وضو سے جو پانی ٹپکا حضرت امام نے اس پر نظر فرمائی اور جوان سے فرمایا کہ "اے بیٹے! ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر لے۔"

اس نے اسی دم توبہ کی کہ "میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے توبہ کرتا ہوں"۔ آپ نے ایک اور شخص کے وضو کا دھوون دیکھ کر فرمایا کہ "اے شخص شراب پینے اور آلاتِ لہو و لعب سننے سے توبہ کر"۔ وہ بھی اسی وقت گناہوں کے کاموں سے تائب ہو گیا۔

سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے بھی یہ فرمایا کہ حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ گناہوں کے دھوون جدا جدا پہچان لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلافِ اولیٰ کا۔ ایک بار میں ان کے ساتھ جامع مسجد ازہر کے لوٹے پر گیا، حضرت نے استنجا کرنا چاہا مگر کچھ دیکھ کر واپس چلے آئے میں نے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا ابھی اس میں کوئی کبیرہ گناہ دھو گیا ہے اور میں نے اس شخص کو دیکھا تھا جو حضرت سے پہلے وہاں طہارت کر کے جا چکا تھا، میں اس کے پیچھے گیا اور اس سے بیان کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں، اس نے کہا واقعی حضرت نے سچ فرمایا، مجھ سے زنا کا گناہ سرزد ہو گیا تھا پھر وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گیا۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ)

طہارت کا بیان

نماز کے لئے طہارت شرط ہے یعنی اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہو گی بلکہ جان بوجھ کر قصداً بے طہارت نماز پڑھنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو اور بغیر غسل کے نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت"۔ (رواہ الامام احمد عن جابر رضی اللہ عنہما)

ایک دن نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا، بعد از نماز ارشاد فرمایا کہ:۔

"کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انہی کی وجہ سے امام کو قرأت میں شبہ پڑتا ہے" (اس حدیث کو نسائی نے شبیب بن ابی روح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی)
ایک حدیث میں فرمایا گیا :-
"طہارت نصف ایمان ہے۔" (ترمذی شریف)

طہارت کی دو قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں ۱ صغریٰ ۲ کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے جن چیزوں سے وضو لازم آتا ہے ان کو حدثِ اصغر کہتے ہیں۔

طہارت کبریٰ

طہارت کبریٰ غسل ہے اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اکبر کہا جاتا ہے۔

فضائلِ وضو

امام بخاری و امام مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-
"قیامت کے دن میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔"
نیز مسلم شریف میں ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کہ :-
"میں تمہیں ایسی چیز بتادوں جس کے سبب اللہ تعالےٰ خطائیں محو (معاف) فرما دے اور درجات بلند کرے، صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا کہ جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضو کے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا۔"
حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"تم میں سے جو وضو کرے اور کامل (اچھی طرح) وضو کرے پھر پڑھے،
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو" (مسلم شریف)

وضو کے فرائض

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

(یعنی) اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

اس آیت قرآنی کے مطابق وضو کے فرائض چار ہیں:۔

۱۔ منہ دھونا ۲۔ دو ہاتھ کہنیوں تک دھونا ۳ سر کا مسح ۴۔ ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔

انتباہ! یاد رہے کہ وضو میں کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو دو بوند پانی بہہ جائے صرف اعضائے وضو کے بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہا جائے گا نہ اس سے وضو ادا ہوگا اس بات کا لحاظ بہت ضروری ہے عوام تو عوام بعض بعض خواص بھی اس سے غفلت برتتے ہیں جس سے نہ خود ان کی نمازیں ہوتی ہیں اور نہ ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے والوں کی

مسواک کے فوائد

بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا حکم ہر شریعت میں تھا انہیں میں سے مسواک بھی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں
۱۔ مونچھیں کتروانا ۲۔ داڑھی بڑھانا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ ناک میں پانی ڈالنا
۵۔ ناخن ترشوانا ۶۔ انگلیوں کی چنٹیں دھونا ۷۔ بغل کے بال دور کرنا ۸۔ زیرِ ناف
مونڈنا ۹۔ استنجا کرنا ۱۰۔ کلی کرنا۔

امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا :۔

"مسواک کا التزام کرو (یعنی ہمیشہ کے لئے لازم کرلو) یاد رکھو کہ وہ منہ کی
صفائی اور اللہ تعالےٰ کی رضا کا سبب ہے"۔

ابو نعیم حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ :۔

"دو رکعتیں جو وضو میں مسواک کر کے پڑھی جائیں بے مسواک کی ستّر رکعتوں
سے افضل ہیں"۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :۔

"مسواک میں دس خوبیاں ہیں۔ ۱۔ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے ۲۔ خدا
کے نزدیک پسندیدہ ہے ۳۔ فرشتوں کے لئے فرحت ۴۔ نگاہ کو روشن
کرتی ہے (یعنی آنکھ کی بینائی تیز ہوتی ہے) ۵۔ دانتوں کو صاف رکھتی ہے۔
۶۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے ۷۔ دانتوں کی زردی (پیلا پن) دور کرتی ہے
۸۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے ۹۔ بلغم کو نکالتی ہے ۱۰۔ منہ کی بو کو پاکیزہ کرتی ہے۔

وضو کے ضروری مسائل

وضو کے شروع میں مسواک کرنا مسنون ہے، اس طرح بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کیا سر سے پاؤں
پاؤں تک سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ کے وضو کیا تو اتنا ہی حصہ بدن پاک
ہوا جس پر سے پانی گزرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب جب غسل واجب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا ایسا وضو فرما لیتے۔

نیز فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جاکر پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے

قرآن شریف چھونے کے لئے وضو فرض ہے۔

زبانی قرآنِ پاک پڑھنے کے لئے وضو مستحب ہے۔

اس طرح جھوٹ بولنے، گالی دینے، کافر سے بدن چھو لینے یا قہقہہ لگانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کرنے کا مفصل اور صحیح طریقہ

وضو کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے:-

نیت کرنے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد مسواک کو دھو کر تین بار اوپر نیچے کے دانتوں میں تین نئے پانی سے استعمال کی جائے پھر دونوں گٹوں سمیت ہاتھوں پہلے اور انگلیوں پر خلال کرے پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا وغیرہ لے کر داہنے ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے پر تین بار پانی بہایا جائے پھر بائیں ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے تک تین بار پانی بہانے اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے رہ نہ جائیں پھر تین بار کلی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اس طرح کلی کرنا سنت موکدہ ہے اور غسل میں فرض ہے اگر روزہ دار نہ ہو تو ہر کلی غرغرہ کے ساتھ کرے پھر ناک میں اگر رینٹھ لگی ہو تو بائیں ہاتھ سے صاف کر کے سانس کی مدد سے تین بار نرم بانسوں تک پانی چڑھائے تاکہ کوئی بال دھلنے سے باقی نہ رہے پھر چہرہ پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور کچھ سر کے حصے سے ٹھوڑی کے نیچے تک ہر حصہ پر پانی بہ جائے اگر داڑھی ہو تو اس طرح خلال کرے کہ انگلیوں گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے اور اس کے بال اور کھال پر بھی پانی بہہ جائے پھر دونوں ہاتھوں پر پانی مل کر پہلے داہنے ہاتھ

پھر انگلی ناخن سے شروع کرکے نصف بازو تک تین مرتبہ پانی بہائے پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اگنے کی جگہ پر اگر بال ہوں ورنہ اس کی کھال پر رکھے اور سر کے اوپری حصہ پر گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے سر کے دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے اس کے بعد کلمے کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا مسح کرے اور انہیں انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر پانی سے دونوں پاؤں ملے اور اس طرح خلال کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں داہنے انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور سر داہنے انگوٹھے سے بائیں پاؤں پر انگلیوں کی طرف سے نصف پنڈلی تک ہر بال اور ہر حصہ کھال پر تین تین بار پانی بہائے۔

وضو کی دعائیں

ہر عضو کو دھوتے یا مسح کرتے وقت نیت وضو حاضر ہو اور بسم اللہ کہہ کر پھر درود شریف اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے اور کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! قرآن کی تلاوت اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما یعنی مجھ کو تو اپنے فضل سے انکی توفیق دے۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ۔

اے اللہ! مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بدبو دار ہوا سے بچا۔

منہ دھوتے وقت یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔

اے اللہ! میرا چہرہ روشن کر جس دن بعض لوگوں کے چہرے چمکیں گے اور بعض لوگوں کے چہرے کالے ہوں گے۔

داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دے اور میرا حساب آسان فرما۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری پیٹھ کی طرف سے دینا جس طرح کافروں کو دیا جائیگا۔

سر کا مسح کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

اے اللہ! مجھ کو اپنے عرش کے نیچے سایہ دینا اس دن کہ جب تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔

اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا دے جو باتیں سنتے ہیں تو ان میں سے بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! میری گردن جہنم سے آزاد فرما دے۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

اے اللہ! میرا قدم ٹھہرا دینا پل صراط پر جس دن بہت سے قدم ڈگمگا جائیں گے

بایاں پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش مشکور کر دے اور میری تجارت کو خسارہ و نقصان سے محفوظ کر دے۔

نوٹ :۔ یا سب جگہ مذکورہ دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ (بہار شریعت)

وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

اے اللہ مجھ کو بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاک بندوں میں سے بنا دے۔

وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور آسمان کی جانب منہ کر کے یہ پڑھے :۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ اور تیری تعریف کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی تیری بارگاہ میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد کلمہ شہادت اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ آخر تک پڑھے، اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کرلے، قدرے نم باقی رہنے دے کہ قیامت تک نیکیوں کے پلہ میں رکھی جائے گی اور وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے، بعد وضو میانی پر پانی چھڑک لے اور اس وقت مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ (یہ سب مستحبات وضو میں سے ہیں)۔

وضو کی سنتیں

۱۔نیت کرنا ۲۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا ۳۔دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ۴۔مسواک کرنا ۵۔تین بار کلی کرنا اس طرح کہ تمام منہ کے اندر حلق کی جڑ تک پہنچ جائے ۶۔تین مرتبہ ناک کی تمام نرم جگہ میں پانی پہنچانا ۷۔منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا ۸۔ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا اور ہر بار اس عضو کا پورا حصہ دھونا ۹۔ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ۱۰۔ایک بار پورے سر کا مسح کرنا ۱۱۔دونوں کانوں کا مسح ۱۲۔ترتیب سے وضو کرنا ۱۳۔اعضاء کو پے در پے دھونا ۱۴۔ہر مکروہ کو چھوڑ دینا ۱۵۔داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا

مستحباتِ وضو

داہنے ہاتھ سے شروع کرنا، سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرنا اور ناک میں پہنچانا، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، انگلیوں کے پیٹ سے گردن کا مسح کرنا، وضو میں قبلہ رو ہونا، اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا، سر کا مسح اس طرح کرنا کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں الگ رہیں اور باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی پر بال اگنے کی جگہ اگر بال ہوں تو ان پر ورنہ اس کی کھال پر رکھ کر سر کے اوپری حصہ پر گدی تک اس طرح پہنچانا کہ ہتھیلیاں سر میں نہ لگنے پائیں پھر ادھر ادھر جو سر کا حصہ چھوٹ گیا ہے اس کو دونوں ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے واپس لانا ماتھے تک، اس کے بعد انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کرنا، ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیرنا کہ پانی کے قطرے بدن یا کپڑوں پر نہ ٹپکیں۔

مکروہاتِ وضو

وضو میں جن کاموں سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں :-
ناپاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا مسجد کے اندر وضو کرنا، وضو کے پانی کے قطرے اس کے برتن میں ٹپکانا، قبلہ کی طرف تھوکنا یا کلی کا پانی یا رینٹ یا کھنکار ڈالنا، بغیر کسی ضرورت کے دنیا کی باتیں کرنا، زیادہ پانی خرچ کرنا، اس قدر کم پانی استعمال کرنا کہ اس سے سنتیں ادا نہ ہو سکیں، منہ پر پانی مارنا، وضو کی کسی سنت کو ترک کر دینا، عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا، منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونک مارنا، گلے کا مسح کرنا، اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا، تین نئے پانی سے تین بار سر کا مسح کرنا جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا، ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا، ایک ہاتھ سے منہ دھونا

وضو کو توڑنے والی چیزیں

پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری جو مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلیں، مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام سے ہوا کا نکلنا، خون یا پیپ یا پیلے پانی کا بدن کے کسی بھی حصہ سے نکلنا اور بہنا، کھانے یا پانی یا صفرا کی منہ بھر قے آنا، اس طرح سو جانا کہ دونوں سرین اپنی جگہ اچھی طرح نہ جمے ہوں چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر سو جانا۔ بیہوشی، جنون، غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔ اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے، بالغ شخص کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ آس پاس والے سن لیں دانتوں سے اس قدر خون نکلا کہ اس سے تھوک کا رنگ سرخ ہو گیا، دُکھتی ہوئی آنکھ سے پانی بہنا کیونکہ وہ پانی (آنسو) ناپاک ہیں۔ اس طرح کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانا یا ناسور یا کوئی مرض ہو اس کی وجہ سے جو پانی بہے اس سے بھی وضو جاتا رہتا ہے۔

مسائل

• عورت کے آگے کے مقام سے جو خالص رطوبت بغیر خون والی نکلتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر یہ رطوبت کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔

• آنکھ میں دانا تھا اور پھوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔

• بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا جتنی بھی ہو

• مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی چیز حائل (درمیان میں) نہ ہو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض بے اصل ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے رانوں کے نیچے تک سب ستر چھپالے بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

• شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ بھر منہ ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر دودھ معدے سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

• جو با وضو تھا اب اس کو شک ہوا کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا کہ جو پانی استعمال کیا ہوا نہ ہو اس کو مستعمل پانی کے برتن میں غیر مستعمل یعنی مستعمل پانی کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے یا مستعمل پانی کے برتن میں غیر مستعمل پانی اتنا ڈال دیا جائے کہ وہ برتن بھر کر بہنے لگے تو سب پانی وضو کے لائق ہو جائے گا (درمختار سے رد المختار)

• انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سونا نقض وضو نہیں اس لئے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (بہار شریعت)

بخاری شریف میں ہے:۔

اَلْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ عُیُوْنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ۔

یعنی انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل ان کے نہیں سوتے۔

غسل کا بیان

غسل فرض ہونے کی آیت وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا یعنی اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو اور فرماتا ہے حَتّٰی یَطْهُرْنَ یعنی یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے :۔

"اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ :۔

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لئے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے، اس کے بعد میں نے بدن پونچھنے کے لئے ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

فرائض غسل

غسل کے اندر تین فرض ہیں :۔

۱۔ کلی کرنا، منہ کے ہر پرزے، گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں، ایسا نہیں، اس طرح نہانے سے نماز جائز نہیں کیونکہ غسل ہی نہیں ہوا غسل میں فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ

میں حلق کے کنارے تک پانی بہہ جائے

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا دھونا جہاں تک نرم جگہ ہے پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ چھوٹے ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا فرض ہے۔

• عورتوں کے بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو اس کو حرکت دینا یعنی ہلانا کہ پانی گزر جائے ضروری ہے ورنہ نہیں۔

۳۔ تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جائے، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے لوگ یہ بھی کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر پانی پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضاء بدن ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوں گے۔

غسل کے اندر جن کی احتیاط مردوں کے لئے لازمی ہے،

۱۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھول کر جڑ سے نوک تک دھونا۔

۲۔ مونچھوں کے نیچے کی کھال کو دھونا اگر مونچھیں گھنی ہوں۔

۳۔ داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک دھونا۔

۴۔ انیتھن کے ملنے کی سطح کہ وہ بغیر علیحدہ کئے نہ دھلیں گی۔

۵۔ انیتھن کی نچلی سطح جوڑ تک۔

۶۔ انیتھن کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔

۷۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اکثر علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھوئے۔

۸۔ اس قول پر اس کھال کے اندر پانی پہنچانا فرض ہوگا یعنی چڑھائے اس میں پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند نہ ہو جائے گی

غسل میں عورتوں کے مقام احتیاط

گندھے جوڑے چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنی چوٹی کھولنا ضروری نہیں مگر جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بغیر اس کو کھولے ہوئے بالوں کی جڑیں تر نہ ہونگی تو کھولنا لازم ہے، ڈھلکی ہوئی پستان (چھاتی) اور پیٹ کے جوڑ کی تحریر، فرج خارج (عورت کی شرمگاہ کا ظاہری حصہ) کے چاروں لبوں کی جیبیں جڑ تک، گوشت پارہ بالا کا ہر پرت کہ کھولے سے کھل سکے گا، گوشت پارہ کا زیریں (نیچے) کی سطح زیریں (نچلی)، اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرج خارج کے ہر گوشے اور ہر پرت کا خیال ضروری ہے ان سب جگہوں میں پانی بہنا چاہیئے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

غسل کی سنتیں

۱۔ غسل کی نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھونا ۳۔ استنجا کی جگہ کو دھونا (خواہ نجاست ہو یا نہ ہو) ۴۔ بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرنا ۵۔ نماز کا سا وضو کرنا مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی، تختے یا پتھر پر غسل کرے تو پاؤں بھی دھولے ۶۔ بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے خصوصاً جاڑے کے موسم میں ۷۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے ۸۔ پھر بائیں مونڈھے پر، پھر سر پر ۹۔ اور تمام بدن پر، پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے ۱۰۔ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو ۱۱۔ تمام بدن پر پانی پھیرے ۱۲۔ اور ملے ۱۳۔ ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر یعنی چھپانا ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرلے (مگر یہ صورت بہت بعید ہے) ۱۴۔ غسل کے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے، نہانے کے بعد رومال وغیرہ سے بدن پونچھ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔

ضروری مسائل

• عورتوں کو بیٹھ کر نہانا ضروری ہے بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لیں (یہ دونوں چیزیں بھی عورتوں کے لئے سنت ہیں)

• وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لئے بھی سنن و مستحبات ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا چاہیئے اور تہ بند باندھے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

- اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھوئے ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہوگئیں، بارش میں کھڑا ہوگیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ سب کے لئے وضو یا غسل میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک آدمی لمبا چوڑا ہے دوسرا دبلا پتلا ایک کے تمام اعضا پر بال دوسرے کا سر منڈا ہوا تو سب کے لئے پانی کی ایک مقدار کس طرح مقرر کی جاسکتی ہے۔
- عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جاسکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔
- بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک پوشیدہ امر لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔

احادیث

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

"حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اس طرح شروع کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے"۔ (بخاری شریف)

یہی ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے "ایک شخص کو میدان میں نہاتے ہوئے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے جاکر حمدِ الٰہی کے بعد فرمایا، اللہ تعالےٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے کو پسند فرماتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے"۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی:۔

"ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل ہے؟

حضور نے فرمایا ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے، یہ سن کر ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے منہ ڈھانک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے، فرمایا ہاں! (ابوداؤد شریف)

امہات المومنین کی خصوصیت

امہات المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہن کو اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے پہلے بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور ازواج مطہرات شیطانی مداخلتوں سے پاک ہیں اس وجہ سے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال پر تعجب ہوا۔

حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"جس مکان میں تصویر یا کتا یا جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

۲۔ احتلام یعنی سونے میں منی کا نکل جانا۔

۳۔ شرمگاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت، انزال ہو یا نہ ہو (دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے)

۴۔ حیض یعنی ماہواری کے خون سے فراغت پانا۔

۵۔ نفاس یعنی بچہ کی پیدائش پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا۔

مسائل

• اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بغیر شہوت کے نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہیگا

• جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن شریف چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو (ہدایہ عالمگیری) بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، یا کسی آیت کا لکھنا یا انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر حروف مقطعات ہوں

یہ سب حرام ہے۔

- اگر قرآن شریف جزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہو تو اس پر سے ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ (ہدایہ و ہندیہ)
- اگر قرآن شریف کی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حرج نہیں جیسے تبرکاً "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھی یا شکر کے لئے "الحمد للّٰہ رب العالمین" یا مصیبت و پریشانی میں "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" پڑھی یا ثناء کی نیت سے سورۂ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حرج نہیں جبکہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (ہندیہ وغیرہ)
- ان سب کو فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔
- جمعہ و عیدین عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔
- وقوفِ عرفات، وقوفِ مزدلفہ، حاضریِ حرم و حاضریِ سرکارِ اعظم، طواف، دخولِ منیٰ، جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن، شبِ برات، شبِ قدر، عرفہ کی رات، مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لئے، مردہ نہلانے کے بعد، مجنون (پاگل) کو جنون جانے کے بعد، غشی سے افاقہ کے بعد، نشہ جاتے رہنے، گناہ سے توبہ کرنے، نیا کپڑا پہننے، سفر سے آنے والے کے لئے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی سخت آندھی اور بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔
- حج کرنے والے پر دسویں ذوالحجہ کو پانچ غسل ہیں، وقوفِ مزدلفہ، دخولِ منیٰ، جمرہ پر کنکریاں مارنا، دخولِ مکہ، طواف، جب کہ یہ تینوں پچھلے باتیں بھی دسویں ذوالحجہ ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسلِ جمعہ بھی، یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہوں گے۔
- جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے، سب کا ثواب ملے گا۔

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کی نیت کرکے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھوئے پھر نماز کے ایسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے، پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تو اب دھوئے اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے۔

تیمم کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ

(ترجمہ) اے مسلمانو! اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے جماع کیا اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرکے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (سورہ مائدہ)

ماہ شعبان المعظم ۵ھ میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر بیداء یا ذات الجیش میں تیمم کا حکم نازل ہوا اس حکم کے نازل ہونے کا سبب محدثین نے یہ بیان کیا کہ:۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہیکل ٹوٹ کر گر گئی تھی، اس کو تلاش کرنے کے لئے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مع لشکر اسلام

مقام بیدا یا ذات الجیش پر اقامت فرمائی، ام المومنین فرماتی ہیں کہ اس جگہ پانی نہ تھا، لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا، وہ حضرت صدیقہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے عتاب آمیز انداز میں فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لشکر کے ساتھ پانی ہے۔

حضرتِ ام المومنین فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے آرام فرمانے کے باعث میں نے جنبش نہ کی، اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے جب صبح اور حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اٹھے تو اللہ تعالٰے کی طرف سے آیتِ تیمم نازل ہوئی، لوگوں نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہا کہ آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) ام المومنین بیان کرتی ہیں کہ جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا تو وہ گمشدہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔"

سبحان اللہ! خدائے تعالٰی نے محبوبہ محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بدولت تیمم کا حکم نازل فرما کر حضور کی امت کے لیے کس قدر تخفیف فرما دی جو اگلی امتوں کو حاصل نہ تھی اس واسطے تیمم بھی اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔

تیمم کے فرائض

۱۔ نیت یعنی طہارت حاصل کرنے کا دل سے ارادہ کرنا پس اگر کسی نے مٹی پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور تیمم کی نیت نہ کی تو تیمم نہ ہوگا۔

۲۔ سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ نہ چھوٹے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ باقی رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی ذرا برابر کوئی جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

انتباہ! انگوٹھے، چھلے انگلیوں میں پہنے ہوں تو انہیں ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ

پھیرنا فرض ہے، عورتوں کو اس میں زیادہ احتیاط چاہئے ہاتھوں میں کنگن، چوڑیاں وغیرہ جتنے زیورات ہوں سب کو ہٹا کر ہاتھ پھیریں۔

تیمم کرنے کا طریقہ بسم اللہ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے انگلیاں کھلی رکھیں، پھر ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مار کر دونوں کو جھاڑے، پہلے منہ کا مسح کرے اور داڑھی میں خلال پھر دوبارہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور ان کو پہلے کی طرح جھاڑ کر دائیں ہاتھ کا مسح اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کے سروں سے کہنی تک لے جائے پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں ہاتھ کی پشت کو مسح کرے اور اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے پھر انگلیوں میں خلال کرے۔

مسائل

- تیمم اسی چیز سے صحیح ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔
- جس جگہ سے ایک شخص نے تیمم کیا ہے دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی زمین یا دیوار سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔
- سلام کا جواب دینے، درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے، سونے، بغیر وضو کے مسجد میں جانے اور زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے، اگرچہ پانی پر قدرت رکھتا ہو مگر اس تیمم سے نماز جائز نہیں۔
- قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر اس نماز کا اعادہ کرے (یعنی دوبارہ ادا کرے)
- جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔
- پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

کن کن صورتوں میں تیمم جائز ہے

- اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے بغیر تلاش کے تیمم جائز نہیں، بغیر تلاش کے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا لوٹانا ضروری لازم ہے۔

- نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دیدے گا تو نماز توڑ کر پانی مانگے۔
- اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جائے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔
- دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ ہے کاٹ کھائے گا یا شیر ہے پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے بے عزتی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔
- جنگل میں ڈول رسی نہیں جس سے پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔
- پیاس کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان پیاس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (خواہ جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو کہ جس کا پالنا ضروری ہے) پیاسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راستہ ایسا ہے کہ دور تک پانی کا پتہ نہیں تو تیمم جائز ہے۔
- بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے چاہے نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے، پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔
- پانی بک رہا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمم جائز ہے۔
- یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے۔
- آدمی میت کا ولی ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نمازِ جنازہ نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے۔
- مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے دیر کرنا حرام ہے۔
- نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

- عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی کے استعمال پر قادر نہیں تو پھر تیمم کرے۔
- اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔

اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی عضو میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

- اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔
- زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

غسل کا بیان

غسل کا تیمم بھی وضو کی طرح کیا جاتا ہے عہد نبوت میں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالےٰ عنہ دونوں حضرات سفر میں تھے اور دونوں کو غسل کی ضرورت ہوئی اور کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وضو کی طرح غسل کے لئے بھی تیمم ہوتا ہے چنانچہ پانی نہ ملنے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خیال کر کے تیمم نہ کیا کہ وہ غسل کی جگہ پر کافی نہ ہوگا اور حضرت عمار رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ خیال کیا کہ غسل میں سب بدن پر پانی بہایا جاتا ہے تو غسل کے تیمم میں بھی پورے بدن پر مٹی لگنی چاہیے، وہ زمین پر خوب لیٹے اور اس طرح تیمم کر کے نماز ادا کی، پھر حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ "وضو کے لئے غسل کے لئے بھی تیمم کافی تھا۔"

کس چیز سے تیمم جائز ہے

تیمم اس چیز سے جائز ہے جو جنس زمین سے ہو جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے، نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے اس لئے مٹی، گرد، ریت، بالو، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ کہ محض خشک ہونے سے

اثرِ نجاست جاتا رہا ہو۔

- جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہ ہوگا اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔
- یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔
- راکھ پر تیمم جائز نہیں
- بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔
- اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس پر تیمم جائز ہے۔
- گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے (بہارِ شریعت وغیرہ)

وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے

بارش، سمندر، دریا، ندی، نالے، چشمے، کنویں، بڑے حوض، بڑے تالاب، بہتا ہوا پانی، اولا اور برف ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور ہر قسم کی طہارت جائز ہے۔

مسائل

- دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ "دہ در دہ" یا بڑا حوض کہلاتا ہے۔
- بڑے حوض میں ایسی نجاست گری جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب وغیرہ تو اس میں ہر طرح سے وضو کر سکتے ہیں اگر نجاست دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مرا ہوا جانور تو جس طرف نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے۔
- چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست کا پتہ معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔
- کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس۔
- جس پانی میں تھوڑی سی کوئی چیز مل گئی ہو جیسے گلاب، کیوڑہ، زعفران، مٹی، بالو تو اس سے وضو و غسل جائز ہے

• پانی میں اتنا دودھ پڑ گیا کہ دودھ کا سا رنگ ہو گیا تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔
(قانونِ شریعت)

کنویں کا بیان

• کنویں میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑھی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا کل پانی نکالا جائے (خانیہ وغیرہ)

• جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا، یونہی مرغی اور بط کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں سب پانی نکالا جائے گا۔

• کنویں میں آدمی بکری یا کتا یا کوئی اور خون رکھنے والا جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے تو کنویں کا کل پانی نکالا جائے گا۔ اس طرح مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی خون والا جانور اس میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائیگا۔

• سوئر کنویں میں گرا چاہے زندہ ہی نکل آیا کل پانی نکالا جائے اس کے علاوہ کوئی اور جانور جس کا جوٹھا ناپاک ہے جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا کنویں میں گرا اور اس کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں اور اس کا منہ پانی میں نہیں پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔

• کوئی جانور جس کا تھوک ناپاک ہے جیسے کتا، شیر، چیتا، گیدڑ، بھیڑیا، اگر کنویں میں گرا اور اس کا منہ پانی میں لگا تو کنواں ناپاک ہو گیا، کل پانی نکالا جائے، یونہی گدھا یا خچر کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کا منہ اگر پانی میں پڑا تو کنواں ناپاک ہو گیا کل پانی نکالا جائے گا اور اگر منہ نہ پڑا تو بیس ڈول نکالیں۔ (قاضی خاں وغیرہ بحوالہ قانونِ شریعت)

• جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، ہرن، نیل گائے ان میں سے کوئی جانور کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا لیکن بیس ڈول

نکالیں۔

• جن جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے جیسے بلی یا چوہا یا سانپ یا چھپکلی، ان میں سے کوئی کنوئیں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔

• کنوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جوٹھا پاک ہے جیسے بکری وغیرہ یا جوٹھا مکروہ ہے جیسے مرغی چوہا وغیرہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (ردالمحتار و قاضی خاں وغیرہ بحوالہ قانون شریعت)

• جوتا یا گیند کنوئیں میں گرا اور اس کا ناپاک ہونا یقینی ہے تو کل پانی نکالا جائے گا ورنہ بیس ڈول محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں (بہار شریعت)

• اڑنے والے حلال جانور جیسے کبوتر یا چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرندہ جیسے چیل یا شکرا یا باز کی بیٹ کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا یونہی چوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی نجس نہ ہوگا۔ (خانیہ وغیرہ)

• پیشاب کی بہت باریک بوندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

• پانی کا جانور جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا چاہے پھول پھٹ جائے لیکن اگر پھٹ کر اس کے ریزے پانی میں مل جائیں تو اس پانی کا پینا حرام ہے۔

• جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بطخ اس کے مر جانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔

• چوہا، چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور (خون والا) کنوئیں میں گر کر مر جائے اور ابھی پھولا یا پھٹا نہ ہو تو بیس ڈول سے تیس تک نکالا جائے گا اور اگر پھول یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے گا۔

• کبوتر یا بلی یا مرغی کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے ان کے بعد پھولنے پھٹنے کل پانی نکالا جائے۔

• دو چوہے گر کر مر جائیں اور ابھی پھولے پھٹے نہ ہوں تو بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس ڈول سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے گا۔

• دو بلیاں کنوئیں میں گر کر مر جائیں تو سب پانی نکالا جائے گا۔

• بے وضو اور جس آدمی پر غسل فرض ہے اگر بلا ضرورت کنوئیں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لئے اترا تو کچھ نہیں۔

• کنوئیں میں آدمی گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست نہ تھی تو کنواں پاک ہے، بیس ڈول نکال دیں۔

• جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

فائدہ:۔ مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے ڈبو کر پھینک دے اور سالن کو کام میں لائے (بہار شریعت)

• مینگنی، گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر ان کا قلیل معاف ہے۔ پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا۔

• کل پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا ڈول بھی نہ بھرے اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی ضرورت کہ وہ پاک ہو گئی۔

• جس کنوئیں کا ڈول مقرر ہے ڈول کی گنتی اس ڈول سے کی جائے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اگر اس کنوئیں کا کوئی خاص ڈول مقرر نہیں تو اتنا بڑا ڈول ہو کہ جس میں ایک صاع (یعنی چار سیر چھ چھٹانک ایک روپیہ بھر) پانی آ جائے۔

• جس کنوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنے پانی کے نکالنے کا حکم ہے اتنا نکال لیا جائے تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی کی ضرورت نہیں۔

• جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں اور اس کے کل پانی کے نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کر لیں کہ کتنا پانی ہے جتنا وہ سب نکال دیا جائے، نکالتے وقت پانی زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً یہ معلوم کر لیا کہ پانی ہزار ڈول ہے تو اتنا ہی نکال دیں۔ اور یہ معلوم کرنا کہ اس کنویں میں اتنا پانی ہے، وہ جتنے ڈول بتائیں اتنا ہی نکال دیں کنواں پاک ہو جائے گا۔

• ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ لیں اور پھر چند آدمی بہت تیزی سے سو ڈول نکال لیں جیسے پہلی بار ناپنے سے معلوم ہوا کہ دس ہاتھ پانی ہے پھر سو ڈول نکالنے پڑا یا تو نو ہاتھ رہ گیا تو معلوم ہوا کہ دس سو یعنی ایک ہزار ڈول نکال دیں تو دس ہاتھ پانی نکل جائے گا اور کنواں پاک ہو جائے گا۔

• کنویں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہے تو اس وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل، اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں انھیں پھر سے پڑھے یونہی اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طرح سے بدن یا کپڑے پر لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھر سے پڑھنا ضروری ہے اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو جس وقت سے دیکھا گیا اس وقت نجس ٹھہرے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے پہلے پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں آسانی کے لئے اس پر عمل ہے۔ (قانونِ شریعت)

موزوں پر مسح

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر تین انگلی کی مقدار پنڈلی تک کھینچ لی جائے۔

مسح کے فرائض

مسح میں دو فرض ہیں :-
۱۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی انگلیوں کے برابر ہو۔
۲۔ مسح موزہ کی پیٹھ پر ہو اگر مسح تین انگلیوں کے برابر نہ کیا یا پیٹھ پر نہ کیا تو مسح نہ ہوگا۔

مسائل

مسح کرنے کے لئے چند شرطیں ہیں :-
۱۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اگر دو ایک انگل کم ہوں جب بھی مسح درست ہے مگر ایڑی نہ کھلی ہو۔
۲۔ پاؤں سے موزہ چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ چل پھر سکیں۔
۳۔ موزے چمڑے کے ہوں یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی کسی دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ، ہندوستان میں جو عام طور پر سوتی یا اونی وغیرہ موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں۔
۴۔ موزے وضو کرکے پہنے گئے ہوں۔
۵۔ حالت جنابت میں پہنے ہوں نہ پہننے کے بعد جنب ہوا ہو۔
۶۔ مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔
۷۔ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگلی بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اگر تین انگلی پھٹا ہو اور بدن تین انگلی سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں موزے تین تین انگلی سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگلی یا اس سے زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے تب بھی یہی حکم ہے

جن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے
مدت مسح پوری ہو جانے سے اور موزہ اتار دینے سے بھی اگرچہ ایک ہی موزہ اتارا ہو۔

اعضائے وضو پر مسح کے مسائل

اعضائے وضو پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا کوئی اور بیماری اور ان پر پانی بہانا نقصان کرتا ہو یا شدید تکلیف ہوتی ہو تو ان پر بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر اس سے بھی

نقصان پہنچتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور اگر یہ بھی ضرر کرتا ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

- کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پٹی بندھی ہے اور اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے نقصان پہنچتا ہے یا کھولنے والا یا باندھنے والا نہیں تو ان سب صورتوں میں اس پٹی پر مسح کیا جائے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں نقصان نہیں تو دھونا ضروری ہے اور اگر خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے آس پاس اگر پانی بہانا نقصان نہیں کرتا تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر بھی مسح کر لیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کرنا بہتر ہے، اکثر حصہ پر مسح کرے اور صرف ایک مرتبہ مسح کرنا کافی ہے اور اگر پٹی پر مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے گا تو فوراً مسح کر لیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح ہو سکتا ہے تو فوراً مسح کر لے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہے تو پانی بہائے۔
- ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی (پلاسٹر) باندھی گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔
- تختی یا پٹی کھل جائے اور ابھی صحت نہیں ہوئی باندھنے کی ضرورت ہے تو پھر دوبارہ مسح نہ کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور اگر پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح جاتا رہا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھو لیں ورنہ مسح کر لیں۔

نجاست کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ۱۔ نجاستِ غلیظہ ۲۔ نجاستِ خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ	جس کا حکم سخت ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، لید، گوبر، شراب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون

منی، مذی، ودی، دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، ناف یا پستان سے جو درد کے ساتھ پانی بہے، دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب، شیر خوار کا منہ بھر ڈالا ہوا دودھ، سؤر کا گوشت، ہڈی، بال ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت، شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا جوٹھا، پسینہ، لعاب، حرام جانوروں کا پتا، چھپکلی یا گرگٹ کا خون، ہر چوپائے کی جگالی، حرام جانوروں کا دودھ مردار کا گوشت اور چربی (وغیرہ وغیرہ)۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گناہ بھی ہوا اور اگر نجاستِ غلیظہ درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بغیر پاک نے نماز پڑھ لی تو اگرچہ نماز ہو گئی مگر مکروہ تحریمی ہوئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوگا اور اگر درم سے نجاست کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے بغیر پاک کئے نماز ہو جائے گی لیکن خلافِ سنت ہے اس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

درم کا وزن

نجاستِ غلیظہ کے درم کے برابر یا کم یا زیادہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں درم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو، درم کا وزن شرع میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے۔

نجاستِ غلیظہ اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب شراب وغیرہ تو درم سے مراد اس کا پھیلاؤ ہے تقریباً یہاں کے چاندی کے روپے کے برابر ہوتا ہے۔

نجاستِ خفیفہ

اس نجاست کو کہتے ہیں جس کا حکم ہلکا ہے جیسے ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بیل، بھینس بکری، اونٹ وغیرہ، گھوڑے کا پیشاب، جس پرندہ کا گوشت حرام ہے خواہ وہ شکاری ہو یا غیر شکاری جیسے کوا، چیل، شکرا، باز بہری کی بیٹ، حلال جانوروں کا پتا۔

حکم

نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے، مثال کے طور پر دامن میں نجاست

غلیظہ لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے تو اس قدر معاف ہے اس کے ساتھ نماز ہو جائیگی اور اگر پوری چوتھائی لگی ہو، بغیر دھوئے نماز نہ ہو گی۔

یہ چیزیں پاک ہیں اونچے اڑنے والے حلال پرندے جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز وغیرہ کی بیٹ، چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب، مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون، کھٹمل اور مچھر کا خون، خچر اور گدھے کا لعاب و پسینہ، گوشت یا تلی یا کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا، جو خون زخم سے بہا نہ ہو، گھوڑی کا دودھ، ناپاک چیز کا دھواں، راستے کی کیچڑ جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، سوٴر کے سوا تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت جو گوشت سے گر گیا، عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے، جن جانوروں کا گوشت حلال ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جوٹھا، پسینہ اور لعاب، یہ چیزیں کپڑے یا بدن میں لگ جائیں تو کپڑا یا بدن ناپاک نہ ہو گا۔

مکروہ چیزیں اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ جوٹھا، کوّے کا جوٹھا، بلی، چوہے، چھپکلی کا جوٹھا، لیکن مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لئے مکروہ اور غریب و محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

پاک کرنے کا طریقہ نجاست اگر دلدار ہو جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک بار دھونے ہی سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو اتنی مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کرنا مستحب ہے۔

اور اگر نجاست پتلی ہے تو تین بار دھونے اور تینوں بار طاقت بھر نچوڑنے سے پاک ہو گا، قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اس کو اچھی طرح نہیں نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہو گا اور اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑا مگر ابھی ایسا ہے کہ کوئی شخص دوسرا نچوڑے جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے تو دو ایک قطرے ٹپک سکتے ہیں تو اس کے

حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

پہلی اور دوسری بار کپڑا نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کرلینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی، لیکن اگر پہلی اور دوسری مرتبہ ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا اس لئے ہر مرتبہ ہاتھ پاک کرلینا چاہئے۔

جو چیزیں نچوڑنے کے لائق نہیں ہیں

جو چیزیں نچوڑی نہیں جاسکتیں جیسے چپل، چٹائی برتن، جوتا وغیرہ اگر یہ ناپاک ہوجائیں تو ان کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:۔

ان کو دھوکر چھوڑدیں یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہوجائے اسی طرح دو مرتبہ اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے تو وہ چیزیں پاک ہوگئیں ان کو ہر مرتبہ دھونے کے بعد سکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے باعث نچوڑے جانے کے قابل نہیں اس کو بھی اسی طرح پاک کیا جائے۔

- چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا چکنا استعمالی برتن جس میں نجاست پیوست نہیں ہوسکتی یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کے برتن یا اور کوئی چیز اس کو صرف تین مرتبہ دھولینا کافی ہے۔
- آئینہ اور شیشے کی بنی ہوئی چیزیں، پالش کی ہوئی لکڑی اور وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ دیا جائے کہ نجاست کا اثر بالکل زائل ہوجائے۔

غلہ کو پاک کرنے کا طریقہ

غلہ جب پیر میں ہو اور اس کے دانے نکالتے کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کردیا جیسا عام طور پر ایسے موقع پر ہوتا ہے تو اگر اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی یا چند شرکت داروں کے اندر بانٹ دیا گیا تو سب پاک ہوگیا اور اگر کل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے اور اگر اس میں سے اس مقدار جس میں احتمال ہو کہ اس سے زیادہ ناپاک نہ ہوگا، دھو کر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائے گا۔

سیّال یعنی بہنے والی چیزیں

تیل یا پگھلا ہوا گھی یا کوئی بہنے والی چیز ناپاک ہوگئی تو اس کے پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس چیز کو اتنے بڑے برتن میں رکھ دیں کہ اس کا کچھ حصہ خالی رہے پھر اوپر سے پاک پانی یا اسی جنس کی پاک چیز ڈالیں کہ یہاں تک کہ برتن کے منہ سے ابلنے لگے اس طریقہ سے ابل کر جو برتن سے باہر گرا وہ اور جو برتن میں رہ گیا سب پاک ہو جائے گا اور اگر گھی وغیرہ جما ہوا ہے تو اسے پگھلا کر اسی طریقہ سے پاک کریں۔

معذور کا حکم

ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت نماز کا پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا اس کو معذور کہتے ہیں۔

- معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت کے اندر وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھ سکتا ہے اس بیماری سے وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے قطرہ کا مرض یا دست یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی بہنا یا پھوڑے ناسور سے ہر وقت رطوبت کا بہنا یا کان، ناک یا پستان سے پانی نکلنا، یہ مرض مریض کو ہر وقت رہتا ہے اس لئے ایک نماز کے پورے وقت کے لئے اس کا وضو مان لیا گیا ہے نماز کا وقت ختم ہو جانے سے اس کا وضو جاتا رہے گا پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر وضو کرے۔
- اگر معذور کو ایسی بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہوگیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اس کو دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لے گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی میں پڑھے اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب ہے اور اگر درہم سے کم ہے تو دھونا سنت اور دوسری صورت میں مطلق نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

اذان کا بیان

اذان دینے والے کی فضیلت

مسلم شریف میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

یعنی اذان دینے والوں کی گردنیں بروز قیامت سب لوگوں سے زیادہ لمبی ہونگی۔

توضیح: اس حدیث پاک میں مؤذنوں کی لمبی گردن ہونے سے ان کی بزرگی اور بلند منصب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔

جو شخص محض حصول ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

اذان کی ابتدا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی فرضیت کے بعد جب تک مکہ مکرمہ میں تشریف فرما رہے بغیر اذان کے نماز ہوتی رہی، جب آپ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں قیام فرما ہوئے تو کچھ عرصہ تک وہاں بھی بغیر اذان کے نماز ہوئی، ابھی ہجرت کو ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اذان کا حکم آگیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں قیام فرمایا تو اوقات نماز معلوم کرنے کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر نہ تھی جس سے عام طور پر نماز کے اوقات معلوم ہو جائیں اور حضور کی عادت کریمہ یہ تھی کہ کبھی جلدی کر کے نماز اول وقت میں ادا فرماتے اور کبھی تاخیر فرماتے بعض صحابہ کرام حضور کی اقتدا کی سعادت وبرکت حاصل کرنے کے لئے

نماز کے وقت سے پہلے ہی حاضر ہو جاتے جس سے ان کے کاموں میں نقصان ہوتا اور بعض صحابہ اس خیال سے کہ حضور تاخیر سے نماز ادا کریں گے اپنے کاموں میں مشغول رہنے کے باعث دیر میں پہنچتے جس کی وجہ سے ان کو حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا شرف نصیب نہ ہوتا۔

اس صورتِ حال کے سبب سے باہم مشورہ کے بعد یہ طے ہوا کہ ایک علامت مقرر کر دی جائے جس سے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کا وقت معلوم ہو جایا کرے تاکہ کسی کی جماعت فوت نہ ہو، بعض صحابہ کرام نے یہ رائے پیش فرمائی کہ ناقوس بجا دیا کریں، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ ناقوس نصاریٰ کے استعمال میں ہے اس لئے مناسب نہیں۔

بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ بوق بجایا جائے آنحضور نے اس کو بھی منظور نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ یہودی استعمال کرتے ہیں۔

بعض کی یہ رائے ہوئی کہ دف بجوا دیا جائے آپ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ رومیوں کا طریقہ ہے۔

بعض نے عرض کی کہ آگ روشن کرا دی جائے آنحضور نے اس کو بھی یہ فرماتے ہوئے مسترد کر دیا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

بعض نے عرض کی کہ وقت پر ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے جن لوگوں کو نظر آئے وہ دوسرے لوگوں کو خبر دے دیں مگر حضور نے یہ صورت بھی پسند نہ فرمائی یہاں تک کہ مجلس برخاست ہو گئی اور کسی چیز پر اتفاقِ رائے نہ ہوا حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس فکر کی حالت میں دولت کدہ پر تشریف لائے۔

عبداللہ بن زید صحابی کا بیان ہے کہ:۔

حضور کے متفکر ہونے کے سبب مجھ کو بھی فکر دامن گیر ہوئی، رات میں سویا تو حالت حالتِ غنودگی میں دیکھا کہ ایک آنے والا آیا جو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا، وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں ناقوس تھا، میں نے کہا اس کو فروخت کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا کہ نماز کی اطلاع کے لئے نماز کے
وقت بجایا کریں گے۔ اس نے کہا، کیا میں ایسی چیز بتا دوں جو اس سے بہتر ہے؟
میں نے کہا، ہاں! بتایئے۔ الغرض اس نے قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو کر اذان
کہی پھر کچھ دیر توقف کرنے کے بعد اقامت یعنی تکبیر پڑھی۔ میں نے حضور کی خدمت
میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا۔ حضور نے فرمایا کہ خواب حق ہے بلال کو بتا دو اس
لئے کہ ان کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند
مقام پر کھڑے ہو کر اذان کہی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے
حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
حضور کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے مگر یہ مجھ
پر سبقت لے گئے ہیں۔"

مروی ہے کہ اس رات میں سات صحابۂ کرام نے یہی خواب دیکھا تھا اور خواب میں آنے
والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

انتباہ! اذان کا ثبوت غیر نبی کے خواب سے نہیں بلکہ وحی کے ذریعہ ہوا ہے
چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن زید کے خدمتِ سرکار
میں حاضر ہونے سے پیشتر وحی نازل ہو چکی تھی جس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن زید اور دیگر صحابۂ
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خوابوں سے وحی کی موافقت ہوئی یہ نہیں کہ ان سے اذان کا ثبوت
ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں
آپ کی امت کو بہت سی خصوصیات سے ممتاز و مشرف فرمایا انہیں خصوصیاتِ جلیلہ میں سے ایک
خصوصیت یہ بھی ہے کہ اقامت یعنی تکبیر کی طرح اذان بھی اسی امت کے ساتھ مخصوص ہے،
دوسری امتوں کو یہ شرف نصیب نہ ہوا۔

حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے جب زمین پر تشریف
لائے تو آپ کو وحشت و گھبراہٹ محسوس ہونے لگی اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر

اذان کہی جس کی برکت سے حضرت آدم کی وحشت دور ہوئی۔

یہ اذان دفعِ وحشت کے لئے تھی اوقاتِ نماز کے اعلان کے لئے نہیں اسی طرح اس کے ذریعہ اوقاتِ نماز کا اعلان صرف اسی امت کے واسطے تجویز ہوا، گذشتہ امتوں کی نماز کا اعلان اذان کے ذریعہ نہیں تھا۔ (مستفاد از حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح)

اعلانِ نماز کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے بھی اذان دی جاتی ہے وہ مقاصد حسبِ ذیل ہیں:۔

آگ لگنے کے وقت اذان

آگ بجھانے کے لئے آگ لگنے کے وقت اذان دینا مستحب ہے علماء فرماتے ہیں کہ جب کہیں آگ لگ جائے اور بجھانے سے نہ بجھتی ہو تو اذان دی جائے اس کی برکت سے آگ خود بخود بجھ جائے گی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جب آگ دیکھو تو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو کہ وہ آگ بجھا دیتا ہے"

اللہ اکبر اذان میں چھ بار ہے تو اذان سے اللہ اکبر کی بکثرت تکرار بھی حاصل ہوئی اور اس کے ساتھ اذان میں دیگر کلماتِ طیبات بھی ہیں جن کی زیادتی مفید و مقصود ہے کہ نزولِ رحمت کے لئے ذکرِ الٰہی کرنا ہے۔

وحشت و پریشانی میں اذان

پریشان و وحشت زدہ انسان کے کان میں اذان دینا مستحب ہے۔

امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رنجیدہ دیکھا، ارشاد فرمایا:۔

"اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہو کہ تیرے کان میں اذان کہے اس لئے کہ اذان غم و پریشانی کو دور کرتی ہے"

حضرت علی اور ان سے جس قدر لوگ اس حدیث شریف کے راوی ہیں سب نے فرمایا کہ "ہم نے اس اذان کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔"

قبر پر میت کے لئے اذان

بعد دفن میت اذان دینا مستحب ہے کہ میت (مردہ) اس وقت سخت حزن وملال وغم کی حالت میں ہوتا ہے اور دفع غم کے لئے اذان مجرب ہے نیز ایک مسلمان بھائی کے رنج وغم میں اور اس کی وحشت کو دور کر کے اس کو خوش کرنا مولےٰ عزوجل کو بہت محبوب ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"بے شک اللہ تعالےٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ بہتر عمل مسلمان کا خوش کرنا ہے۔"

حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :۔

"بے شک تمہارا اپنے بھائی کو خوش کرنا موجب برکت ہے۔" نیز حدیث شریف میں وارد "جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور نکیرین کا سوال ہوتا ہے تو شیطان وہاں بھی خلل ڈالتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے، نکیرین جب سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان میت کے سامنے آکر اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں تو اذان دینے سے یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ شیطان اذان کی آواز سن کر فوراً وہاں سے دفع ہو جاتا ہے۔"

بارش کے لئے اذان

بارش طلب کرنے اور وبار دفع کرنے کے لئے اذان دینا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی طرح امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں، امام سورۂ یٰسین بآواز بلند پڑھے اور لفظ "مبین" پر اذان کہے اور سب مقتدی بھی امام کے ساتھ اذان کہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر تنہا یا چند اشخاص مل کر اذان کہیں اللہ تعالےٰ اذان کی برکت سے بارش عطا فرمائے گا اور وبار دور کر دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

انتباہ! زیادہ نقصان دہ بارش روکنے کے لئے بھی اسی طریقہ سے اذان دیجائے

مرضِ امُّ الصبیان سے حفاظت کے لئے اذان

حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہہ دیں تو وہ بچہ ام الصبیان کے مرض سے مامون رہے گا۔" (جامع صغیر)

آج کل ام الصبیان کی مرض عام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے محسنِ اعظم معلم اخلاق ہادیٔ برحق صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعلیمات سے غافل ہیں، اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنانے والے مرد مذہبی اعمال پر کاربند ہیں اس کی برکت سے ان کے بچے اس خبیث و موذی مرض سے محفوظ رہتے ہیں مگر بہت سی مغربی تہذیب اور نئی روشنی کی دلدادہ خواتین نے اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کردیا ہے اسی سبب سے ان کے بچے اس مہلک مرض میں ضائع ہو رہے ہیں۔

راستہ معلوم کرنے کے لئے اذان

جب کوئی شخص جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی راستہ بتانے والا نہ ہو تو اس وقت اذان کہے اللہ تعالےٰ اذان کی برکت سے راستہ بتانے والا ظاہر فرمادے گا۔

اس کے علاوہ دیگر امور کے واسطے بھی اذان مفید ہے کسی جگہ پر جن سرکشی کرتا ہو وہاں اذان دی جائے، اذان کی برکت سے جن اپنی شرارت و سرکشی سے باز آجائے گا یا اس جگہ ہی کو چھوڑ دے گا، بدمزاج آدمی اور بدمزاج جانور کی بدمزاجی دور کرنے کے لئے بھی اذان اس کے کان میں کہی جائے اذان کی برکت سے اس کی بدمزاجی دفع ہو جائے گی۔

نماز کی اذان کا جواب

مؤذن جب اذان کہے تو سننے والے بھی کلماتِ اذان کو دہرائیں، مثال کے طور پر جب مؤذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَر تو سننے والے بھی یہی کہیں، اسی طرح آخر اذان تک لیکن جب مؤذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو سننے والے کہیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور فجر کی اذان میں جب مؤذن پڑھے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تو سننے والے کہیں:

عَدَدَ قَتٍ وَ تَوَ تَہَت ۔

حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عورتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ۔

"اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ معاف فرمائے گا، عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہوا، مردوں کے لئے کیا ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا، مردوں کے واسطے دوگنا ثواب ہے"۔ (ابنِ عساکر)

سبحان اللہ! اس حدیث پاک میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے کتنی عظیم بشارت ہے کس قدر نعمت و رحمت ہے ان عورتوں اور مردوں کے لئے جو اذان سن کر اس کا جواب دیں ۔

ذرا غور فرمایئے کہ فجر کی اذان میں سترہ کلمے ہیں، باقی اذانوں میں پندرہ کلمے تو جس عورت نے اذانِ فجر کا جواب دیا اس کے نامۂ اعمال میں سترہ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، سترہ ہزار درجے بلند ہوں گے اور سترہ ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے اور اگر باقی چار اذانوں کا جواب بھی دیا تو ساٹھ لاکھ نیکیاں اور ملیں گی اور ساٹھ درجے اور بلند ہوں گے اور ساٹھ ہزار گناہ اور بخشے جائیں گے، پانچوں وقت کی اذان کا جواب دیدیا تو ستتر لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، ستتر ہزار درجات بلند ہوں گے اور ستتر ہزار گناہ معاف ہوں گے ۔

یہ تو عورتوں کے لئے ہے اور مردوں کے واسطے دوگنا یعنی ایک کروڑ چوّن لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، ایک لاکھ چوّن ہزار درجے بلند ہوں گے اور ایک لاکھ چوّن ہزار گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اقامت و تکبیر میں سترہ کلمات ہیں تو پانچوں وقت کی اقامت کا ثواب عورتوں کے لئے اس طرح ہوا کہ پچاسی لاکھ نیکیاں، پچاسی ہزار درجات بلند اور پچاسی ہزار گناہ معاف ہوں گے اور مردوں کے لئے دو چند یعنی ایک کروڑ ستر لاکھ نیکیاں، ایک لاکھ ستر ہزار گناہ معاف ہوں گے اور ایک لاکھ ستر ہزار درجے بلند ہوں گے تو اذان و اقامت دونوں کے جواب دینے کا ثواب عورتوں کے لئے ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں، اور ایک کروڑ باسٹھ

ہزار درجے بلند اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ معاف ہوں گے اور مردوں کے لئے تین کروڑ چوبیس لاکھ بیجاں، تین لاکھ چوبیس ہزار درجے بلند اور تین لاکھ چوبیس ہزار گناہ معاف، اللہ اکبر! صرف ایک دن کی اقامت اور اذان کے جواب دینے کا اتنا عظیم و کثیر ثواب ہے۔ اللھم ارزقنا ذوقا بہ

مسائل

موجودہ زمانے میں عورتوں کا مسجد میں جانا بوجہ فتنہ و فساد ممنوع ہے اس لئے وہ صرف اذان کے جواب پر اکتفا کریں اور اگر بیٹھیں بوجہ قرب مسجد ان کو اقامت سننے میں آئے تو اس کا جواب بھی دیا کریں۔

- اذان مذنہ (اذان دینے کی جگہ) پر یا جامع مسجد کی جائے مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ و منع ہے خواہ اذان پنجگانہ نمازوں کے لئے ہو یا خطبۂ جمعہ کے لئے دونوں کا حکم ایک ہے۔ (عالمگیری)
- ناسمجھ بچے، جنب (جس پر غسل فرض ہے) اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اس لئے ان کی اذان کو دہرایا نہ جائے۔ (بہار شریعت)
- اذان میں حضور نور مجسم رحمت عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا مستحب ہے (طحطاوی علی مراقی الفلاح)

ردالمحتار جلد اول میں ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"مستحب ہے جب اذان میں پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے اور پھر کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھنے کے بعد ہو، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی رکاب اقدس میں اسے جنت میں لے جائیں گے۔"

آنکھوں کا علاج

حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کو سننے سے میرے دل کی کلی کھل گئی۔"

کہے پھر دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

مسجد مدینہ کے امام و خطیب علامہ شمس الدین محمد بن صالح اپنی تاریخ میں حضرت مجد مصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور ان کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔"

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت مجد مصری رحمۃ اللہ تعالے علیہ اور حضرت فقیہہ محمد رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں بزرگوں نے اپنا تجربہ بھی بیان فرمایا کہ ہم جب سے یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مؤذن سے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سن کر مذکورہ بالا دعائیہ کلمات پڑھے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہوگا نہ اس کی آنکھیں دکھیں گی۔"

درود شریف اور دعائے وسیلہ

اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا پڑھے جو اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے اس کو "دعائے وسیلہ" کہتے ہیں اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں بغیر درود شریف پڑھے دعائے وسیلہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"جب مؤذن کی اذان سنو تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر جوابِ اذان سے فارغ ہو کر مجھ پر درود شریف پڑھو کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالے اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے (یعنی رحمت نازل فرماتا ہے) پھر اللہ تعالے سے میرے واسطے وسیلہ طلب کرو کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔" (مسلم شریف)

دعائے وسیلہ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس "دعوت تامّہ" اور قیامت تک باقی رہنے والی نماز کے رب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور تمام مخلوق پر برتری اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو "مقامِ محمود" میں بھیجا جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز ان کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اس دعا میں "دعوت تامّہ" سے اذان کے الفاظ مراد ہیں جن میں خدا کی توحید اور رسولِ پاک صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی دعوت ہے، موذن اذان میں خود توحید و رسالت کی گواہی دیتے ہوئے دوسروں کو توحید و رسالت کی دعوت دیتا ہے چونکہ اذان میں توحید و رسالت کی طرف دعوت ہوتی ہے اس لئے الفاظ اذان کو دعوت سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس دعوت کو دعوت تامّہ اس لئے فرمایا گیا کہ یہ شرک کے نقص سے پاک ہے یا اس لئے کہ تمام عقائد کو جامع ہے کیونکہ توحید و رسالت کے تمام عقائد اجمالاً آجاتے ہیں یا اس لئے کہ قیامت تک اس میں مذکور رہے اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

وسیلہ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ کو "وسیلہ" کہتے ہیں جو جنت کے تمام درجات کے مقابلہ میں عرش سے زیادہ قریب ہے یا "وسیلہ" سے مراد محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کو بروزِ حشر عرشِ عظم پر بٹھانا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

"مولےٰ عزوجل اپنے محبوب کو بہترین سبز لباس پہنا کر عرش پر بٹھائے گا اور حکم دے گا کہ جو چاہو کہو اور جو چاہو مانگو"

— — —

اذان کے مسائل

• فرض نماز پنجگانہ اور جمعہ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہ گار ہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ :۔

"اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔" (خانیہ وغیرہ)

• قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے ، اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں مسجد کی اذان کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔ (شامی)

• مسجد میں بلا اذان واقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری)

• اگر بستی سے باہر باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو بستی کی اذان وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری)

• پوری جماعت کی نماز قضا ہوگئی تو اذان واقامت کے ساتھ پڑھیں اور تنہا بھی قضا کے لئے اذان واقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا نماز کا اظہار گناہ ہے ، اسی لئے مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور قضا پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہہ لیں (عالمگیری وغیرہ)۔

• اگر جماعت سے چند نمازیں قضا ہوگئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان واقامت دونوں کہیں اور باقی میں اختیار ہے خواہ اذان واقامت دونوں ہی کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف وقتوں میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی (نماز) کے واسطے کہیں۔ (عالمگیری)

• نماز کا وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے اذان وقت سے پہلے کہہ دی گئی یا وقت شروع ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اذان کہنے کے دوران نماز کا وقت ہو گیا تو اذان کا اعادہ کیا جائے۔

• اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے مکروہ وقت ہوجائے اور اگر اول وقت اذان ہوئی تو بھی سنتِ اذان ادا ہوگئی۔ (در مختار وغیرہ)

• فرض نمازوں کے سوا باقی نمازوں وتر، جنازہ، عیدین، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف اور نوافل میں اذان نہیں۔ (عالمگیری)

• عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی تو گنہ گار ہونگی اور اعادہ کیا جائے (عالمگیری وغیرہ)

• عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان واقامت مکروہ ہے (در مختار)

• اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو نماز کے اوقات جانتا ہو اور اگر وہ وقتِ نماز نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو مؤذنوں کے لئے ہے۔ (غنیہ)

• ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (در مختار)

• بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اور کہے تو اس کا اعادہ کرے یعنی دوبارہ کہے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہے تو مکروہ نہیں اور اقامت (تکبیر) مسافر بھی سواری سے اتر کر کہے اور اگر نہ اترا اور سواری ہی پر کہہ لی تو ہو جائے گی۔

• اذان قبلہ رو کہے اس کا خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جو سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔

• اذان کے درمیان بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری)

• اذان کے کلمات میں لحن حرام ہے مثلاً "اللہ اکبر" کی ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، اسی طرح اکبر میں ب کے بعد الف پڑھنا حرام ہے (عالمگیری وغیرہ)

• سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو اچھی طرح سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔ (بحر)

• مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (فتح القدیر وغیرہ)

• یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے۔ فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان مستثنیٰ نہیں جمعہ کی اذانِ ثانی بھی اس میں داخل ہے۔ ہندوستان میں عموماً خطیب کے سامنے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلے پر یہ کہی جاتی ہے یہ حدیث و فقہ

تثویب اذان کے بعد اور تکبیر سے پہلے صلوٰۃ پڑھنا یعنی بلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا جائز و مستحب ہے اس صلوٰۃ کو شرع میں "تثویب" کہتے ہیں اور "تثویب" کو فقہائے کرام نے نماز مغرب کے علاوہ باقی سب نمازوں کے لئے مستحسن قرار دیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۵۳ میں ہے :۔

وَالتَّثْوِیْبُ حَسَنٌ عِنْدَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ اِلَّا فِی الْمَغْرِبِ ھٰکَذَا فِیْ شَرْحِ النِّقَایَۃِ لِلشَّیْخِ اَبِی الْمَکَارِمِ وَھُوَ رُجُوْعُ الْمُؤَذِّنِ اِلَی الْاِعْلَامِ بِالصَّلٰوۃِ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

(یعنی) تثویب بہتر ہے متاخرین فقہا کے نزدیک نمازِ مغرب کے علاوہ ہر نماز میں ایسے ہی شیخ ابو المکارم کی شرح نقایہ میں ہے۔ (اور وہ (تثویب) مؤذن کا لوٹنا ہے نماز کی اطلاع دینے کے لئے اذان اور تکبیر کے درمیان۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے :۔

وَیُثَوِّبُ بَعْدَ الْاَذَانِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ لِظُھُوْرِ التَّوَانِیْ فِی الْاُمُوْرِ الدِّیْنِیَّۃِ فِی الْاَصَحِّ۔

(یعنی) اور تثویب کی جائے اذان کے بعد تمام اوقات میں سستی واقع ہونے کی وجہ سے دینی کاموں میں (صحیح مذہب پر)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے :۔

وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ التَّثْوِیْبَ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا

یعنی اچھا سمجھا ہے متاخرین فقہا نے تثویب کو تمام نمازوں میں۔

درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل میں ہے:-

اَلتَّسْلِیْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَثَ فِیْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَبْعِ مِائَۃٍ وَّاِحْدٰی وَّثَمَانِیْنَ وَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ

یعنی اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ اچھا نیا کام ہے۔

اقامت (تکبیر) کے مسائل واحکام

اقامت یعنی تکبیر مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام و مسائل اذان کے ہیں وہی اقامت کے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں تھوڑے فرق ہے، تکبیر میں "حی علی الفلاح" کے بعد "قد قامت الصلوٰۃ" دوبار کہا جاتا ہے، اقامت بھی بلند آواز سے کہی جاتی ہے مگر اذان جتنی بلند نہیں بلکہ اتنی کہ حاضرین جماعت تک آواز پہنچ جائے، تکبیر کے کلمات جلد جلد کہے، درمیان میں سکتہ یا وقفہ نہ ہو، نہ کانوں پر ہاتھ رکھے نہ کانوں میں انگلیاں رکھے، اقامت بلند جگہ یا مسجد کے باہر ہونا مسنون نہیں (جس طرح اذان میں ہے)۔

- اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (درمختار وغیرہ)۔
- جس شخص نے اذان کہی ہے، اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ دے بہتر امام ہے۔
- اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا بھی کہہ سکتا ہے یہ اس کا حق ہے۔ اگر بغیر اجازت اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے (عالمگیری)
- جنب (جس پر غسل فرض ہے) اور بے وضو کی تکبیر مکروہ ہے مگر لوٹائی نہ جائے بخلاف اذان کے کہ اگر جنب اذان کہہ دے تو دہرائی جائے (درمختار)

• اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اس کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، جب مکبّر حَیَّ عَلَی الفَلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح کہے یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

انتباہ! آج کل اکثر مقامات پر یہ ہوتا ہے کہ جب امام مصلّٰی پر کھڑا نہ ہو تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

• اقامت کہنے کے درمیان میں بھی مؤذن کو بات چیت کرنا جائز نہیں جس طرح اذان میں۔
• اثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو مؤذن و مکبّر جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب واجب نہیں۔ (عالمگیری)
• اذان کے وقت سلام، کلام، سلام کا جواب اور تمام کام بند کر دینے چاہئے یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اسی طرح اقامت کے وقت بھی۔ (عالمگیری وغیرہ)
• جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا خاتمہ (نعوذ باللہ) برا ہونے کا اندیشہ ہے (فتاویٰ رضویہ)
• راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے کہ اذان سنے اور اس کا جواب دے لے۔
• اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (عالمگیری وغیرہ)
• اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی تو اب دے لے۔
• خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔
• اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اذان کی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز کا بیان

نماز کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے:۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

ایک دن سردی کے زمانے میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے، آپ نے فرمایا اے ابوذر! حضرت ابوذر نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! حضور نے ارشاد فرمایا جب مسلمان بندہ محض اللہ تعالٰی کی خوشنودی و رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔ (احمد)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھاؤ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو۔" (ابوداؤد شریف)

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا

اس کے بدن پر میل رہ جائے گا، عرض کی نہ، فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے سبب گناہوں کو محو فرما دیتا ہے"۔

طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حورعین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ سنکے یا کھکارے"۔

طبرانی اوسط میں اور ضیاؔ نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی اعمال بگڑے"۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب و خاسر ہوا۔

صحیحین میں حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

"جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے"۔

ابونعیم ابوسعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے"۔

امام احمد ام ایمن رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اللہ جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، اس سے بری الذمہ ہیں"۔

نماز کی تاریخی اہمیت

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ دوسرے ارکان و اعمال کا حکم حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا اور نماز کا حکم خدا نے شب معراج میں ساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی کے اوپر اپنے محبوب و برگزیدہ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاکر رو برو اس کا حکم دیا اور اس خاص عبادت کی تمام لازوال وغیر فانی نعمت وسعادت سے سرفراز فرمایا اسی لئے حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

"یعنی نماز ایمان والوں کی معراج ہے"

پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کے اوقات بتائے، چونکہ یہ پانچوں نمازیں امت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حق میں تمغائے امتیاز تھیں اس لئے اس کو فرض کرنے سے ہزاروں سال قبل امت محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی فضیلت وعظمت ظاہر کرتے ہوئے توریت میں فرمایا کہ:۔

"اے موسیٰ فجر کی دو رکعتیں احمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اس کی امت کے لوگ ادا کریں گے جو ان کو پڑھے گا اس کے اس دن رات کے سارے گناہ بخش دوں گا اور وہ شخص میرے ذمہ میں ہوجائے گا، اے موسیٰ! ظہر کی چار رکعتیں احمد (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) اور اس کے امتی پڑھیں گے ان کو پہلی رکعت کے بدلہ میں بخش دوں گا، دوسری رکعت کے عوض ان کے عمل کا پلہ بھاری کردوں گا، تیسری رکعت کے عوض فرشتے متعین کردوں گا جو تسبیح کریں گے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی رکعت کے بدلے ان کے واسطے آسمان کے دروازے کشادہ کردوں گا، بڑی بڑی آنکھ والی حوریں ان پر پر اشتیاق نگاہیں ڈالیں گی، اے موسیٰ! عصر کی چار رکعت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت کے لوگ ادا کریں گے تو ساتوں آسمان اور زمین کے تمام ملائکہ ان کے واسطے مغفرت کی دعا کریں گے اور جس کے لئے فرشتے مغفرت طلب کریں

گے اس پر عذاب ہرگز نہ کروں گا۔

اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعتیں احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی امت کے لوگ پڑھیں گے، آسمان کے دروازے ان کے لئے کھول دوں گا وہ جس حاجت کو پیش کریں گے اس کو پوری ہی کر دوں گا، اے موسیٰ! عشاء کی چار رکعتیں احمد (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) اور اس کے امتی پڑھیں گے، وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں، وہ گناہوں سے ان کو ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! احمد (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) اور اس کی امت کے لوگ وضو کریں گے تو میں ان کو ہر قطرے کے بدلے ایک جنت عطا کروں گا اور اس مہینہ رمضان میں نفلی کاموں کا ثواب فرض کے برابر دوں گا اور اس مہینہ میں شب قدر ظاہر کروں گا جو اس مہینہ میں شرمساری اور صدق دل سے ایک بار استغفار کرے گا اگر اس شب یا اس مہینے بھر میں مر گیا تو اسے تیس شہیدوں کا ثواب بخشوں گا، اے موسیٰ! امتِ محمد (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) میں کچھ ایسے مرد ہیں جو ہر شرف پر قائم ہیں لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتے ہیں تو اس کے عوض ان کی جزا انبیائے کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور اور ان میں سے کسی پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا، وہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔

(تنبیہ الغافلین بحوالہ نظامِ شریعت)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَا صَلٰوۃَ فِیْہِ یعنی اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں، معلوم ہوا کہ ہر آسمانی دین میں نماز تھی۔

اسلامی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل پر دو رکعتیں صبح کے وقت اور دو رکعتیں شام کے وقت فرض ہوئی تھیں باقی امتوں کا حال خدا جانے، ہاں حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ یہ پانچوں نمازیں مجموعی طور پر اس امت کے ساتھ خاص ہیں، دوسری امتوں پر یہ پانچوں فرض نہ تھیں۔

جس طرح یہ پانچوں نمازیں اس امت کے لئے خاص ہیں اسی طرح انبیائے کرام میں ہمارے آقا و مولیٰ حبیب پروردگار دونوں عالم کے تاجدار حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں، ہاں انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نے فجر کسی نے ظہر کسی نے عصر کسی نے مغرب اور کسی نے عشاء پڑھی ہے خواہ فرض کی حیثیت سے خواہ نفل کی حیثیت سے۔

امام رافعی شرح مسند میں تحریر کرتے ہیں کہ:-

"فجر سب سے پہلے حضرت آدم علیہم السلام نے، ظہر حضرتِ داؤد علیہم السلام نے، عصر حضرتِ سلیمان علیہم السلام نے، مغرب حضرت یعقوب علیہم السلام نے اور عشاء حضرت یونس علیہم السلام نے پڑھی تھی"۔

ہمارے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نمازِ تہجد بھی فرض تھی اور آپ کی امت کے لئے یہ نفل ہے اس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔

نماز کی شرطیں

طہارت نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نمازی کے بدن کا حدث اکبر، حدث اصغر اور نجاستِ حقیقیہ بقدرِ مانع سے پاک ہونا اور اس جگہ کا پاک ہونا جہاں نماز پڑھتا ہے۔

نجاستِ حقیقیہ بقدرِ مانع نجاستِ حقیقیہ بقدرِ مانع اس نجاست کو کہتے ہیں جس کے بدن یا کپڑے میں ہونے سے نجاست نہیں ہوتی اور اس کی مقدار نجاستِ غلیظہ میں یہ ہے کہ چار ماشے سے زائد اور نجاستِ خفیفہ میں یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ ہو جس حصہ میں لگی ہے، نماز صحیح ہونے کے لئے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ بقدرِ مانع سے کم ہے تو اس کا دور کرنا سنت ہے۔

نوٹ :۔ حدث اکبر و حدث اصغر وغیرہ کا ضروری بیان نہایت تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے۔

حیض

عورت کا حیض سے پاک ہونا۔

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے ہو اس کو استحاضہ کہا جاتا ہے۔

حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتّر گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔

مسائل

حیض کم سے کم نو برس کی مدت سے شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے، اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں

- دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔
- حیض کے چھ رنگ ہیں ۱۔ سیاہ ۲۔ سرخ ۳۔ سبز ۴۔ گدلا ۵۔ زرد ۶۔ مٹیالا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔
- جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن و رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لئے پاک۔

نفاس

نفاس وہ خون ہے جو عورت کو بچہ جننے کے بعد آتا ہے اس کی کمی کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

- کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی مرتبہ بچہ ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے روز خون آیا تو اگر اس کے پہلی چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور اگر پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنے دنوں زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے، جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دنوں

دنوں تک آیا تو تیس ۳۰ دن نفاس کے اور ۱۵ دن استحاضہ کے ہیں۔

• بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ بچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔

• حمل ساقط ہونے سے قبل کچھ خون آیا کچھ حمل گرنے کے بعد تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس ہے۔

حیض ونفاس کے احکام

عورت کو حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے ان ایام کی نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

• نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تاکہ عادت رہے۔

• حیض ونفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا (دیکھ کر یا زبانی) قرآن شریف کا چھونا اگرچہ جلد یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہے (ہندیہ وغیرہ)

• قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کو چھونے میں حرج نہیں (ہندیہ)

• معلمہ (تعلیم دینے والی عورت) کو حیض یا نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

استحاضہ

وہ جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض ونفاس کا نہ ہو استحاضہ ہے۔

• استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

• عورت کے استحاضہ کی کیفیت یہ ہے کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت میں وضو نہ کیا جائے گا۔

• اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو وہ معذور نہیں

سترِ عورت

نماز کی دوسری شرط سترِ عورت ہے۔ عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور ستر کے معنی چھپانا ہے۔

مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت ہے اور اس کا چھپانا فرض ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز کے باہر، ناف عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک نو عضو ہیں۔ ذکر[۱]، انثیین[۲] (یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں) دبر[۳] یعنی پاخانے کا مقام، ہر ایک سرین[۴،۵] جدا جدا عورت ہے، ہر ران[۶،۷] جدا جدا عورت ہے۔

چڈھے گھٹنے تک ران ہے گھٹنا بھی اس میں داخل ہے علیحدہ عضو نہیں، ناف کے نیچے سے عضوِ تناسل کی جڑ[۸] تک اور اسکی سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عضو ہے اور دبر و انثیین کے درمیان[۹] کی جگہ بھی ایک مستقل عورت ہے۔

ان میں سے اگر کسی بھی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہ گیا جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہا جاتا ہے تو نماز جاتی رہے گی اسی طرح اگر جان بوجھ کر کھولا اور فوراً چھپا لیا تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

آزاد عورت

آزاد عورت کے لئے پانچ عضو کے علاوہ باقی سارا بدن عورت ہے اور وہ کل تیس اعضا ہیں ان میں سے جس حصہ کی چوتھائی کھل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی وہ تیس اعضاء یہ ہیں۔

سر[۱] یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک عادتاً جتنی جگہ پر بال جمتے ہوں۔

بال[۲] جو لٹکے ہوں، دونوں کان[۳،۴]، گردن[۵] (اس میں گلا بھی داخل ہے) دونوں شانے[۶،۷] دونوں بازو[۸،۹] ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں، دونوں کلائیاں[۱۰،۱۱] (کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک) سینہ[۱۲] (گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک دونوں) ہاتھوں کی پشت[۱۳،۱۴]، دونوں پستان[۱۵،۱۶] (جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں ورنہ وہ سینہ میں شامل ہیں علیحدہ عضو نہیں) اور ان کے درمیان کی جگہ سینے ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں، پیٹ[۱۷] (سینہ کی مذکورہ حد سے ناف

کے کنارہ زیریں تک اور ناف کا پیٹ میں شمار ہے، پیٹھ[18] یعنی پیچھے کی طرف سینہ کے مقابل سے کمر تک، دونوں شانوں[19] کے بیچ میں جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ سینے میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے، دونوں سرین[20,21]، فرج[22]، دبر[23]، دونوں رانیں[24,25]، گھٹنے بھی ان ہی میں شامل ہیں، ناف کے نیچے پیڑو[26] اور اس سے ملی ہوئی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے، دونوں پنڈلیاں[27,28] ٹخنوں سمیت دونوں تلوے[29,30]۔

باندی کے لئے

باندی کے لئے اعضائے عورت یہ ہیں:۔ سارا پیٹ اور پیٹھ، دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک جس میں کل سات عضو ہیں۔

مسائل

• اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے اگر عورت نے اس کو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

• اس قدر باریک کپڑا جس سے بدن جھلکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں، نماز پڑھی تو نہ ہوگی، بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہ بند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں، ایسا کپڑا جس سے ستر عورت نہیں ہوتا علاوہ نماز کے بھی پہننا حرام ہے۔

• عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں لیکن غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے یونہی غیر محرم کو اس کا دیکھنا جائز نہیں۔

• اگر ننگے شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اس سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے اسی طرح گارا گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے (عالمگیری)

• کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں (ہدایہ، درمختار وغیرہ بحوالہ قانون شریعت)

• اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور گمان غالب ہے کہ وہ مانگنے سے دیدے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (درمختار)۔

- اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور ننگا نہ پڑھے (ہدایہ)
- اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ اس سے بعض عضو کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ "یعنی آگا پیچھا چھپائے اور اگر اتنا ہو کہ ایک ہی چھپ سکتا ہے تو ایک ہی چھپائے۔
- اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

وقت :- نماز کی تیسری شرط وقت ہے۔

وقتِ فجر :- صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔

صبح صادق ایک روشنی ہے جو طلوعِ آفتاب کے قبل آفتاب کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس روشنی سے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی مشرق سے مغرب کی جانب اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر شمال و جنوب دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے اس لمبی سفیدی کو صبحِ کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا (فتاویٰ قاضی خاں بہار شریعت)

انتباہ! صبحِ صادق کی روشنی ان شہروں میں جو ۲۷، ۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض البلد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنؤ، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں قریب قریب ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم و بیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

فجر کی نماز کے لئے تو صبحِ صادق کی سفیدی جب چمک کر پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتداءِ طلوعِ صبحِ صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر کی نماز اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشنی ہو جائے۔

ظہر کا وقت

ظہر کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دگنا ہو جائے مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے، تب ظہر کا وقت ختم ہو گا۔

فائدہ! سایۂ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب سورج خطِ نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچوں بیچ آسمان پر کہ پورب پچھم کا فاصلہ برابر ہوتا ہے تو ٹھیک دوپہر ہوتی ہے، اس جگہ سے ذرا پچھم کو جھکا اور ظہر کا وقت شروع ہوا۔

سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھم بالکل جھکی نہ ہو جتنا سورج بلند ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہو تا رک جائے تو اب ٹھیک دوپہر ہے اور یہ "سایۂ اصلی" ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہو گا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خطِ نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت ہوا۔

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

فائدہ! ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے دو چار منٹ کم و بیش جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرے ہفتہ تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ایک منٹ کم و بیش، مختلف تاریخوں اور آخر مئی، جون میں تقریباً دو گھنٹے دو چار کم و بیش مختلف تاریخوں میں پھر اگست ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹے اور آخر اکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹے کے قریب آجاتا ہے۔

انتباہ! یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو، چار چھ منٹ کم زیادہ بھی ہو گا یہ ایک موٹا اندازہ کرنے

کے لئے لکھ دیا گیا ہے جن حضرات کو ہر جگہ اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ کتاب "مؤذن الاوقات" وغیرہ ملاحظہ فرمائیں (قانونِ شریعت)

مغرب کا وقت

سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہو جانے تک ہے۔

شفق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو سرخی جانے کے بعد پچھم میں صبح صادق کی سفیدی کی طرح اتر دکھن پھیلی رہتی ہے۔ (ہدایہ، عالمگیری، خانیہ)

یہ وقت ان شہروں میں کم از کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے، ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے اتنا ہی وقت مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

عشاء کا وقت

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی سفیدی بھی پورب پچھم پھیلی ہوئی ہوتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

وتر کا وقت

وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جا سکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے اگر جان بوجھ کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو نہ ہوگی، عشاء کے بعد پھر پڑھنی پڑے گی ہاں! اگر بھول کر وتر کی نماز پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئی (درمختار، عالمگیری بحوالہ قانونِ شریعت)

• جس مقام پر جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں جیسے ہالینڈ ان میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے گی (بہارِ شریعت)

اوقاتِ مستحبہ

نمازِ فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی خوب اجالا ہو جائے تو شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ ۴۰ سے ۶۰ آیات ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے اور سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت رہے کہ اگر نماز میں فساد واقع ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے ۴۰ سے ۶۰ آیات دوبارہ پڑھ سکے اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ سورج نکلنے کا شک ہو جائے (قاضی خاں وغیرہ)

• عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو جائے تو پڑھیں۔

- جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے گرمی کے ایام میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، البتہ اگر گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت چھوڑنا جائز نہیں، موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں اور خریف گرمیوں کے حکم میں ہے۔ (درالمختار، عالمگیری)
- جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کا ہے (بحر)
- عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی کہ خود آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)
- تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سورج کی ٹکیہ میں یہ زردی اس وقت آتی ہے جب غروب میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں تو اس قدر وقت کراہت ہے، یونہی سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد نماز جائز ہونے کا وقت ہوجاتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)
- بدلی کے دن کے سوا مغرب میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی ہے اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)
- نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔
- عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔
- عشاء کی نماز کے بعد دنیاوی باتیں کرنا قصے کہانیاں سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں تلاوتِ قرآن شریف، ذکرِ الٰہی، دینی مسائل، بزرگوں کے واقعات اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یونہی صبح صادق سے سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے (درمختار)
- جس شخص کو اپنے جاگنے پر یقین اور بھروسہ ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے پھر اگر آخر رات میں آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے، وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں (قاضی خاں)
- بدلی کے دنوں میں عصر و عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

اوقاتِ مکروہ

سورج نکلنے، سورج ڈوبنے اور نصف النہار (دوپہر) کے وقت کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا نہ سجدۂ تلاوت نہ سجدۂ سہو۔ البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ سورج ڈوبتا ہو پڑھ سکتا ہے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

- طلوعِ آفتاب سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔
- ”نصف النہار“ سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ”ضحوۂ کبریٰ“ کہتے ہیں۔
- نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصے کئے جائیں پہلے حصہ کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی مثلاً آج چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ ہی بجے نکلا، بارہ بجے دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک کل ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا نصف پونے سات گھنٹے ہوئے اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹے وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضحوۂ کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم کو ڈھلا ضحوۂ کبریٰ ختم ہوا اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا، اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔
- جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ (مکروہہ) میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت مکروہ آگیا۔ (عالمگیری)
- ان تینوں اوقاتِ مکروہہ میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

• بارہ وقتوں کے لئے نوافل پڑھنا منع ہے:۔

۱۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

۲۔ اپنے مذہب کی جماعت کیلئے اقامت و تکبیر ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی، اگر قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے ورنہ ناجائز و گناہ ہے۔

۳۔ نمازِ عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے۔

۴۔ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔ (عالمگیری)

۵۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

۶۔ عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عید الفطر عید کا خطبہ ہو یا کسوف و استسقاء و حج و نکاح کا ہو، ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا پڑھنے کی اجازت ہے (درمختار)۔

۷۔ عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں یا مسجد میں (عالمگیری)

۸۔ عید و بقر عید کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

۹۔ عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۰۔ مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء کی نماز جمع کی جاتی ہے فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

۱۱۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

۱۲۔ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اس کو بغیر دور کئے ہر نماز مکروہ ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے البتہ اگر وقت

جارہا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے، یونہی کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے لگاؤ، اطمینان و جمعیت نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)۔

استقبالِ قبلہ نماز کی چوتھی شرط استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ شریف والوں کے لئے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جزو کعبہ کی سمت میں واقع ہے تو اگر قبلہ کی طرف سے کچھ ہٹا ہوا ہے مگر کوئی جزو منہ کی سطح کا کعبہ کے مواجہ (سامنے) میں ہے تو نماز ہو جائے گی اس کی مقدار ۴۵ درجے رکھی گئی ہے تو اگر اتنے ڈگ سے زیادہ ہٹا ہوا ہو گا تو استقبالِ قبلہ نہ پایا جائے گا اور نماز نہ ہو گی۔

- جو شخص استقبالِ قبلہ پر قادر نہ ہو مثال کے طور پر مریض ہے اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر رخ بدل سکے اور وہاں کوئی موجود نہیں جو اس کو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے اس پر نماز کا اعادہ یعنی لوٹانا بھی نہیں۔

بحری جہاز یا کشتی میں نماز بحری جہاز یا کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ جہاز یا کشتی گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔

- اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبلہ کی پہچان نہ ہو سکے نہ وہاں کوئی بتانے والا مسلمان ہے نہ وہاں مساجد ہیں نہ چاند سورج و ستارے نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ وہ قبلہ کو جان سکے تو ایسے شخص کے لئے تحری کا حکم ہے یعنی وہ غور کرے جدھر قبلہ ہونا دل میں یقین ہو ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھے۔
- نمازی نے قبلہ سے بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر سینہ پھیر دیا پھر اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی جانب ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد و ارادہ پھر گیا اور اتنا وقفہ ہوا جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز ہو گئی۔
- اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی سمت کر لے تو نماز فاسد نہ

ہو گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

تحویلِ قبلہ

حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں قیام فرما ہوئے تو بجائے کعبۂ مکرمہ کے بیت المقدس قبلہ مقرر ہوا اور تقریباً ۱۷ مہینے تک اس کی جانب رخ کرکے نماز ادا فرماتے رہے، بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ یہودی آپ سے مانوس ہو جائیں کیونکہ ان کا قبلہ بھی بیت المقدس ہے درحقیقت یہ رب کریم کا بہت بڑا احسان تھا جس کی بدبخت قوم یہود نے کوئی قدر نہ کی اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے از راہ کبر و غرور یوں کہنے لگے کہ "محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کو تو مانتے نہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں"۔

اس وجہ سے حضور کی طبیعت کعبۂ معظمہ کی جانب مائل ہو گئی اور اس لئے بھی کہ وہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبلہ تھا اور آپ کا بھی جب کہ مکہ مکرمہ میں تشریف رکھتے تھے اور عرب کو اسلام سے قریب کرنے کے لئے بہترین ذریعہ بھی کیونکہ عرب کو جب یہ معلوم ہوا کہ آپ نے بیت المقدس کو قبلہ بنایا ہے تو انھوں نے کہا کہ ہم کبھی آپ کی پیروی نہ کریں گے، ان حالات کی بنا پر حضور کی دلی خواہش ہوئی کہ کعبہ معظمہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے۔

چنانچہ ایک دن حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا:۔

"اے جبریل! میری خواہش یہ ہے کہ کعبہ معظمہ قبلہ ہو جائے، اللہ تعالے کی بارگاہ میں تم اس کے متعلق عرض کرو، جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ! یقیناً میرے آپ کا اعزاز خدا کی بارگاہ میں زیادہ ہے اس لئے آپ خود سوال کریں، جبریل امین یہ کہہ کر آسمان پر چلے گئے اور آپ ان کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے کہ تحویلِ قبلہ کی اجازت لے کر آتے ہوں گے"۔

سنہ ۲ھ میں بتاریخ ۱۵ رجب بروز دوشنبہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلۂ بنی سلمہ میں بشر بن براء بن معرور کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا اس میں اتنا وقت گزر گیا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے مسجد بنی سلمہ میں معمول کے

مطابق ظہر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھنا شروع کی ابھی دو رکعت ہی پڑھنے پائے تھے کہ تحویلِ قبلہ کے متعلق نماز کی حالت میں وحی نازل ہوئی۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ

ترجمہ:۔ "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجدِ حرام کی طرف اور (اے مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی جانب کرو"

اس حکمِ الٰہی کے بعد حضور اور آپ کے اصحاب فوراً کعبہ شریف کی طرف پھر گئے اور باقی دو رکعتیں اسی کی طرف منہ کر کے پوری کیں۔

مسجدِ بنی سلمہ میں چونکہ یہ نماز ظہر دو قبلوں کی طرف منہ کر کے ادا کی گئی تھی اس لئے اس کا نام "مسجد القبلتین" ہو گیا۔

تحویلِ قبلہ سے یہودیوں کو سخت اذیت ہوئی اور انہوں نے طرح طرح مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔

حُیَی بن اخطب یہودی کہنے لگا:۔

"اے مسلمانو! نمازیں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا ہدایت تھا یا گمراہی۔ اگر ہدایت تھا تو اب اس کو چھوڑ کر تم گمراہ ہو گئے اور اگر گمراہی تھا تو اتنی مدت تک تمہیں گمراہی میں رکھا جس سے تمہاری نمازیں خراب ہوتی رہیں نیز تحویلِ قبلہ سے پہلے تم میں سے جو لوگ انتقال کر گئے وہ گمراہی پر مرے اور ان کی نمازیں برباد ہو گئیں"

بعض مسلمانوں کے رشتہ دار تحویل سے پیشتر انتقال کر گئے ان کو یہ باتیں شاق گزریں، انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

ترجمہ:- " اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان (نماز یں جو تحویل قبلہ سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھیں) ضائع کرے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت مہربانی کرنے والا ہے "

آیت مذکورہ میں نماز کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کہ نماز با جماعت کی ادائیگی ایمان کی دلیل ہے نیز اس لئے کہ وہ ایمان والوں ہی پر واجب ہوتی ہے اور اہلِ ایمان ہی اس (نماز) کو قبول کرتے ہیں۔

نیّت

نماز کی پانچویں شرط نیت ہے۔
نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں صرف جاننا نیت نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسائل

اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے مثلاً اس طور پر کہ:۔
" نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ کے واسطے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ اکبر! "

انتباہ!

اگر کسی امام کی اقتدا کر رہا ہو تو اتنا اور کہے " پیچھے اس امام کے "۔
فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔

- نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے
- فرض نمازیں قضا ہو گئیں تو ان میں بر وقت ادائیگی دن کا تعین اور نماز کا تعین ضروری ہے، مثال کے طور پر نیت کرے کہ " فلاں نماز کی میں نے نیت کی " مطلقاً ظہر یا عصر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔
- نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح کی اور سنتوں میں سنت رسول اللہ کی نیت کرے۔
- یہ نیت کرنا کہ منہ میرا طرف کعبہ شریف کے شرط نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے

پھرنے کی نیت نہ ہو۔

- مقتدی نے اگر اقتدا کی اس طرح نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے۔

اخلاصِ قلب تمام اعمال و عبادات کے مقبول اور مردود ہونے کا دار و مدار دل کی نیت پر ہے، حدیث شریف میں ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (بے شک عملوں کی جزا و سزا نیتوں پر ہے)

خدا کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عزم و ارادہ کو اخلاص اور دنیوی فائدہ و غرض کے خیال سے عبادت کرنے کو ریا کہتے ہیں۔

جو عبادت اخلاص اور دین کے لئے کی جاتی ہے وہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے اور جو ریا کے ساتھ ہوتی ہے وہ مردود ہے۔

نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہی میں عبادت منحصر نہیں بلکہ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، پہننا اوڑھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، لین دین، شادی و غمی کی جملہ تقریبات اور ان کے مواقع مسلمانوں کے لئے عبادت ہیں جب کہ ان کو اخلاص کے ساتھ کرے، نمائش، دکھاوا، نام وری، حرص و طمع اور خواہشاتِ نفسانی وغیرہ اغراضِ دنیوی کا حصول مقصود نہ ہو، غرضیکہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد سب کی ادائیگی اور بجا آوری میں ایک دانشمند مسلمان خلوص و للہیت کو مدِ نظر رکھتا ہے اور جو نادان و بدنصیب لوگ ہیں وہ اغراضِ فاسدہ کے تصور و خیال کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے اپنے نیک اعمال تباہ و برباد کرتے ہیں۔

اخلاص کی برکت ایک بار حضور سرورِ کونین رحمتِ دارین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے تین شخصوں کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:-

"وہ جنگل میں سفر کر رہے تھے، اتفاقاً بارش ہونے لگی وہ تینوں آدمی پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے تاکہ بارش سے محفوظ رہیں، پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس کے سبب غار کا منہ بند ہو گیا، وہ پتھر اتنا بڑا اور وزنی تھا کہ تینوں اشخاص اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود بھی اس کو نہ ہٹا سکے، جب اس غار سے نکلنے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر ایک نے دوسرے سے کہا کہ

خدا کی قسم بغیر اخلاص کے اس سے رہائی نصیب نہ ہوگی لہٰذا ہم لوگوں میں ہر ایک
اس عمل کے وسیلہ سے خدا کی بارگاہ میں دعا کرے جس کو اخلاص کے ساتھ کیا
ہے، پس ان میں سے ایک شخص نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! میں نے
تیرہ سیر دو چھٹانک چاول کے عوض پر ایک مزدور رکھا تھا جب وہ اپنے کام
سے فارغ ہوا اور میں نے اس کو اجرت پیش کی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا
اور چلا گیا، میں نے ان چاولوں کو بو دیا جس سے وہ بہت بڑھ گئے پھر ان
سے گائیں اور ان کا چرواہا خریدا پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ مزدور اپنی مزدوری
لینے آگیا، میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اور چرواہا تمہاری مزدوری سے خریدے
گئے ہیں ان سب کو لے جاؤ، اس نے جواب دیا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو میری
اجرت تو تیرہ دو چھٹانک چاول تھی، میں نے کہا اے بندۂ خدا یہ تیرا ہی مال ہے
اس کو لے جا چنانچہ وہ لے گیا تو اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری
رضا جوئی کی خاطر کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے (اس دعا سے) پتھر کا کچھ حصہ
غار کے دہانے سے ہٹ گیا جس سے قدرے روشنی آنے لگی۔

پھر دوسرے شخص نے یوں دعا کی کہ "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے ماں
باپ بوڑھے تھے، میں جب شام کو بکریاں چرا کر گھر واپس لوٹتا تو پہلے ان کی خدمت
میں دودھ پیش کرتا پھر باقی اہل و عیال کو دیتا، ایک مرتبہ جنگل سے واپسی میں مجھے کچھ
دیر ہوگئی میں دودھ لے کر پہنچا تو وہ (ماں باپ) سو چکے تھے، ان کو اس خیال سے
نہیں جگایا کہ ان کی نیند میں خلل پڑے گا اور بچوں کو بھی گوارا نہ ہوا کہ وہ بھوکے پیاسے
ہی سوتے رہیں کیونکہ غذا میں ناغہ ہو جانے سے ان کی کمزوری بڑھے گی بچے
بھوک کی وجہ سے روتے تھے مگر میں نے بچوں کی پرواہ کی اور سرہانے کھڑے
ہو کر والدین کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، تو اے اللہ! میری
یہ خدمت جو میں نے اپنے ماں باپ کی کی ہے اگر تیرے خوف اور تیری خوشنودی
کے لیے تھی تو غار کا منہ کشادہ فرما دے، اس دعا سے غار کا پتھر اتنا ہٹا کہ آسمان دکھائی

دینے لگا۔

تیسرے شخص نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! تو علیم و خبیر ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا میں نے اس کے نفس پر قابو پانا چاہا تو اس نے سو اشرفیاں طلب کیں میں نے کسی نہ کسی طرح سے وہ اشرفیاں اس کو دے دیں تو اس نے خود کو میرے حوالہ کر دیا جب میں اپنی خواہش نفس پوری کرنے کے لئے آمادہ ہوا تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مہر کو ناجائز طریقہ سے مت توڑو، میں یہ سنتے ہی اپنے ناپاک ارادہ سے باز آگیا اور وہ اشرفیاں بھی اس کے پاس چھوڑ دیں، اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں اس زنا کو تیرے خوف سے اور تجھ کو راضی کرنے کے لئے ترک کر دیا تھا تو غار کا منہ کھول دے، غار کا منہ بالکل کھل گیا اور وہ تینوں اشخاص اس سے باہر نکل آئے۔"

اخلاص کے فائدے آخرت میں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک بندہ خدا کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنے نامۂ اعمال میں حج، عمرہ، جہاد، زکوٰۃ اور صدقہ دیکھ کر دل میں کہے گا کہ:۔

"میں نے تو اس میں کچھ بھی نہیں کیا، یہ میرا نامۂ اعمال نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا پڑھو، یہ تمہارا ہی نامۂ اعمال ہے، تم زمانۂ دراز تک دنیا میں رہے اور یہ کہتے تھے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں جہاد کرتا اور میں جانتا تھا کہ تم اپنی اس نیت میں سچے ہو تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا ثواب عطا کیا۔"

قیامت کے روز ایک ایسا بندہ بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کے ساتھ پہاڑوں کی طرح نیکیوں کے انبار ہوں گے اس وقت ایک منادی ندا کرے گا کہ:۔

"جس کسی کا اس پر حق ہو وہ اپنے حق کے بدلے میں اس کی نیکیاں لے لے یہ سن کر لوگ آئیں گے اور اس کی نیکیاں لیتے جائیں گے حتیٰ کہ اس کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور وہ بندہ ہکا بکا رہ جائے گا اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا

تیرا ایک خزانہ میرے پاس ہے جس پر میں نے اپنے فرشتوں کو مطلع کیا نہ کسی اور مخلوق
مخلوق کو، تو وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا وہ تیری نیک نیتیں ہیں جن کو تو نے دنیا میں کی تھیں ان کو میں نے
اپنے فضل و کرم سے اجر کے طور پر لکھ رکھا ہے جو تیری نجات کے لئے کافی
ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ؟

ریا کے نقصانات

حضور سید عالم فخر آدم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"قیامت کے دن پہلے اس شخص کا فیصلہ ہوگا جو خدا کی راہ میں شہید ہوا تھا۔
اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں یاد دلائے گا
جو دنیا میں اس کو عطا کی گئی تھیں جب بندہ کو وہ یاد آجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا
کہ تم نے ان کے شکریہ میں کیا عمل کیا، بندہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد
کیا اور شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے قتال اس
نیت سے کیا تھا کہ تجھ کو بہادر کہا جائے تو وہ تجھ کو حاصل ہو گیا (یعنی تو لوگوں
میں بہادر مشہور ہو گیا) اب ہمارے پاس تیرے لئے کوئی ثواب نہیں، پھر اس کے
بارے میں حکم دیا جائے گا تو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ؟
ایک ایسا شخص بھی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا جس نے :۔

"قرآن پڑھا اور علم حاصل کیا اور اس کی لوگوں کو تعلیم بھی دی، اللہ تعالیٰ اس کو
بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا جب اس کو یاد آجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا
تو نے ان کے شکریہ میں کیا کیا تو وہ بندہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور لوگوں
کو سکھایا اور قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس نیت
سے سیکھا تھا کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس نیت سے پڑھا تھا کہ تجھ کو
قاری کہا جائے تو وہ تجھ کو کہا گیا، (یعنی لوگوں نے تجھ کو عالم و قاری کہا) اب
ہمارے پاس تیرے لئے کچھ ثواب نہیں، پھر حکم ہوگا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر

فرشتے جہنم میں ڈال دیں۔"

- ایک ایسا شخص بھی پیش کیا جائے گا جس پر اللہ تعالےٰ نے دنیا میں کشادگی فرمائی تھی اور ہر قسم کی دولت و ثروت عطا فرمائی تھی، اس کو بھی اللہ تعالےٰ اپنی نعمتیں یاد دلائے گا جب اس کو وہ نعمتیں یاد آجائیں گی تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ تو نے ان کے شکریے میں کیا عمل کیا بندہ عرض کرے گا:۔

"جن جن طریقوں سے مال خرچ کرنا تیرے نزدیک پسندیدہ ہے میں نے ان سب طریقوں سے خرچ کیا، اللہ تعالےٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس نیت سے خرچ کیا تھا کہ مجھ کو سب سخی کہیں تو وہ تجھے کہا گیا اب تیرے لئے کوئی ثواب نہیں، پھر اللہ تعالےٰ حکم دے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر فرشتے دوزخ میں ڈال دیں۔"

"ریاء" کی بہت سی صورتوں میں سب سے بدترین صورت یہ ہے کہ دینی کاموں کو محض دنیا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے، پہلی امتوں میں ریاء کاری کی سزا میں ریاء کاروں کی صورتیں مسخ کر دی جاتی تھیں چنانچہ:۔

"ایک شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کچھ مدت تک خدمت کی اس کے بعد کسی جگہ جا کر دنیا کمانے کے لئے کچھ باتیں ان سے نقل کر کے بیان کرنا شروع کیں، چونکہ وہ باتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی گئی تھیں اس لئے لوگوں کو ان کے سننے کا شوق ہوا اور اس کے لئے کثیر تعداد میں لوگ اس کے پاس آنے جانے لگے اور اس کو لوگوں سے اتنے نذرانے ملے کہ وہ دولتمند ہو گیا ادھر اس کو موسیٰ علیہ السلام نے تلاش کیا تو کچھ پتہ معلوم نہ ہو سکا یہاں تک کہ ایک دن انکی خدمت میں ایک شخص آیا اس کے ہاتھ میں خنزیر تھا اور خنزیر کی گردن میں کالی رسی، موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص سے اس خادم کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ خنزیر وہی خادم ہے، موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، اے میرے پروردگار! اس کو اصلی حالت میں کر دے

تاکہ میں اس سے معلوم کر سکوں کہ اس کی صورت کیوں مسخ ہوئی، اللہ تعالے کی
طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ اگر تم میرے ان ناموں کے ساتھ بھی دعا کروگے
جن سے آدم (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں نے کی تھی تب بھی میں
تمہاری یہ دعا قبول نہ کروں گا لیکن میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اس کی صورت
اس وجہ سے مسخ کر دی ہے کہ یہ دین کے ذریعہ دنیا طلب کرتا تھا"
چونکہ اس امت کو محبوب خدا سرورِ دوسرا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے نسبت ہے
اس لئے ریاکاری کی سزا میں اس کی صورتیں تو مسخ نہیں کی جاتیں لیکن اس سے دل ضرور مسخ ہو
جاتے ہیں۔ اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی رفتہ رفتہ دین حق کی روشنی سے نکل کر کفر کی تاریکیوں
میں بھٹکنے لگتا ہے (العیاذ باللہ)
مولیٰ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو تمام اعمال و عبادات میں اخلاص قلب عطا فرمائے اور ہم
سے وہی کام لے جو اس کی مرضی و خوشنودی کے مطابق ہو آمین ثم آمین بحرمۃ حبیبک رحمۃ العالمین
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

تکبیرِ تحریمہ

نماز کی چھٹی شرط "تکبیرِ تحریمہ" ہے یعنی اللہ اکبر کہنا۔

مسائل

- جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لئے قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے پس اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔
- امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوئی، بعض لوگ جلدی میں اس طرح کر گزرتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر تکبیر اس حالت سے پہلے ختم کر لی تو ہو گئی۔
- اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی اقتدا درست نہیں۔
- جو شخص تکبیر (اللہ اکبر) کہنے پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو اس

پر تلفظ واجب نہیں ایسے شخص کے لئے دل میں ارادہ کافی ہے۔

- لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کو اَللّٰہُ اَکْبَرْ یا اَکْبَرُ کو اَکْبَرْ یا اَکْبَار کہا تو نماز نہ ہوگی۔
- لفظِ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ کہا جو خاص تعظیم الٰہی پر دلالت کرتا ہے جیسے اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ تو ان الفاظ سے بھی نماز کی ابتداء ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔

نماز کے چھ فرائض

نماز کے چھ فرض یہ ہیں:۔

۱۔ قیام ۲۔ قرأت ۳۔ رکوع ۴۔ سجدہ ۵۔ قعدہ اخیرہ ۶۔ خروج بصنعہ

قیام

نماز کا پہلا فرض قیام ہے اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔

مسائل

- قیام اتنی دیر تک ہو جتنی دیر تک قرأت ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں قرأت فرض ہو اتنی دیر قیام فرض ہے اور جتنی دیر میں قرأت واجب پڑھی جائے اتنی دیر واجب اور جتنی دیر میں قرأت مسنون پڑھی جائے اتنی دیر تک قیام مسنون ہے یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں ثناء، تعوذ و تسمیہ کی مقدار بھی داخل ہے۔
- فرض و وتر و عید بقر عید و سنت فجر میں قیام فرض ہے اگر بغیر عذر شرعی کے یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں تو نہ ہوں گی۔
- ایک پاؤں پر کھڑا ہونا اور دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر صحیح کی وجہ سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔
- اگر کوئی شخص قیام کر سکتا ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے

سے نماز پڑھے اور کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے۔

- اگر کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے ایسا نہیں ہوتا تو اس پر فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ سے روک نہ سکے اسی طرح اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جاتی ہے یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر پر قادر ہو کھڑے ہو کر باقی بیٹھ کر۔

- کھڑے ہونے سے محض تکلیف پہنچنا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑا ہونے سے مرض بڑھ جاتا ہے یا صحت میں تاخیر ہوتی ہے یا ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

- اگر عصا (لاٹھی) یا خادم یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا ہی کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

آج کل بعض علاقوں کی اکثر عورتیں فرض، واجب اور نفل سب نمازیں بغیر کسی عذر شرعی کے بیٹھ کر ہی پڑھتی ہیں، مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی قیام فرض ہے اس لئے بیٹھ کر پڑھنے سے نفل نماز تو ہو جائے گی مگر فرض، واجب اور سنت نمازیں ادا نہ ہوں گی ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

قرأت

نماز کا دوسرا فرض قرأت ہے۔

قرأت سے یہ مراد ہے کہ قرآن شریف کے تمام حروف صحیح مخارج سے پڑھے جائیں اس طور پر کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے اور اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا اور کوئی چیز سننے سے رکاوٹ بھی نہ تھی جیسے شور و غل یا ثقلِ سماعت (اونچا سننا) تو اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔

- جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ کم از کم اتنا ہو کہ خود سن سکے۔ جیسے طلاق دینے یا جانور ذبح کرنے میں۔

- مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور وتر و سنت اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (اکیلا پڑھنے والا) پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں نہ سورۂ فاتحہ نہ کوئی آیت نہ سرّی نماز میں نہ جہری نماز میں بلکہ دونوں نمازوں میں امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔
- فجر و مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کی وتر میں امام پر جہر (آواز سے پڑھنا) واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت اور ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔
- جہری نمازوں میں منفرد (اکیلا پڑھنے والا) کو اختیار ہے خواہ زور سے پڑھے خواہ آہستہ اور زور سے پڑھنا افضل ہے۔
- اگر منفرد قضا پڑھے تو ہر نماز میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)
- نماز میں آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص آکر شامل ہوگیا تو جو باقی ہے اسے جہر یعنی زور سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا لوٹانا نہیں۔
- سورۃ ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورہ ملائے پھر رکوع کرے آخر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)
- حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل (سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتیں طوال مفصل ہیں) اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل (سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن الذین تک اوساط مفصل ہیں) اور مغرب میں قصار مفصل پڑھے (سورۂ لم یکن سے آخر تک قصار مفصل ہیں) امام ہو یا مقتدی (درمختار)
- سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)
- وقت کے جاتے رہنے کا خوف ہو یا چور یا دشمن کا ڈر ہو تو جو چاہے پڑھے سفر ہو یا حضر یہاں تک کہ اگر جماعت کی رعایت نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ

ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے۔ (درمختار، رد المحتار)
لیکن سورج بلند ہونے کے بعد ایسی نمازوں کا اعادہ کرے یعنی دوبارہ پڑھے (بہارِ شریعت)

- فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے ثناء و تعوذ کو چھوڑ دے اور رکوع و سجود میں صرف ایک ایک مرتبہ تسبیح پڑھے (رد المحتار)
- وتر میں حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ اور تیسری رکعت میں بجائے اس کی جگہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔
- قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثال کے طور پر پہلی رکعت میں "قل یا ایھا الکفرون" اور دوسری میں "الم ترکیف" پڑھے، یہ ناجائز ہے لیکن اگر بھول کر اس طرح پڑھ دیا تو کوئی حرج نہیں
- بچوں کی آسانی کے لئے پارہ عم ترتیب کے خلاف پڑھانے میں حرج نہیں۔
- درمیان سے ایک سورہ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر درمیان کی سورہ پہلی سے بڑی ہو تو چھوڑ سکتا ہے (درمختار وغیرہ)
- جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور دوسری رکعت میں "سورۂ ہل اتاک" پڑھنا سنت ہے (درمختار)
- سنتوں اور نفلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے (غنیہ)
- نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورہ کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے (غنیہ)

قرأت میں غلطی

قرأتِ قرآن میں غلطی ہو جانے کا ایک قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں

- ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر غفلت سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں حرف بدل دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں تو نماز نہ ہوئی اس قسم کی پڑھی ہوئی نمازوں کی قضا لازم ہے۔

• ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ح ھ، ض ظ ذ، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ز ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت)

نماز کے باہر قرآن شریف پڑھنے کا بیان

قرآن شریف نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگا کر پڑھنا ناجائز ہے بلکہ تجوید کے قواعد کی رعایت کرے۔ (در مختار)

• قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

• مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف رخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور تلاوت کے شروع میں "اعوذ باللہ" پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب۔

اگر آیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس آیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے جیسے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تو اس صورت میں "اعوذ باللہ" کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا مستحب ہونا موکد ہے، بیچ میں کوئی دنیوی کام کرے تو "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" پھر پڑھ لے اور اگر دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اذان کا جواب دیا، سبحان اللہ کہا یا کلمہ وغیرہ اذکار پڑھے تو اعوذ باللہ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ (غنیہ وغیرہ)

• سورۃ برأت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہہ لے، ہاں اگر سورۂ براۃ تلاوت کے بیچ میں آئی تو بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ اگر تلاوت کی ابتدا سورۃ براۃ سے کرے تب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی بے اصل ہے کہ اس کی ابتدا میں "اعوذ باللہ" پڑھے۔ (بہار شریعت)

• تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔ (عالمگیری)

• جب قرآن شریف ختم ہو تو تین مرتبہ "قل ہو اللہ احد" پڑھنا بہتر ہے۔

• لیٹ کر قرآن شریف پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو اسی طرح چلنے اور کام کے دوران میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ

ہے۔ (غنیہ)

- غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے (غنیہ، بہارِ شریعت)
- جب بلند آواز سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور لوگ اپنے کاموں میں ہوں۔ (فتاوے رضویہ)
- سب لوگوں کا مجمع میں زور سے قرآن شریف پڑھنا حرام ہے اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِ شریعت)
- بازاروں میں اور جہاں پر لوگ کام میں لگے ہوں زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔ لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔
- تلاوت کے دوران کوئی معظم، دینی بادشاہ یا عالمِ دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اسکی تعظیم کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت)
- دیواروں اور محرابوں پر قرآن شریف لکھنا اچھا نہیں۔ (قانونِ شریعت)
- قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، قیامت کے دن اندھا کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔ (قانونِ شریعت)
- قرآن شریف کی پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلایا جائے نہ پاؤں قرآن پاک سے اونچا کریں نہ یہ کریں کہ خود اونچی جگہ ہو اور قرآن شریف نیچے ہو (بحوالہ مذکور)
- قرآن مجید کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اگرچہ فقہ و حدیث کی ہو۔ (بحوالہ مذکور)
- قرآن شریف پرانا بوسیدہ ہو جائے اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو اس کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے، جلایا نہ جائے۔
- قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔

رکوع

نماز کا تیسرا فرض رکوع ہے۔

رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک

پہنچ جائیں یہ رکوع کا کم سے کم درجہ ہے اگر اس سے کم جھکا تو رکوع نہ ہوگا اور رکوع کی پوری کیفیت یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی ہو جائے۔

- کوزہ پشت (کبڑا) جس کا کب رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو، رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے

نماز کا چوتھا فرض سجدہ ہے۔

سجدہ

حدیث شریف میں ہے، حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"سب سے زیادہ قرب (نزدیکی) بندہ کو خدا سے حالتِ سجدہ میں ہے لہٰذا دعا زیادہ کرو" (مسلم شریف)

سجدہ کہتے ہیں پیشانی کے زمین پہ جمنے کو اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط ہے تو اگر کسی نمازی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پیر زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے عموماً لوگ غافل ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے اس میں بھی صرف ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی لگنا ضروری ہے (عالمگیری)

- کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی اور قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

انتباہ! اسپرنگ والے گدوں پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا اس پر نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض ڈبوں میں اس قسم کے گدے ہوتے ہیں۔ اس گدے سے اتر کر نماز پڑھی جائے۔

- سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب۔ (بہار شریعت)

- اس جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا اور اگر اس سے کم اونچی ہے تو ہو گیا۔

- ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔

قعدۂ اخیرہ

نماز کا پانچواں فرض قعدۂ اخیرہ ہے۔
قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ اس میں التحیات پوری پڑھی جا سکے۔ قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

مسائل

اگر پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا تو بیدار ہونے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔
یونہی قیام، قرأت، رکوع اور سجود میں اگر شروع سے آخر تک سوتا ہی رہا تو بعد بیداری ان کا دوبارہ ادا کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بھی کرے عموماً لوگ اس مسئلہ سے غفلت برتتے ہیں۔

• بقدرِ التحیات بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدرِ "التحیات" بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا اگر دوبارہ قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔

سجدۂ تلاوت

یہ وہ سجدہ ہے جو آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

خروج بصنعہ

نماز کا چھٹا فرض خروج بصنعہ ہے۔
قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا کام جو نماز کے منافی ہو قصد وارادہ سے کرنا "خروج بصنعہ" کہلاتا ہے اگر سلام کے سوا دوسرا فعل منافی نماز جان بوجھ کر پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور بغیر قصد وارادہ کوئی منافی نماز فعل پایا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔

مسائل

قیام، رکوع، سجود اور قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یوں ہی اگر رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد رکوع کیا پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

• جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام

سے پہلے ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا تو نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔

• مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح جانتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل تصور کرتا ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔

انتباہ! تکبیر تحریمہ حقیقتاً شرائطِ نماز سے ہے مگر چونکہ افعالِ نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائضِ نماز میں بھی اس کا شمار ہے اس صورت میں نماز کے فرض سات ہیں (اس کا بیان گزر چکا ہے)۔

واجباتِ نماز

نماز کے انچاس ۴۹ واجبات یہ ہیں:-

۱۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا ۲ تا ۸۔ الحمد پڑھنا (یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا) کہ اس کی ہر آیت مستقل واجب ہے ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی چھوڑ دینا ترکِ واجب ہے ۹۔ سورہ ملانا (یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے انا اعطینک الکوثر یا تین چھوٹی آیتیں جیسے یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی آیتوں کے برابر پڑھنا جس میں تیس حروف ہوں)۔

۱۰، ۱۱۔ نماز فرض میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ ۱۲، ۱۳۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورہ ملانا فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نفل و سنت اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

۱۴۔ الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا ۱۵۔ ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔ ۱۶۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل ہونا، آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورۃ یہ اجنبی نہیں ۱۷۔ قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا ۱۸۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا (اس طرح کہ ہر دو سجدوں کے بیچ میں کوئی فرض فاصل نہ ہو) ۱۹۔ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع

سجود، قومہ اور جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۲۰۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا ۲۱۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا ۲۲۔ قعدۂ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو ۲۳۔ اور فرض و وتر و سنن مؤکدہ میں، قعدۂ اولیٰ میں التحیات میں کچھ نہ پڑھانا۔ ۲۴، ۲۵۔ دونوں قعدوں میں پوری التحیات پڑھنا اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری التحیات واجب ہے ایک لفظ بھی چھوٹے گا تو ترکِ واجب ہوگا۔

۲۶، ۲۷۔ لفظ السلام دو بار (لفظ علیکم واجب نہیں) ۲۸۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۲۹۔ تکبیر قنوت ۳۰۔ ۳۵ عیدین کی چھ ۶ تکبیروں اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور ۳۷۔ اس تکبیر کے لئے لفظ "اللہ اکبر" ہونا ۳۸۔ ہر جہری نماز میں امام کو جہر (آواز سے) قرأت کرنا اور ۳۹ سِرّی نماز میں آہستہ۔ ۴۰۔ ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ ۴۱۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا ۴۲۔ سجدے کا دو ہی بار ہونا ۴۳۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا ۴۴۔ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ ہونا ۴۵۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا ۴۶۔ سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا ۴۷۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔ ۴۸۔ امام جب قرأت کرے تو خواہ بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا ۴۹۔ سوا قرأت کے واجبات میں مقتدی کا امام کی اقتدا کرنا، ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر جان بوجھ کر چھوڑ دے گا تو نماز لوٹانا پڑے گی اور اگر کوئی واجب سہواً ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی سنتیں

نماز کی نوّے ۹۰ سنتیں یہ ہیں:۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا ۲۔ ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑ دینا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کھلی رکھے ۳۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رخ ہونا ۴۔ تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا ۵۔ تکبیر سے پہلے ہاتھ نہ اٹھانا ۶۔ اسی طرح تکبیر قنوت اور ۷۔ تکبیرات عیدین

ہیں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

۸۔ عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے، ۹۔ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا اور ۱۰۔ سمع اللہ لمن حمدہ اور ۱۱۔ سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو، بغیر ضرورت آواز بہت بلند کرنا مکروہ ہے ۱۲۔ بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اسی طرح کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت چھاتی بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی کو رکھے۔

بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھا لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیئے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھیں۔ ۱۳، ۱۴ ثنا، و تعوذ۔ ۱۵ تسمیہ و آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ کہنا۔ ۱۸۔ پہلے ثنا پڑھے ۱۹ پھر تعوذ ۲۰۔ پھر تسمیہ اور ۲۱۔ ہر ایک کے بعد دوسرے کو بغیر وقفہ کے پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وجل ثنائک نماز جنازہ کے غیر میں نہ پڑھے اور اگر اذکار تکبیر تحریمہ کے بعد جو احادیث میں آئے ہیں وہ سب نفل نماز کے لئے ہیں

مسائل امام نے جہر سے قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو ثنا پڑھ لے۔

- امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور اگر قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔
- نماز میں اعوذ باللہ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی اس کے لئے مسنون ہیں البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت چھوٹ گئی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔
- "اعوذ باللہ" صرف پہلی رکعت میں ہے اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد اگر اول سورۃ شروع کی تو سورۃ پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قرأت خواہ جہری ہو یا سری مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔

۲۲۔ عیدین میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہی ثناء (سبحان اللہ) پڑھے، اور ثناء پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور ۲۳۔ اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے اور ۲۴۔ رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہنا اور ۲۵۔ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور ۲۶۔ انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کے لئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور ۲۷۔ انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے ۲۸۔ ۲۹۔ حالتِ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے ۳۰۔ رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔

انتباہ! آج کل لوگ رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف ہے۔

- بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختمِ رکوع پر تکبیر ختم کر دے اس مسافت کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے ل کو بڑھائے، اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

۳۱۔ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ر کو جزم پڑھے۔

- کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور اگر پہچانتا نہیں تو طویل کرنا افضل ہے کیونکہ یہ نیکی پر اعانت وامداد ہوگی، لیکن اس قدر طول دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔
- مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو گنہگار ہوگا
- ۳۲۔ رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو ٹھہر جائے اور سر کو نہ جھکائے نہ اونچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا"۔
- ۳۳۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں

پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ صرف ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔

• ۳۴۔ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ہٗ ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے ۳۵۔ نہ دکو بڑھائے۔

• ۳۶۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کا کہنا اور ۳۷ مقتدی کے لئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور ۳۸ منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ ۳۹۔ سجدہ کے لئے اور ۴۰ سجدے کے لئے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور ۴۱ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اور ۴۲ سجدے میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

• ۴۳۔ سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ۴۴۔ ہاتھ پھر ۴۵۔ ناک پھر ۴۶ پیشانی اٹھائے پھر ۴۷۔ ناک پھر ۴۸ ہاتھ پھر ۴۹ گھٹنے۔

• ۵۰۔ مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں جب کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہو اور ۵۱ پیٹ رانوں سے الگ ہوں اور ۵۲ کلائیاں زمین پر نہ بچھائے اور نہ کتے کی طرح کلائیاں رکھے۔

• ۵۳۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی ۵۴ بازوں کروٹوں سے ملادے اور ۵۵۔ پیٹ ۵۶، ران سے اور ۵۷ ران پنڈلیوں سے اور ۵۸ پنڈلیاں زمین سے۔

• ۵۹ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے، ۶۰ دونوں سجدوں کے درمیان التحیات کی طرح بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا اور ۶۱ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، ۶۲۔ سجدوں میں انگلیوں کا قبلہ رو ہونا ۶۳، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

• ۶۴، ۶۵۔ سجدے میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا واجب ہے اگر ایسا نہ کیا تو نماز کا دہرانا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا اور سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا سنت ہے۔

• ۶۶۔ جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے اور کمزوری وغیرہ کسی عذر صحیح کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا

جب بھی حرج نہیں، پھر دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھے، دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں[۶۷] بچھا کر دونوں سرین[۶۸] اس پر رکھ کر بیٹھنا اور ۶۹، داہنا قدم کھڑا رکھنا اور دو اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مردوں کے لئے ہے اور ۷۰، عورتیں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دیں اور ۷۲، بائیں سرین پر بیٹھیں اور ۷۳، داہنا ہاتھ ران پر رکھنا اور ۷۴، بایاں بائیں پر اور ۷۵، انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا تاکہ نہ کھلی ہوں نہ ملی ہوں، ۷۶، انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے نہ پکڑنا چاہیے۔ ۷۷، شہادت پر اشارہ کرنا اس طرح کہ چھنگلیا اور اس سے ملی ہوئی انگلی کو بند کرے انگوٹھے بیچ کی انگلی کا حلقہ بنائے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر گرا دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔

- ۷۸، قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر (اگر عذر ہے تو کوئی حرج نہیں)
- نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے اور سبحان اللہ پڑھنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے خاموش کھڑا رہا تب بھی نماز ہو جائے گی، مگر خاموشی نہ چاہیئے۔
- دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا، بعد التحیات دوسرے قعدہ میں درود شریف[۷۹] پڑھنا اور درود شریف میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نام مبارک کے لفظ "سیدنا" ہونا بہتر ہے۔
- قعدۂ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں اور کہیں درود شریف پڑھنا نہیں اور ۸۰، نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی مسنون ہے، ۸۱، درود شریف کے بعد دعا پڑھنا ۸۲، دعا کا عربی زبان میں پڑھنا، دوسری زبان میں مکروہ ہے)
- اپنے اور اپنے ماں باپ اور اساتذہ کے لئے جب کہ وہ مسلمان ہوں اور جمیع مومنین و مومنات کے لئے دعا مانگے (خاص کر اپنے ہی لئے دعا نہ مانگے)
- ۸۳، مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

وَرَحْمَةُ اللّٰہِ دو بار کہنا پہلے داہنی طرف[86] پھر بائیں طرف[87]۔

- داہنی طرف منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں جانب میں بایاں رخسار۔
- [88] سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بنسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔
- اگر پہلے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو دوسرا بنسبت[89] پہلے کے کم آواز سے ہو۔
- اگر پہلے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو دوسرا داہنی طرف پھیرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں طرف سلام کے لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر بائیں میں کسی طرف منہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلے کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔
- امام نے جب سلام پھیرا تو مقتدی بھی سلام پھیرے جس کی کوئی رکعت نہ چھوٹی ہو البتہ اگر اس نے التحیات پوری نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو وہ امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ التحیات کو پوری کرکے سلام پھیرے۔
- پہلی بار سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے اگرچہ علیکم نہ کہے۔
- امام داہنے سلام میں خطاب سے مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام سے بائیں طرف والوں کی مگر عورتوں کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں شریک ہوں، نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان فرشتوں کی نیت کرے جو بحکم الٰہی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔

ملائکہ حفظہ ہر آدمی کے ساتھ حفاظت کرنے والے فرشتے بیس ہوتے ہیں ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے والا اور ایک برائیاں لکھتا ہے جو بائیں طرف ہوتا ہے ایک فرشتہ سامنے ہوتا ہے جو بھلائیوں کی تلقین کرتا ہے اور ایک پیچھے جو تکلیف پہنچانے والی چیزوں کو دور کرتا ہے اور ایک پیشانی پر جس کا کام یہ ہے کہ بندہ جب تواضع سے پیش آئے تو اس کو بلند کرے اور جب اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں کبر و غرور رکھے تو اس کو رسوا و ذلیل کرتے ہے اور دو فرشتے دونوں ہونٹوں پر مقرر ہیں جن کا کام صرف یہی ہے کہ

بندہ حبیب بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرے تو یہ اس کو محفوظ رکھتے ہیں اور ایک فرشتہ منہ پر مقرر ہے جو سانپ کو اندر داخل ہونے سے روکتا ہے اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر یہ دس ہوئے اسی طرح دس رات کے کل دن و رات کے یہ فرشتے بیس ہو گئے۔

• مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان فرشتوں کی نیت کرے نیز جس جانب امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اکیلا پڑھنے والا ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔

• ۹۰۔ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے (داہنی طرف افضل ہے) اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

مستحبات نماز

نماز کے پندرہ مستحبات یہ ہیں:۔

۱۔ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا ۲۔ رکوع میں پشتِ قدم پر اور ۳۔ سجدہ میں ناک پر اور ۴۔ قعدہ میں گود پر نگاہ رکھنا۔ ۵۔ پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف ۶۔ دوسرے میں بائیں شانے کی طرف۔ ۷۔ جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور جماہی نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو بحالتِ قیام داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانکے یا دونوں صورتوں میں آستین سے اور بغیر ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔

جماہی روکنے کا آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی تھی، یہ خیال کرتے ہی جماہی رک جائے گی، انبیائے کرام کو جماہی اس لئے نہیں آتی تھی کہ اس میں شیطان کا دخل ہوتا ہے اور یہ حضرات ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں شیطانی مداخلت ہو۔

۸۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

۹۔ عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ ۱۰۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو دفع کرنا
۱۱۔ جب اقامت کہنے والا حی علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔
• جب مکبّر قد قامت الصلوٰۃ کہہ لے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے مگر:۔
۱۲۔ بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔
۱۳۔ دونوں پنجوں کے درمیان بحالتِ قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔
۱۴۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔
۱۵۔ سجدہ زمین پر بغیر کسی حائل کے ہونا۔

جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

ان چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے:۔

کلام:۔ جان بوجھ کر ہو یا سہواً یا خطاءً سوتے میں ہو یا جاگتے میں، اپنی خواہش سے کیا یا کسی کے مجبور کرنے سے یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
خطاءً کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی۔

سہواً کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔

مسئلہ کلام میں کم اور زیادہ کا فرق نہیں ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہو یا نہ ہو، مثال کے طور پر امام کو بیٹھنا تھا مگر کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کے لئے کہا "بیٹھ جا" یا "ہوں" کہا تو نماز جاتی رہی۔

انتباہ! وہ کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح جان بوجھ کر کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب کہ بقدرِ التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہو گئی مگر مکروہِ تحریمی ہوئی

- سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی۔
- کسی شخص کو سلام کیا عمداً یا سہواً تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آگیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہئے تھا اور چپ ہو گیا تب بھی نماز جاتی رہی۔
- مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے، سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوئی
- دوسری رکعت کو چوتھی رکعت خیال کر کے سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کر لے۔
- نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ یا آنکھ سے ہاں یا نہ کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہو گی، البتہ نماز مکروہ ہوئی۔
- کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے یرحمک اللہ کہا اور نمازی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز ہو گئی۔
- نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہہ لے اور اگر کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔
- کسی نے آنے کی اجازت چاہی، نمازی نے یہ ظاہر کرنے کو کہ وہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی
- خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہو گئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ بتانے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی، یونہی کوئی بری خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

لقمہ دینے کے مسائل

نمازی نے اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

جس کو لقمہ دیا ہو وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا تنہا، پڑھنے والا ہو یا کسی اور کا امام ہو، سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی

امام کا اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے، البتہ اگر

اس کے بتاتے وقت اس کو خود یاد آگیا اس کے بتانے سے نہیں تو نماز ادا ہو جائے گی۔

- فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورۃ کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے اور اگر بقدرِ حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔
- لقمہ دینے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق (جو قریب بالغ کے ہو) بھی لقمہ دے سکتا ہے۔
- آہ، اوہ، آف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں جاتی رہی، اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے تو حرج نہیں۔
- مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی، یونہی چھینک، کھانسی، جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے معاف ہیں۔
- جنت دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔
- پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی مگر جان بوجھ کر کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہو جائیں جیسے اف، تف وغیرہ تو نماز جاتی رہی۔
- کھنکھارنے میں اگر دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح تو نماز فاسد ہو جاتی ہے بشرطیکہ نہ عذر ہو نہ کوئی مرض اور اگر عذر ہے مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے جیسے آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لئے کھنکھارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکھارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عمل کثیر و عمل قلیل

عمل کثیر اس کو کہتے ہیں کہ دور سے دیکھ کر اس کی نماز میں ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ وہ کام کرنے والا نماز میں نہیں ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو "عمل قلیل" ہے۔

دونوں کے احکام

عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ

وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی درستگی کے لئے کیا گیا ہو اور عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

• ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح سجدہ کی حالت میں ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہو گئی۔

• نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان بوجھ کر ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز جاتی رہی۔

• دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی۔

• نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اس کے اجزا نگل لئے تھے صرف لعاب دہن (تھوک) میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا تھا تو اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

• عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی، اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔

• نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا پھر وہیں رکھ دیا اگر نمازی کا سینہ قبلہ سے نہ پھرا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اسکو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا تو نماز فاسد ہو گی۔

• سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب (مار) کی حاجت ہو ورنہ نماز جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے لیکن یہ یاد رہے کہ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور اس سے ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو ورنہ مارنا مکروہ ہے۔

• ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اس سے نماز نہیں جائے گی۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ:-

"اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا"

لیکن اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

موضعِ سجود قیام کی حالت میں جائے سجود کی طرف نظر رکھے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضعِ سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے مکان

اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوارِ قبلہ تک بیچ میں سے گزرنا جائز نہیں اگر سُترہ نہ ہو

بڑی مسجد :- بڑی مسجد وہ ہے جس کی لمبائی چالیس ہاتھ یا زیادہ ہو۔

چھوٹی مسجد :- چھوٹی مسجد وہ ہے جس کی لمبائی چالیس ہاتھ سے کم ہو۔

• کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں جب کہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

سُترہ سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کو نمازی کے آگے آڑ کرنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے۔

اس کا کم سے کم ایک ہاتھ سے اونچا اور انگلی کے برابر موٹا ہونا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو، اگر کوئی شخص اس سترہ کے پاس سے گزرے تو اب کوئی حرج نہیں سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنی یا بائیں بھووں کی سیدھ پر ہو اور داہنی کی سیدھ پر افضل ہے۔

• امام کا سترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے، اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔

• بوقتِ ضرورت اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترے کے قابل ہو تو اس کو نمازی کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اس چیز کو

اٹھائے اور اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کے لائق کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا تھا اس طرف ہٹ جائے۔

• مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

نماز کے مکروہات تحریمی

نماز کے ۴۳ مکروہات تحریمی یہ ہیں:۔

۱۔ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا ۲۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے اٹھایا ہو اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ ۳۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔

• رومال یا شال یا رضائی یا چادر یا کمبل کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں تو وہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے اس زمانے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا عموماً طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔

۴۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن سمیٹے ہو تو بھی نماز مکروہ تحریمی ہوگی، خواہ پہلے سے چڑھائی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو۔

• ۶۔ شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

• جو نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پاخانہ پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہیگا،

تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر نماز کی حالت میں یہ صورت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے۔ اگر کسی طرح نماز پڑھ لی تو گنہ گار رہو ا۔

• ۸۔ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہو گئی۔

• ۹۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جب کہ پورے طور پر سنت کے طریقہ سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کنکریاں ہٹانے کی اجازت ہے اور اس سے بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔

• ۱۰۔ انگلیاں چٹخانا، ۱۱۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

• ۱۲۔ کمر پر ہاتھ رکھنا، ۱۳۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا ضرورت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور ۱۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

• ۱۵۔ التحیات یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرکے بل بیٹھنا، ۱۶۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا، ۱۷۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

• ۱۸۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۹۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو ۲۰۔ ناک اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکھار نکالنا ۲۱۔ نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
"جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے"۔

بعض روایتوں میں ہے کہ "شیطان منہ میں گھس جاتا ہے"۔ اور بعض میں ہے کہ "شیطان دیکھ کر ہنستا ہے"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ:۔

"جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو "قاہ قاہ" کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے اور جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے"۔

- ۲۲ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی ایسا لباس پہننا ناجائز ہے۔
- ۲۳ تصویر نمازی کے سر یعنی چھت میں ہو یا لٹکی ہوئی ہو یا ۲۴ محلِ سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔
- اسی طرح نمازی کے آگے ۲۵ یا داہنے ۲۶ یا بائیں ۲۷ تصویر کا ہونا مکروہِ تحریمی ہے اور پیٹھ ۲۸ کے پیچھے تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چار صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے، پیچھے، داہنے، بائیں لٹکی ہوئی ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں اور اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا وغیرہ تو اس میں حرج نہیں۔
- اگر تصویر ذلیل چیز کی ہو جیسے جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیہ پر کہ زانوں وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آتی ہے جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔
- جس تکیہ پر تصویر ہو اسے منصوب (کھڑا کرنا) پڑا ہوا نہ رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل، اس طرح ہونا بھی نماز کو مکروہ کرے گا۔
- اگر ہاتھ میں یا کسی جگہ اور بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

- تصویر جس کا سر کٹا ہو یا اس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھی اس پر روشنائی پھیر دی یا اس کے سر یا چہرہ کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا تو کراہت نہیں۔
- تصویر کا صرف چہرہ مٹا دینا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر دئیے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔
- نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہو تو نماز میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔
- یہ سب احکام تصویر نماز کے ہیں اس کے علاوہ تصویروں کا رکھنا، اس کے متعلق صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"جس گھر میں تصویر یا کتا (جاندار ہو) اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

تصویر اگر چھوٹی ہو یا اہانت و ذلت کی جگہ میں ہو تو ملائکہ رحمت کی آمد کے لئے مانع نہیں چنانچہ روپے، اشرفی اور دیگر سکوں کی تصویروں کا یہی حکم ہے۔

یہ احکام تصویر رکھنے کے بارے میں بیان ہوئے لیکن تصویر بنانا یا بنوانا، ہاتھ سے بنائی جائے یا کھنچوائی جائے بہرحال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔

- ۲۹۔ الٹا قرآن شریف پڑھنا، ۳۰۔ کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یونہی قومہ و جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدے میں چلے جانا۔ ۳۱۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا ۳۲۔ رکوع میں قرأت ختم کرنا، ۳۳۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔
- ۳۴۔ صرف پائجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معاف ہے۔
- ۳۵۔ امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- ۳۶۔ جلدی سے صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔
- ۳۷۔ غصب (چھینی ہوئی) کی ہوئی زمین پر یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود

ہے یا ۳۹۔ جوتے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کے سامنے اگر نمازی و قبر کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ تنزیہی ہے

- ۴۰۔ کافروں کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔

- ۴۱۔ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اور ۴۲۔ اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔

انتباہ! جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ورنہ گناہ ہوگا۔

مکروہاتِ تنزیہی

نماز کے مکروہاتِ تنزیہی یہ ہیں:۔

۱۔ سجدے یا رکوع میں بغیر ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا حدیث میں اس کو مرغی کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر وقت کی تنگی یا ریل وغیرہ چلی جانے کا اندیشہ ہو تو حرج نہیں۔

- ۲۔ کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور بھی کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

- ۳۔ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر اس کی وجہ سے قرأت نہیں ہو پا رہی ہے مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

- ۴۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی محسوس ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے اور اگر خشوع و خضوع کے لئے سر برہنہ نماز ادا کی تو باعثِ ثواب ہے۔

- نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اس کو اٹھا لینا افضل ہے جب کہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور اگر نہ اٹھانے سے خشوع و خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

• پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ اس کی وجہ سے موقع پر قرآن مجید پڑھنا
یا رکوع میں قرأت ختم کرنا ہے۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے
بلکہ بعض حدیثوں میں "عقدِ انامل" کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا
اور وہ بولیں گی۔

عقدِ انامل

شمار کرنے کا ایک مسنون طریقہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے :-
نمبر ۱ کے لئے بیچ کی انگلی چھنگلیا بند کر لی جائے اس طرح کہ اس کا سر
ہتھیلی نمبر ۳ کے لئے بیچ کی انگلی اور نمبر ۴ کے لئے چھنگلیا کھول دی جائے اور نمبر ۵ کے واسطے
برابر والی بھی کھول دی جائے اور نمبر ۶ کے لئے بیچ کی کھول دی جائے اور چھنگلیا کے برابر
والی بند کر دی جائے اس طرح کہ اس کے پوٹے کا سر بیچ ہتھیلی پر ہو اور نمبر ۷ کے لئے چھنگلیا
کے برابر والی کھول کر چھنگلیا کو بند کر دیا جائے اس طرح کہ اس کا سر ہتھیلی کے کنارے کے قریب
ہو اور نمبر ۸ کے لئے چھنگلیا کے برابر والی بند کی جائے اور نمبر ۹ کے واسطے بیچ والی کو اول تلیو کی
عددیں انگلیوں کا سر ہتھیلی کی طرف رہے گا تاکہ چھپنے میں سے مشتبہ نہ ہوں اور نمبر ۱۰ کے لئے
انگشتِ شہادت کے ناخن کے سرے کو انگوٹھے کے پورے کے پیٹ پر رکھا جائے اور
نمبر ۲۰ کے لئے انگشتِ شہادت کے تیسرے پورے کا کنارہ انگوٹھے کے ناخن کی پشت
کے اوپر رکھا جائے اور نمبر ۳۰ کے لئے انگوٹھا کھڑا کر کے انگشتِ شہادت کے پوٹے
کا سر اس کے ناخن کے کنارے پر رکھا جائے اور نمبر ۴۰ کے واسطے انگوٹھے کے ناخن کو
انگشتِ شہادت کے تیسرے پورے کی پشت پر رکھیں اور نمبر ۵۰ کے لئے انگشتِ شہادت
کو سیدھا کر کے انگوٹھے کو خم دے کر اس کے ناخن کی پشت پر انگشتِ شہادت کے مقابل
رکھیں اور نمبر ۶۰ کے واسطے انگوٹھے کو خم دے کر اس کے ناخن کی پشت پر انگشتِ شہادت
کے دونوں گرہوں کے باطنی حصے کو انگوٹھے کے ناخن کی پشت پر رکھیں اس طرح کہ انگوٹھے
کا ناخن کچھ پورا کھلا رہے اور نمبر ۸۰ کے لئے انگوٹھے کو کھڑا کر کے انگشتِ شہادت کے پورے
کا کنارہ انگوٹھے کے پہلے پورے کے جوڑ کی پشت پر رکھیں اور نمبر ۹۰ کے واسطے انگشتِ شہادت
کے ناخن کے سر کو انگوٹھے کے دوسرے پورے کے جوڑ کے باطنی (اندرونی) حصے پر رکھیں

داہنے ہاتھ میں انگلی کی جو شکل (۱) کے لئے ہے بائیں ہاتھ میں وہی ہیئت (۱۰۰۰) کے لئے ہے اور جو (۲) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۲۰۰۰) کے لئے اور جو (۳) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۳۰۰۰) کے واسطے اسی طرح باقی یہاں تک کہ جو (۹) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں وہی شکل (۱۰۰) کے واسطے اور جو (۲۰) کے لئے ہے وہ بائیں میں (۲۰۰) کے لئے اور جو (۳۰) کے لئے ہے وہ بائیں میں (۳۰۰) کے واسطے اسی طرح باقی یہاں تک کہ جو (۹۰) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۹۰۰) کے واسطے اور (۱۰۰۰۰) کے لئے، انگوٹھے کے پورے کنارے کو انگشتِ شہادت کے تمام پورے کی طرف ساتھ ملایا جائے اس طرح کہ انگوٹھے کے ناخن کا سر اس کے ناخن کے سرے کے برابر اور کنارہ کنارے کے برابر ہو جائے۔

- ۷۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے ۸۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے۔
- ۹۔ دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- ۱۰۔ کپڑا عادت کی حد سے زیادہ دراز رکھنا، دامنوں اور پائچوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں زیادتی یہ ہے کہ انگلیوں سے نیچے ہوں اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں اس کا شملہ دبے ۱۱۔ انگڑائی لینا اور جان بوجھ کر کھانسنا یا ۱۲۔ کھنکارنا اور ۱۳ نماز میں تھوکنا، یہ سب مکروہ ہے۔
- ۱۵۔ مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ اگلی صف میں جگہ موجود ہو ورنہ حرج نہیں۔
- ۱۶۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالتِ اختیار میں مکروہ ہے۔ عذر سے ہو تو حرج نہیں، ۱۷۔ یونہی سورۃ کو بھی بار بار پڑھنا مکروہ ہے۔
- ۱۸۔ سجدے کو جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور ۱۹۔ اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بغیر عذر مکروہ ہے۔

- ۲۰۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے۔
- ۲۱ تسمیہ، تعوذ، ثنا اور آمین زور سے کہنا اور ۲۲۔ اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔
- ۲۳۔ بغیر کسی عذر کے دیوار یا لاٹھی پر ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ ۲۴۔ عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا ۲۵۔ زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مکروہ ہے۔ ۲۶۔ آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور اگر گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کرے تو حرج نہیں۔
- ۲۷۔ آیتِ رحمت پر سوال کرنا اور آیتِ عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے اور ۲۸۔ امام و مقتدی کو مکروہ ہے۔
- ۲۹۔ داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر، یہ قیام میں طول ہو جائے تو مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔
- ۳۰۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے، ۳۱۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہوتا ہو تو بند رکھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔
- ۳۲۔ سجدہ وغیرہ میں انگلیوں کو پھیر دینا قبلہ کی طرف سے مکروہ ہے۔

(تنبیہ! جوں یا مچھر یا کھٹمل جب ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جبکہ عملِ کثیر تک نہ ہو۔

- ۳۳۔ امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔
- ۳۴۔ اسی طرح اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تب بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ ۳۵۔ امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔
- ۳۶۔ اسی طرح پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لئے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں

طاق وغیرہ ہوں یا نہ ہوں۔

- ۳۷۔ امام کا اکیلا اونچی جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی اتنی ہو کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر و ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تنزیہی ورنہ تحریمی ہے۔
- ۳۸۔ امام نیچے ہو اور مقتدی اونچی جگہ پر، یہ بھی مکروہ ہے۔
- ۳۹۔ کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں ترکِ تعظیم مسجد لازم آتی ہے۔
- ۴۰۔ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا مکروہ ہے، تلوار وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کے ہلنے سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں اس طرح سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔
- ۴۱۔ جلتی ہوئی آگ کے آگے نماز پڑھنا مکروہ ہے، شمع یا چراغ ہو تو کراہت نہیں، ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسے مقام پر ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ممکن نہیں تو مکروہ نہیں۔
- ۴۲۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست کا ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں اس کا گمان ہو مکروہ ہے۔
- ۴۳۔ سجدے میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ۴۴۔ ہاتھ سے بغیر ضرورت مکھی، پسو اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملائے اس کے لئے مکروہ نہیں۔
- ۴۴۔ قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنا حرج نہیں جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ جس میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔
- ۴۵۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت و آرائش اور کھیل کود وغیرہ اس طرح نماز کے لئے دوڑنا بھی مکروہ ہے۔
- ۴۶۔ عام گزرگاہ، ۴۷۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ، ۴۸۔ کمیلا (جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں) ۴۹۔ قبرستان، ۵۰۔ غسلخانہ، ۵۱۔ حمام، ۵۲۔ نالہ، ۵۳۔ مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، ۵۴۔ اصطبل، ۵۵۔ پاخانہ کی چھت اور ۵۶۔ جنگل میں بلا سترے کے جب کہ خوف ہو کہ لوگ آگے سے گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔

• ۵۷ - قبرستان میں جو جگہ نماز کے لئے خاص کر لی گئی ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔

• ۵۸ - ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے کافر کی زمین پر نماز نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت (کھیتی) ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے اس کو ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟

سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ ایذا پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کو پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیئے وغیرہ کے حملہ کا خوف ہے ان سب حالتوں میں نماز توڑنا جائز ہے یونہی اپنے یا پرائے کے ایک درہم (یعنی سوا چار آنے اور تقریباً ایک پائی) کے نقصان ہو جانے کا اندیشہ ہو مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری اور روٹی وغیرہ کے جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے

نماز توڑنا کب مستحب ہے؟

پاخانہ، پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لئے مانع نہ ہو یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت جماعت نہ فوت ہو جائے اور پاخانہ پیشاب کی حالت سخت ہو تو جماعت چلی جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ وقت نماز جانے کا لحاظ ہوگا۔

نماز توڑنا کب واجب ہے؟

کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو کسی نمازی کو پکار رہا ہو مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا کوئی آگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا مسافر کنویں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ اس کو بچانے کی طاقت رکھتا ہو۔

اگر کسی شخص کا بیٹا نفل نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ بیٹا نماز کی حالت میں ہے اور اس نے پکارا تو بیٹے کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دیدے۔

جماعت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے باجماعت ادا کی جانے والی نماز کا ثواب ۲۷ گنا زیادہ ہے۔

بخاری و مسلم میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"منافقین پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں، اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے"۔

نیز ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھر کو جلا دوں"۔ (بخاری و مسلم)

مسائل

مردوں کو جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ (جس کی گواہی قبول نہیں) ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

- جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہونگی ہی نہیں۔
- تراویح میں جماعت سنتِ کفایہ ہے یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی

تو سب کے ذمہ سے برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑ دی تو سب نے برا کیا۔

- رمضان شریف کے وتر میں جماعت مستحب ہے۔
- سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی وتر جماعت سے مکروہ ہے۔
- اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضو تین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ پائے گا تو تین تین بار دھوئے۔ (بہارِ شریعت)
- محلہ کی مسجد جس کے لئے امام مقرر ہے محلہ کے امام نے اذان و اقامت کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب دوبارہ اذان و اقامت کے ساتھ پہلے ہی کی طرح جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بے اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی (درمختار)۔

جن حالتوں میں جماعت واجب نہیں

ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت و دشواری ہو سخت بارش، بہت کیچڑ، سخت سردی، سخت اندھیرا، آندھی، پاخانہ، پیشاب، ریاح کا بہت زور ہونا، ظالم کا خوف، قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال یا کھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر، مفلس کو قرض خواہ کا خوف، بیمار کی تیمارداری کہ اگر یہ چھوڑ کر چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا گھبرائے گا، یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں یعنی ان حالتوں میں جماعت واجب نہیں۔

- عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عید بقرعید کی، چاہے جوان عورتیں ہوں یا بڑھیا، یونہی وعظ کی مجلس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، درمختار)
- اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو، بائیں جانب یا امام

کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی پیچھے ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑے ہونا مکروہ ہے، دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہارِ شریعت)

- ایک آدمی امام کے برابر کھڑا ہوا تھا اور دوسرا آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی پیچھے ہٹ جائے یا خود ہٹ آئے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کا پیچھے آجانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

صف صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں، بیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں اور امام آگے بیچ میں ہو۔

- پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے (درمختار بحوالہ قانونِ شریعت)۔
- صفوں کی ترتیب اس طرح ہونی چاہئے، اگلی صفوں میں مرد اس کے بعد لڑکے اور سب سے پیچھے عورتیں۔ (ہدایہ)

امامت کے مسائل و احکام

نماز کا امام مسلمان مرد، عاقل، بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا اور غیر معذور ہونا چاہئے کہ اگر امام میں ان چھٹوں باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

- اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو قطرہ آنے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)
- تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہو سکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)
- موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔
- کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والوں کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (شرح وقایہ)
- وہ شخص جو رکوع و سجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اشارے سے

پڑھتا ہے لیکن اگر امام ومقتدی دونوں اشارے سے پڑھتے ہیں تو اقتدار جائز ہے۔ (ہدایہ، شرح وقایہ)

• ننگا ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا (ہدایہ)

• بد مذہب جس کی بد مذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ، اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (عالمگیری)۔

• فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زانی، سود خوار، چغلخور وغیرہ جو گناہ کبیرہ علی الاعلان کرتے ہیں انکو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (درمختار)

• وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی، اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ شیخ سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے، اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرتے یا کم سے کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں، ان کے پیچھے بالکل نماز جائز نہیں ہے۔

مسبوق مسبوق وہ ہے جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخر تک امام کے ساتھ رہا۔

منفرد منفرد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھے، جماعت کے ساتھ نہ پڑھے،

مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو اس طرح شامل ہو کر پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے، تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے، اگر رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی یونہی کرے، اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

• مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت الحمد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اس میں بھی الحمد اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف الحمد کے ساتھ اور اب آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز پوری کرے

یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور کرنے ہونگے، ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ اس قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر۔

- مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے الحمد و سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد و سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کر کے اور قعدۂ اخیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ پڑھے اس میں بھی دو قعدے ہونگے علاوہ امام کے قعدہ کے۔
- چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں الحمد اور سورۃ ضرور پڑھے۔
- پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے الحمد و سورۃ کے ساتھ۔
- مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز کی پوری کرے اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدۂ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا دیر بعد پھیرا ہے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا پھر خیال یہ کیا کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے۔

سب سے زیادہ امامت کا حقدار

سب سے زیادہ امامت کا حق دار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام و مسائل سب سے زیادہ جانتا ہو اگرچہ باقی علوم میں دستگاہ نہ رکھتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہبی خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرأت) کا علم زیادہ رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو، اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو زیادہ علم والا یعنی جس کا زمانہ اسلام میں زیادہ گزرا ہو اس میں بھی سب برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں تو۔

زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت ہوں تو زیادہ حسب والا، پھر وہ کہ باعتبار نفس کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ کہ جس کے کپڑے زیادہ صاف ستھرے ہوں غرض چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حقدار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے۔

جن کی امامت مکروہ ہے

غلام دیہقانی، ولد الزنا، امرد جس کے داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (بے وقوف) کہ تصرفات مثلاً بیع وشرا (خرید و فروخت) میں دھوکے کھاتا ہو، کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔

اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے (درمختار)

مسائل

• جس کو کم سوجھتا ہے وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

• فاسق کی اقتدار نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجدوں کو چلا جائے اور اگر جمعہ شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدار نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔

• عورت، خنثیٰ اور نابالغ کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ تراویح اور نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ نمازی باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں کے

درمیان چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو تک چھو جائیں اور انگلیاں ملی ہوئی نہ رکھے نہ خوب کھلی ہوئی رہیں بلکہ اپنی حالت پر رکھے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل، پھر ثنا پڑھے:-

ثنا:- سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

پھر تعوّذ یعنی:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے"۔

۱- قرآن شریف پڑھنے سے پہلے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھنا نماز میں سنت ہے اور نماز کے باہر واجب۔ شیطان فرشتوں میں معظم اور ان کا معلم ہونے کے باوجود خدا کی بارگاہ سے مردود اس لئے ہو گیا کہ اس نے اپنے پروردگار کا حکم نہیں مانا تھا اس کی مخالفت کی تھی یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

اس واقعہ کے یاد آجانے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے گا کہ قرآن میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے انکو بجا لائے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے پرہیز کرے رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو۔

۲- چونکہ بندہ کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کے باعث کلام الٰہی کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی اس وجہ سے اس کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر شیطانی خیالات اور وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلام الٰہی کی حلاوت اپنے اندر محسوس کر سکے۔

۲۔ قرآن پاک کے ہر ہر کلمہ میں حقائق و معارف کے دفتر پنہاں ہیں مگر اس قلب کی رسائی ہو سکتی ہے جو شیطانی وسوسوں سے پاک اور انفاسِ حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" میں پوشیدہ ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:۔

"جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن تعوذ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعہ سے قادرِ مطلق کی پناہ میں آجاتا ہے۔"

نیز حدیث شریف میں مذکور ہے کہ:۔

"جو شخص دن میں دس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص باہم سب و شتم (گالی گلوچ) کرنے لگے اور اس میں حد سے آگے بڑھ گئے تو رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ پڑھ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے وہ کلمہ "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" ہے۔"

جلیل القدر صحابی رسول حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

"حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجۂ

شہادت پائے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔"

پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔

- یہ قرآن شریف کی مستقل ایک آیت ہے، کسی سورۃ کا جزو نہیں، سورتوں میں فصل اور امتیاز پیدا کرنے کے لئے اس کو نازل کیا گیا تھا، نماز کے باہر جب کسی سورۃ کو شروع سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے۔

- اس کے نازل ہونے سے پہلے حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھوایا کرتے تھے پھر جب آیت اِرْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰيهَا نازل ہوئی تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ لکھوانا شروع کر دیا، پھر جب آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھوانا شروع کیا، جب آیت نازل ہوئی اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھوانا اختیار فرمایا اور اسکی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"ہر امر ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تاکہ اس میں اللہ تعالےٰ دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا۔"

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے ننانوے مشہور ناموں میں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اول میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے بصیرؔ، سمیعؔ، مالکؔ، اللہؔ، لطیفؔ، ہادیؔ، رزاقؔ، حلیمؔ، نافعؔ وغیرہ، پس کسی کام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اسی واسطے "بسم اللہ شریف" کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔"

اولادِ صالح پیدا ہو

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"جب تم وضو کا ارادہ کرو تو بسم اللہ پڑھ لو اس وقت سے فارغ ہونے تک محافظ فرشتہ تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا اور جب اپنی بیوی سے مخصوص ملاقات کا قصد کرو تو بسم اللہ پڑھ لو تو اس وقت (صحبت) سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو تمہارے نامۂ اعمال میں اس بچہ کے سانسوں کی تعداد کے برابر اور اس بچے کی جتنی نسل ہوگی اس ساری نسل کے سانسوں کی تعداد کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اے ابوہریرہ! جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں"۔

• شہنشاہِ روم نے امیر المومنین سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد رہتا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا، میرے لئے کوئی دوا ارسال فرمائیں، عمر فاروقِ اعظم نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی، بادشاہِ روم جب اسکو سر پر رکھتا درد بند ہو جاتا اور جب اتار دیتا تو درد پھر ہونے لگتا، یہ چیز اس کے لئے تعجب خیز ہوئی تو اس نے اس ٹوپی کی تفتیش کی، اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تھا، تب وہ سمجھا کہ اس کی برکت سے سر کا درد بند ہو جاتا ہے۔

علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ:۔

"اللہ تعالےٰ کے تین ہزار نام ہیں، ایک ہزار تو وہ ہیں جن کا علم صرف فرشتوں کو ہے اور ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم انبیائے کرام کو ہے، تین سو توریت میں ہیں تین سو انجیل میں، تین سو زبور میں، ۹۹ قرآن پاک میں ہیں اور ایک نام وہ ہے جس کا علم بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں بسم اللہ شریف میں تین نام مذکور ہیں، اللہ، رحمٰن، رحیم، ان تینوں میں تین ہزار ناموں کے معانی آجاتے ہیں تو جس کام کے شروع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا گیا تو ان تینوں ناموں کی برکتیں حاصل ہونگی۔"

حدیث شریف میں ہے :-

"محبوب کبریا سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا کہ شبِ معراج میں میرے سامنے سب جنتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں، ایک پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شراب کی اور چوتھی شہد کی، میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں اور کہاں جارہی ہیں؟ جبریل امین نے عرض کی حوضِ کوثر میں جارہی ہیں۔ اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آرہی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجیے، تاکہ وہ آپ کو بتا دے یا دکھا دے، چنانچہ آپ نے بارگاہِ خداوندی میں اس کے متعلق سوال کیا تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی کہ آنکھیں بند کر لیجیے، آپ نے آنکھیں بند کر لیں، پھر اس نے عرض کی کھول دیجیے، آپ نے آنکھیں کھول دیں، حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد ایک درخت کے پاس تھا اور میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگا ہوا تھا، وہ قبہ اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن وانس اس پر بٹھائے جائیں تو ایسا معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے، میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس قبے کے نیچے سے نکل رہی ہیں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قبے میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا کس طرح داخل ہوں جب کہ اس کا دروازہ مقفل ہے اور میرے پاس اس کی کنجی نہیں، فرشتے نے عرض کی کہ اسکی کنجی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے، چنانچہ میں نے اس قفل کے قریب ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا تو وہ قفل فوراً کھل گیا، پھر میں اس قبے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ چاروں نہریں اس قبے کے چاروں گوشوں سے نکل رہی ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس قبے کے چاروں گوشوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے، پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے اور دودھ کی اللہ کی ہ سے اور شراب کی رحمٰن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے نکل رہی

ہے، تب معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل "بسم اللہ" سے ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب! تمہاری امت میں سے جو شخص خلوصِ قلب کے ساتھ ان تینوں اسماء کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر مجھ کو یاد کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب کروں گا"۔

اس کے بعد نمازی "الحمد" پڑھے اور ختم پر آہستہ "آمین" کہے، پھر کوئی سورہ یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین آیتوں کے برابر ہو۔

سورۃ الحمد

الحمد شریف کو سورۂ فاتحہ بھی کہتے ہیں، اس میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ۱۴۰ حروف ہیں، حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے اسی لئے بزرگانِ دین اور اولیائے کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریض کو پلاتے ہیں جس کے پینے سے مریض و بیمار کو بفضلہ تعالٰے شفا حاصل ہوتی ہے"۔

اسکی عظمت کا کچھ اندازہ سیدِ عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے اس ارشادِ مبارک سے ہوتا ہے:-

"اگر یہ سورۃ توریت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی اور اگر انجیل میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نصرانی نہ ہوجاتی اور اگر یہ سورۃ زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ السلام کی قوم مسخ نہ کی جاتی اور جو مسلمان اسکو پڑھے تو اللہ تعالٰے پورے قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پائے گا"۔

نیز حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:-

"سورۂ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر جو دعا کی جائے، اللہ تعالٰے اس کو قبول فرماتا ہے"۔

سورۂ فاتحہ مع ترجمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے عالم کا پروردگار ہے، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہمیں سیدھا راستہ چلا، ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

مضامین کی توضیح سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت مالکیت، استحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت توجہ الی اللہ، اختصاصِ عبادت، استعانت، طلبِ رشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دنیا کی زندگی کا خاتمہ اور جزا و سزا کا مقرح اور مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً تذکرہ ہے۔

مسائل ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ کی طرح حمدِ الٰہی بھی کرنی چاہیے کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں اور کبھی مستحب جیسے نکاح کے خطبہ میں اور دعا میں اور ہر کھانے پینے کے بعد بھی مستحب ہے کبھی حمد سنّتِ مؤکدہ ہے جیسے چھینک آنے کے بعد۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم، ازلی، ابدی، حیّ و قیوم اور قادر علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے، ان دونوں لفظوں میں علمِ الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے۔

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں ملک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا، اس سے معلوم

ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے انتہا و فنا ہے پس دنیا کے سلسلہ کو ازلی و ابدی کہنا باطل ہے ، اختتامِ دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تناسخ باطل ہے ۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں شرک کا رد بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اس میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ استعانت خواہ بواسطہ یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے ، باقی آلات ، خدام و احباب وغیرہ سب اعانتِ الٰہی کے مظہر ہیں ، بندہ کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے ، اس سے یہ مطلب نکالنا کہ انبیاء و اولیاء وغیرہم سے مدد مانگنا شرک ہے جیسے آجکل کے بعض بد مذہب لوگوں کا عقیدہ ہے بالکل باطل ہے ، خدا کے برگزیدہ و مقرب بندوں کی امداد در اصل امدادِ الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں ، اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان گمراہوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (یعنی مدد طلب کرو صبر اور نماز سے) کیوں فرمایا جاتا اور احادیث کریمہ میں اللہ والوں سے استعانت کرنے کی تعلیم کیوں دی جاتی ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندہ کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہو جانا چاہئے ، حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد کی دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے ،

صراطِ مستقیم سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق یا خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل و اصحاب مراد ہیں ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم اہلِ سنت کا راستہ ہے جو اہلبیت اور سنت و قرآن اور سوادِ اعظم کو مانتے ہیں ۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کہ "صراطِ مستقیم" سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ "صراطِ مستقیم" میں داخل ہیں

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم وراہ، انکی وضع واطوار سے پرہیز لازم ہے، ترمذی شریف کی روایت ہے کہ مغضوب علیہم سے یہود اور الضآلین سے نصاریٰ مراد ہیں۔

مسئلہ :۔ غیر المغضوب کو غیر المغلوب پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور جو شخص ض کی جگہ ظ پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔ (محیط برہانی بحوالہ نظام شریعت)

آمین

یہ لفظ "الحمد" نہ قرآن پاک کا جزو ہے ہاں! سورۂ الحمد پڑھنے والے کے لئے اختتام پر اس کا پڑھنا مسنون ہے اس طرح ہو دعا، اور یہ اس امت کی خصوصیات سے ہے اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اس کا تلفظ ضرور کیا تھا جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے لئے بد دعا فرمائی تھی۔

- مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ :۔
"آمین پروردگارِ عالم کی عطا کردہ مہر ہے کہ بندے اپنی دعاؤں کے آخر میں اس کو لگائیں تاکہ انکی دعائیں ناکام و نامقبول ہونے سے محفوظ رہیں۔"
- حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔
"اس (آمین) کے کہنے والے کے لئے جنت کا ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔"
- مشہور مورخِ اسلام وہب ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔
"آمین میں چار حروف ہیں، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو کہ آمین کہنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔"

پھر نماز پڑھنے والا الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف ہوں اور دوسری طرف صرف انگوٹھا ہو اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو اور کم از کم تین بار سبحان ربی العظیم کہے۔

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
نمازی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اس ارادہ سے کہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ان کلمات کے ذریعہ سے خود آداب بجا لا رہا ہے یہ خیال نہ ہو کہ میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اور اس ارادہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوبِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ پاک کا دل میں تصور کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ اپنے لئے اور تمام صالحین بندوں کے لئے سلامتی کی دعا کر رہا ہوں اور اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے۔

پھر التحیات کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھے اور وہ یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسی کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے ہمارے سردار محمد کو اور ان کی آل کو جیسی تو نے برکت دی ہمارے سردار ابراہیم اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کو بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔

فضائل درود شریف

حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو اتنے بڑے ہیں کہ ایک بازو مشرق میں اور ایک بازو مغرب میں ہے اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتوں زمین کے نیچے اور اس کے پر مخلوقات کی تعداد کے برابر جب میری امت کا کوئی مرد یا کوئی عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ نور کے دریا میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازو کو جھاڑتا ہے تو ہر ایک پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطروں سے پیدا ہونے والی مخلوق کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔"

مسائل

• عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر مجلس ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود حضور پاک کا نام لے یا دوسرے سے سنے، اگر ایک مجلس میں سو مرتبہ ذکر پاک آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہئے۔

• گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی اور اچھائی ظاہر کرے ناجائز ہے، یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس خیال ونیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، بیجا جائز ہے۔

خاص اوقات درود

جہاں تک ہو سکے درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خاص طور پر ان اوقات میں:-

(۱) جمعہ کے دن، ۲۔ جمعہ کی رات میں ۳۔ صبح کے وقت ۴۔ شام کو ۵۔ مسجد میں جاتے وقت ۶۔ مسجد سے نکلتے وقت ۷۔ روضۂ انور کی زیارت کے وقت ۸۔ صفا، مروہ پر ۹۔ خطبے میں ۱۰۔ اذان کے جواب میں ۱۱۔ اقامت کے وقت ۱۲۔ دعا کے اول و آخر اور بیچ میں ۱۳۔ دعائے قنوت کے بعد ۱۴۔ حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد ۱۵۔ اجتماع

وافتراق کے وقت ۱۶۔ وضو کرتے وقت ۱۷۔ جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت ۱۸۔ وعظ کہتے وقت ۱۹۔ پڑھتے وقت ۲۰۔ پڑھاتے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول وآخر میں ۲۱۔ سوال لکھتے وقت ۲۲۔ فتوے لکھتے وقت ۲۳۔ تصنیف کے وقت ۲۴۔ نکاح کے وقت ۲۵۔ منگنی کے وقت اور ۲۶۔ جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔

حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام پاک لکھنے کا طریقہ

جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام نامی واسم گرامی لکھے تو اس کے ساتھ درود شریف ضرور لکھے کیونکہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے، اکثر لوگ آجکل درود شریف کے بدلے صلعم یا عم یا ص یا ع لکھتے ہیں یہ نا جائز اور سخت حرام ہے اور اگر نعوذ باللہ حضور کی شان گھٹانے یا ہلکی کرنے کا قصد ہو تو قطعاً کفر ہے، اسی طرح صحابۂ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مبارک ناموں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رض لکھنا مکروہ و باعثِ محرومی ہے (فتاویٰ افریقہ، بہار شریعت)

جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں بعض لوگ ان ناموں پر ص یا علی بناتے ہیں، یہ بھی منع ہے اس لئے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی؟

درود گنج عاشقاں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ جو شخص حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے تمام جہان سے زیادہ حضور کی عزت وعظمت دل میں جمائے حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دور رہے اور اگر اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہو کر ۱۰۰ مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے بے شمار فوائد ہیں جن میں بعض یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

- اس درود شریف کے پڑھنے والے پر خدائے تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔
- اس پر دو ہزار مرتبہ اپنا سلام بھیجے گا۔ • پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیگا

• اس کے مال میں ترقی دے گا • اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا • دشمنوں پر غلبہ دے گا • کسی روز خواب میں سرکار اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا • انشاء اللہ ایمان پر خاتمہ ہوگا • قیامت میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی • اللہ تعالےٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔ درود شریف پڑھنے کے بعد نمازی دعا پڑھے:۔

نماز کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ! بے شک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا اور بے شک گناہوں کو تو ہی معاف فرماتا ہے تو مجھے معاف فرما دے اور اپنے کرم سے مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو مغفرت فرمانے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد کو، اے ہمارے پروردگار! قبول فرمالے دعا کو، اے ہمارے رب! میری مغفرت فرما دینا اور میرے ماں باپ کی اور سب ایمان والوں کی جس دن حساب ہو

انتباہ! جو چیزیں عادتاً محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہوجانا یا بوڑھے کا جوان ہوجانا یا جو چیزیں

شرعاً محال ہیں جیسے مخلوقات میں انبیائے کرام اور فرشتوں کے ماسوا کا معصوم ہو جانا انکی دعا کرنا حرام ہے مثلاً یہ دعا کرنا کہ اے اللہ پہاڑ کو سونا کر دے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کر دے یا مجھے معصوم بنا دے تو یہ حرام ہے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہے پھر بائیں طرف سلام کرے۔

نماز کے بعد طویل اذکار حدیث میں وارد ہیں وہ ظہر و مغرب و عشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سنت مختصر دعا کرے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

مسجد کا بیان

بخاری و مسلم شریف میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو شخص خدائے تعالیٰ کی (خوشنودی) کے لئے مسجد بنوائے گا تو خدائے تعالےٰ اس کے بدلہ میں اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں انکی مسجدیں ہیں اور بُری جگہیں بازار ہیں" (مسلم شریف)

بیہقی میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا، اللہ تعالےٰ کو ان لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں"

مسجد جانے کا طریقہ

حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص گھر سے نماز کے لیے جائے اور حسبِ ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّ لَا بَطَرًا وَّ لَا رِیَاءً وَّ لَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے بذریعہ حق سائلین جو تو نے اپنے ذمۂ کرم پر رکھا ہے اور بوسیلہ اپنے چلنے کے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گھر سے نہ متکبرانہ نکلا ہوں نہ اتراتا ہوا نہ دکھانے کے لئے نہ سنانے کو اور میں تیرے غضب سے بچنے اور تیری رضا طلب کرنے کے لئے نکلا ہوں میں سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دوزخ سے پناہ میں رکھ اور میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ گناہوں کی مغفرت تو ہی فرماتا ہے" (ابن ماجہ)

مسجد میں داخل ہونے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ پہلے داہنا پاؤں داخل کرے اور اس وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (یعنی اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے)۔

ایک واقعہ

بغداد شریف کی ایک مسجد میں ایک صاحب نے باہر سے آکر قیام کیا شہر میں رفتہ رفتہ شہرت پھیل گئی کہ ایک بزرگ فلاں مسجد میں تشریف لائے ہیں اور ان سے کرامتیں ظاہر ہو رہی ہیں، اس چیز کی خبر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ تک پہنچی، آپ نے اپنے ایک رفیق سے شوقِ ملاقات کا اظہار کیا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر ان بزرگ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے، اتفاقاً وہ بزرگ کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نکل کر بعد فراغت مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ حضرت جنید بغدادی وہاں پہنچے اور دیکھا

کہ ان بزرگ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھا۔ حضرت نے دیکھ کر ان بزرگ سے ملاقات کئے بغیر واپس ہوگئے۔ ہمراہی نے عرض کی کہ آپ تو بڑے اشتیاق سے ملاقات کرنے آئے تھے اور اب یونہی بغیر ملاقات کئے واپس جا رہے ہیں آپ نے جواب دیا کہ:

"یہ سن کر حاضر ہوئے تھے کہ یہ بزرگ واقفِ اسرارِ الٰہی ہیں لیکن مشاہدے سے معلوم ہوا کہ یہ آدابِ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عامل نہیں اور جو آدابِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ بجالاتا ہو وہ اسرارِ الٰہی کا حامل نہیں ہوسکتا۔"

• خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین محبوبِ داریں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

مسجد سے نکلتے وقت مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں قدم نکالے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

مسائل مسجد میں کچی لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک اس کی بو باقی رہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جن میں بُو ہو جیسے بیڑی، سگریٹ اور مولی وغیرہ کھا کر مسجد میں جانا۔ نیز جس کو گندہ دہنی کا مرض ہو یا کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو تو جب تک بو دور نہ ہو جائے ان سب کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح مسجد میں ایسی ماچس اور دیا سلائی جلانا کہ جس کے رگڑنے میں بو آتی ہو منع ہے۔ (بہارِ شریعت)

- مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ہے مگر جب کہ اس کی بو بالکل دور کر دی جائے (فتاویٰ رضویہ ج۳)
- مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لئے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمانوں تک سب مسجد ہے، درمختار میں ہے اِنَّہٗ مَسْجِدٌ اِلٰی عِنَانِ السَّمَآءِ، ردالمحتار میں ہے وَکَذَا اِلٰی تَحْتِ الثَّرٰی۔

فضائل یوم جمعہ

- حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:-
  "جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں، جو لوگ پہلے آتے ہیں انکو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں، اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اسکی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گائے بھیجی، پھر جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے (قربانی کے لئے) دنبہ بھیجا، پھر جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے انڈا بھیجا، پھر جب امام خطبہ کے لئے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔" (بخاری و مسلم)
- حضرتِ سعد ابنِ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-
  "جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عیدالاضحیٰ و عیدالفطر سے بھی بڑا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں۔"

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ۲۔ اور اسی میں زمین پر اتارا اور ۳۔ اسی میں انکو وفات دی اور ۴۔ اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو ۵۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ مقرب فرشتگانِ الٰہی، زمین و آسمان، ہوا، پہاڑ اور دریا میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

• حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس میں حضرتِ آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال فرمایا اور اسی میں پہلی بار صور پھونکا جائے گا اور اسی میں دوسری بار جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور وصال فرما چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام فرما دیا ہے۔"

یعنی اللہ تعالےٰ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور انکو روزی پہنچتی ہے۔

ابنِ ماجہ شریف میں ہے :۔

"بے شک موت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی آتی ہے مگر صرف ایک آن کے لئے پھر پہلے کی طرح زندہ ہو جاتے ہیں اور اپنی قبروں سے باہر نکل کر جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں عالم مختلف قسم کے تصرفات فرماتے ہیں اور جن کو خدا چاہتا ہے نظر بھی آتے ہیں دیر تک ملاقات ہوتی ہے وہ بات چیت بھی فرماتے ہیں جیسے کہ حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ کو بیداری میں حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور انہوں نے حضور سے دریافت کر کے بہت سی حدیثوں کی صحت معلوم کی۔"

جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کا وقت

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اگر اس کو پالے اور اس میں اللہ تعالےٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے ضرور عطا فرمائے گا اور وہ ساعت بہت مختصر سی ہے اس ساعت کے متعلق دو روایتیں ہیں، ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختمِ نماز تک اور دوسری روایت یہ ہے کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ "جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو"۔

جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کی فضیلت

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"جو مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں انتقال کرے اس کو عذابِ قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو اس کے لئے گواہی دیں گے اور اس کے لئے شہید کا اجر و ثواب لکھا جائے گا"۔

نمازِ جمعہ کی فضیلت

حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

"جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لئے آیا اور خطبہ سننے کی حالت میں خاموش رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور مزید تین دن کے گناہوں کی اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی کیا لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے"۔

نیز سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل اس کو جنتی لکھ دے گا ۱۔ مریض کی عیادت کو جائے ۲۔ مسلمانوں کے جنازہ میں حاضر ہو ۳۔ روزہ رکھے ۴۔ جمعہ کو جائے ۵۔ غلام آزاد کرے۔

جمعہ چھوڑنے کی سزا

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کرو اور مشغول ہونے سے قبل نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یادِ خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقات کی کثرت سے اپنے پروردگار کے ساتھ تعلقات قائم کرو۔ ایسا کرو گے تو تم کو روزی دی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی اور جان لو اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لئے اللہ تعالےٰ نے تم پر نمازِ جمعہ فرض فرمادی ہے جو شخص میری (ظاہری) حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطورِ انکار جمعہ چھوڑے، درانحالیکہ وہ کسی حاکمِ اسلام کے ماتحت ہو تو اللہ تعالےٰ نہ اس کی پریشانی دور فرمائے گا اور نہ اس کے کام میں برکت دے گا، آگاہ ہو جاؤ اس کے لئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا

امام الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو استعمال کرے پھر نمازِ جمعہ کو نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو بیٹھے ہوئے شخصوں کو ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے مقرر ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے تو اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان میں ہیں مغفرت ہو جائیگی۔"

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ۔

"جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب جمعہ کے لئے چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب

نماز سے فارغ ہو تو اس کو دو سو برس کا اجر و ثواب عطا ہوتا ہے۔

شرائطِ نمازِ جمعہ

پہلی شرط

نمازِ جمعہ کے لئے پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہے۔
مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات شمار کئے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف لینے پر قدرت کافی ہے اگرچہ وہ ناانصافی کرتا ہو اور بدلہ نہ لیتا ہو، مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو جیسے قبرستان، گھڑ دوڑ کا میدان، چھاؤنی کچہری، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں انکا شمار ہے اور وہاں جمعہ کی نماز جائز ہے۔

جمعہ شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں، گاؤں میں جائز نہیں مگر آج کل عموماً گاؤں میں پہلے سے جمعہ ہوتا چلا آیا ہے اس کو بند نہ کیا جائے کیونکہ ایسے مقام پر وہ لوگ زیادہ ہوتے ہیں جو ہفتہ میں صرف جمعہ ہی میں شریک ہو جاتے ہیں، پانچوں وقت کی نمازیں نہیں ادا کرتے تو اگر گاؤں میں جمعہ بند کر دیا گیا تو وہ لوگ اس سے بھی جائیں گے۔

مسائل

• گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے اور اگر اس دن واپسی کا ارادہ ہو زوال سے پہلے یا اس کے بعد تو فرض نہیں مگر پڑھے گا تو مستحق ثواب ہے۔

• شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ ہو مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کیونکہ جمعہ شعائر اسلام میں سے ہے اور بہت سی مسجدوں میں جمعہ ہونے سے وہ اسلامی شوکت باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے، نیز دفع حرج کے لئے متعدد جگہ پر جائز رکھا گیا ہے خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا چاہیئے۔

- ایک بہت ہی ضروری بات جس کی جانب عام لوگوں کی توجہ نہیں وہ یہ کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا، یہ بات ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب و قائم مقام کا کام ہے، جہاں اسلامی حکومت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا عالم سنی صحیح العقیدہ ہو وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں اور عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کریں۔

دوسری شرط

سلطانِ اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہو

مسائل

- سلطان عادل ہو یا ظالم وہ جمعہ قائم کرسکتا ہے، یونہی اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو مثلاً قرشی نہیں یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے یونہی اگر کوئی عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا خود قائم نہیں کرسکتی۔
- امام جمعہ کی اجازت کے بغیر کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہوگیا تو جمعہ ہوجائے گا ورنہ نہیں۔
- کسی شہر میں بادشاہِ اسلام یا اس کا نائب جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو وہی حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

تیسری شرط

تیسری شرط وقتِ ظہر ہے یعنی وقتِ ظہر میں نمازِ جمعہ پوری ہوجائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا تو جمعہ باطل ہوجائے گا، اب ظہر کی قضا پڑھیں اسی طرح وقتِ ظہر سے پیشتر جمعہ پڑھا تو نہ ہوا، حاصل یہ کہ جو وقت نمازِ ظہر کا ہے وہی نمازِ جمعہ کا ہے اور جو وقتِ مستحب ظہر کے لئے ہے وہی جمعہ کے لئے بھی ہے۔

چوتھی شرط

چوتھی شرط خطبہ ہے اس میں یہ شرط ہے کہ وقت ہو اور نماز سے پہلے اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم از کم خطیب کے سوا تین مرد اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل و بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔

مسائل

خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا اس قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

- خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں، دوبارہ پڑھا جائے۔
- سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں ملا کر طوالِ مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔
- خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی احوط ہے (فتاوٰے رضویہ)
- خطبہ میں حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نامِ مبارک سن کر انگوٹھے نہ چومے یہ حکم صرف خطبہ کے لئے ہے ورنہ عام حالات میں حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نامِ نامی و اسمِ گرامی سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے زبان کو جنبش نہ دے اس لئے کہ زبان سے سکوت فرض ہے۔ (فتاوٰے رضویہ)
- غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ ہے اور سنتِ متوارثہ کے خلاف ہے (ایضاً)
- خطبہ کی اذان مسجد کے دروازے پر پڑھنا سنت ہے

حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اور حضرتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے عہدِ مبارک میں خطبہ کی اذان مسجد کے دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی اس لئے فقہا نے مسجد کے اندر

اذان دینے سے منع فرمایا۔

فتاوٰی قاضی خاں جلد اول مصری ص ۷۸، فتاوٰی عالمگیری جلد اول مصری ص ۵۵ اور بحر الرائق جلد اول میں ہے لَا یُؤَذَّنُ فِی الْمَسْجِدِ یعنی مسجد کے اندر اذان دینا منع ہے۔

آجکل جو عام رواج ہوگیا ہے کہ خطبہ کی اذان مسجد کے اندر دی جاتی ہے غلط ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس غلط رواج کو ترک کرکے حدیث و فقہ پر عمل کریں۔

خطبہ میں سنتیں

خطبہ میں سنتیں یہ ہیں۔ ۱۔ خطیب کا پاک ہونا ۲۔ کھڑے ہوکر خطبہ دینا ۳۔ خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا ۴۔ خطیب کا منبر پر ہونا ۵۔ سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو ۶۔ حاضرین کی طرف متوجہ ہونا ۷۔ خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا ۸۔ اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں ۹۔ خطبہ الحمد سے شروع کرنا ۱۰۔ اللہ عزوجل کی ثنا کرنا ۱۱۔ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا ۱۲۔ حضور پر درود بھیجنا ۱۳۔ کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا ۱۴۔ پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا ۱۵۔ دوسرے میں حمد و ثنا، شہادت و درود کا اعادہ کرنا۔ ۱۶۔ دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا ۱۷۔ دونوں خطبے ہلکے ہونا ۱۸ دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے خطبہ کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا ذکر ہو۔

پانچویں شرط

پانچویں شرط جماعت ہے یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد۔

مسئلہ: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ چلے گئے اور دوسرے تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہوجائے گا۔

چھٹی شرط چھٹی شرط اذانِ عام ہے یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کے لئے روک ٹوک نہ ہو تو اگر جامع مسجد میں لوگوں کے جمع ہونے کے بعد دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا تو نہ ہوا لیکن عورتوں کو اگر جامع مسجد سے روکا جائے تو اذانِ عام کے خلاف نہ ہوگا۔

جمعہ فرض ہونے کی شرطیں جمعہ فرض ہونے کی ۱۱ شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو جمعہ فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر پڑھنا افضل ہے

۱۔ شہر میں مقیم ہونا ۲۔ تندرست ہونا، مریض کے لئے جمعہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر اس کا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا تو ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں اور شیخ فانی (بہت زیادہ بوڑھا) مریض کے حکم میں ہے جو شخص مریض کا تیمار ہو، جانتا ہے کہ اگر وہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا تو اس تیمار دار پر بھی جمعہ فرض نہیں ۳۔ آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں ۴۔ مرد ہونا، عورت پر جمعہ فرض نہیں ۵۔ بالغ ہونا، نابالغ پر جمعہ فرض نہیں ۶۔ عاقل ہونا ۷۔ انکھیارا ہونا، اندھے پر جمعہ فرض نہیں، ایک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے یونہی جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو موجود ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے مسجد میں جا سکتا ہے اس پر جمعہ فرض ہے ۸۔ چلنے پھرنے پر قادر ہونا لہٰذا اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اور جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا اگر مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔

۹۔ قید میں نہ ہونا مگر وہ شخص جو کسی دَین کی وجہ سے قید کیا گیا اور ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے ۱۰۔ بادشاہ یا چور یا کسی ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہو لہٰذا مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر جمعہ فرض نہیں ۱۱۔ بارش یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

مسئلہ جمعہ کی امامت ہر وہ شخص کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو اگرچہ جمعہ اس پر فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام یعنی جب کہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی ہے بیمار ہو یا مسافر ہو تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انھوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے امام کو مقرر کیا ہو جو امامت کرسکتا ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا، گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری)

جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے ادا کرنا کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا نہ پڑھی اس کو "ظہر احتیاطی" کہتے ہیں، یہ صرف ان تمام لوگوں کے لئے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک ہو، عوام کے لئے نہیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں گی، بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں۔

نمازِ استسقاء حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط، شدتِ موت اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی"۔

- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ لوگوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر قحط کی شکایت کی، حضور نے حکم فرمایا کہ:-

"منبر عید گاہ میں رکھا جائے اور ایک مقرر فرما دیا جس میں سب لوگ وہاں چلیں، جب آفتاب طلوع ہوگیا اس وقت حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجا لائے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ بارش اپنے وقت پر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا قبول کرے گا"۔

اس کے بعد فرمایا:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ۔

ترجمہ "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ رحمٰن و رحیم ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، یا اللہ! تو ہی لائق عبادت ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یا اللہ! تو ہی معبود برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں، ہم پر (مینہ) بارش اتار اور جو کچھ تو نازل فرمائے اس کو ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے"

یہ دعا پڑھنے کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوئی، پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور چادر مبارک لوٹ دی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالےٰ نے اس وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور اتنا برسا کہ لوگ سائبان کی طرف بارش سے بچنے کے لئے دوڑنے لگے تو حضور ہنسے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہر شئے پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں"

مسائل نمازِ استسقار کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل اور خشوع اور تواضع سے خضوع کے ساتھ ننگے سر پیدل جائیں اور ننگے پیر ہوں تو بہتر ہے اور جانے سے پہلے خیرات کریں، کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ حضور رحمت کے لئے جا رہے ہیں اور کافروں پر لعنت اترتی ہے، تین روز پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور جن کے حقوق ان کے ذمہ ہوں انکو ادا کریں یا معاف کرائیں، کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں اور بچوں کے توسل سے

دعا کریں اور سب آمین کہیں، حدیث شریف میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے، چوپائے چرنے والے، بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی، اس وقت بچے اپنی ماؤں سے علیحدہ رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں، غرضیکہ رحمتِ خداوندی کو متوجہ کرنے کے لئے جس قدر وسائل واسباب ممکن ہوں فراہم کریں اور تین دن باہر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور دعا ہی پر اکتفا کریں یعنی نماز پڑھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ پڑھائے اور بعد نماز زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے اور خطبہ کے درمیان چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے تاکہ حال بدلنے کی فال ہو پھر خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے اور دعا میں سب ہاتھوں کو بلند کریں اور پشتِ دست آسمان کی جانب رکھیں۔

- کثرت سے بارش ہو تو اس کو روکنے کے لئے دعا کر سکتے ہیں جب کہ اس سے نقصان کا اندیشہ ہو، اس کی حدیث میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا اے اللہ! بارش کو ٹیلوں اور پہاڑوں پر اور نالوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔

نمازِ سورج گہن

ایک بار سورج گہن لگا تو حضور مسجد میں تشریف لے گئے اور بہت طویل قیام و رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی میں نے اس طرح نماز پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا، پھر فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا جیسا کہ عہد جاہلیت میں لوگوں کا خیال تھا کہ کسی بڑے شخص کی موت پر گہن لگتا ہے

مگر اللہ تعالیٰ ان نشانیوں سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہذا جب ان میں سے
کچھ دیکھو تو ذکر کرو، دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔"
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس نمازِ گہن کے بعد لوگوں نے
عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے حضور کو نماز کی حالت میں دیکھا کہ کسی چیز کے پانے کا قصد فرماتے
ہیں، پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ:۔
"میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب
تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے، اور دوزخ کو دیکھا اور آج کی طرح کوئی خوفناک
منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں، عرض کی ایسا کیوں؟
یا رسول اللہ! فرمایا: عورتیں اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا کفران
کرتی ہیں، اگر تم اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرو، پھر کوئی بات بھی خلافِ مزاج
دیکھے تو فوراً کہے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔"

مسائل سورج گہن نماز سنتِ مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب ہے، سورج
گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی بہتر ہے اگرچہ تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے لیکن
اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جمعہ اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص
اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں۔

- گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب سورج گہن ہو یا گہن ختم ہو جانے کے بعد نہیں، اور گہن دور ہونا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے تو اس وقت بھی نماز شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اگر اس پر ابر آ جائے تب بھی نماز شروع کریں۔
- ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا منع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ مشغول رہیں۔
- یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت، پھر نماز کے بعد دعا کریں یہاں تک کہ آفتاب گہن سے نکل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔

- سورج گہن کے وقت اگر جنازہ آجائے تو پہلے نماز جنازہ پڑھیں۔
- چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال اکیلے اکیلے پڑھیں۔

آندھی وغیرہ کی نماز

جب آندھی وغیرہ آئے یا دن میں سخت اندھیرا چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون یا کوئی وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشتناک حادثہ آئے تو ان سب کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ خوف

نماز خوف جائز ہے بشرطیکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز لوٹائیں یونہی اگر دشمن دور ہو تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز ادا کریں گے تو دشمن حملہ کر دیں گے، ایسے وقت میں امام جماعت کے دو حصے کر دے اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اس کو دشمن سے مقابلہ کے لئے کر دے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے پھر وہ گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا نہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے تو بہتر ہے ورنہ اب پوری کرے خواہ

وہیں پر یا یہاں آکر اور یہ لوگ قرأت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور بعد تشہد سلام پھیریں یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے، جیسے فجر و عید و جمعہ یا مسافر ہونے کے بعد چار کی دو ہو گئی ہوں اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھے گا اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہے گی لیکن مذکورہ بالا احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین رکعتیں پڑھے پہلی میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں اور بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔

مسائل | ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابلہ میں جانے سے مراد پیدل جانا ہے اگر سواری پر جائیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

- اگر خوف شدید ہو تو سواری پر تنہا تنہا اشارے سے جس طرف بھی منہ کر سکیں اس طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے شخص کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہے جب کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہا ہو۔
- نماز خوف میں صرف دشمن کے خوف میں مقابلہ میں جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آیا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لئے چلنا معاف ہے اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

غزوۂ خندق میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہی

حتٰی یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان واقامت کہی، حضور نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پھر اقامت کہی تو عشاء کی نماز پڑھی۔

بغیر عذرِ شرعی نماز قضاء کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اس پر فرض ہے کہ اس نماز کی قضاء پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے یہ گناہ توبہ یا حجِ مقبول سے صاف ہو جاتا ہے لیکن توبہ اسی وقت صحیح ہے کہ قضاء پڑھے اگر نماز قضا نہ پڑھے اور توبہ کئے جائے تو یہ توبہ صحیح نہیں کیونکہ جو نماز اس کے ذمہ تھی اسکو نہ پڑھا تو وہ اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو پھر توبہ کیسی، حدیث شریف میں ہے کہ :۔

"گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنے پروردگار سے ٹھٹھا کرتا ہے"

مسائل

• فرض کی قضا فرض ہے، واجب کی واجب اور سنت کی قضا سنّت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنتیں جب کہ فرض کے ساتھ فوت ہوئی ہوں اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو اور باقی سنتوں کی قضا نہیں۔

• نماز قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر بھر میں جب بھی پڑھی جائیں گی بری الذمہ ہو جائے گا لیکن اوقاتِ ممنوعہ میں نہ پڑھیں۔

• ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں انکی قضا واجب نہیں۔

• جو نماز جیسی فوت ہوئی اسکی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں قضاء ہوئی تو قصر ادا کی جائے گی اور حالتِ اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی قضاء چار رکعت ہے اگرچہ حالتِ سفرِ شرعی میں پڑھے۔

• پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے یعنی پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب، پھر عشاء، پھر وتر، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا اور بعض قضاء ہوں، مثلاً ظہر کی نماز قضاء ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا نماز وتر قضاء ہو گئی تو اسے پڑھ

فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔

- قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے ان کی جگہ قضا نمازیں ادا کرے تاکہ بری الذمہ ہو جائے، البتہ تراویح اور ۱۲ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔
- کسی شخص کی ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی کل نمازیں پڑھے یونہی اگر دو نمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے یونہی تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔

نماز کا فدیہ

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا ہے اور مال بھی چھوڑا ہے تو اس کی تہائی سے ہر فرض اور ہر وتر کے بدلے دو سیر تین چھٹانک اٹھنّی بھر اوپر گیہوں صدقہ کئے جائیں یا اس کے دونے جَو، چنا وغیرہ اور اگر مال نہیں چھوڑا اور اس کے وارث فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر بہ نیت فدیہ صدقہ کر کے اس کے قبضہ میں دے دیں اور مسکین اپنی طرف سے اس وارث کو ہبہ کر دے اور یہ وارث اس پر قبضہ بھی کر لے، پھر یہ وارث مسکین کو صدقہ کر دے یونہی لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔

- بعض ناواقف لوگ یہ بھی فدیہ ادا کرتے ہیں کہ فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے ایک قرآن پاک دے دیتے ہیں اس سے کل فدیہ ادا نہیں ہوتا بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہو گا جتنا ہدیہ کا قرآن پاک ہے۔
- قضائے عمری جو شب قدر یا آخری جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔

نمازِ مریض

حدیث شریف میں ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیمار تھے حضور سرورِ عالم

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔

"کھڑے ہو کر پڑھو اگر اس پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالےٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت (مزاج پرسی) کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ وہ تکیہ پر سجدہ کرتا ہے آپ نے اس کو پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر سجدہ کرے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا کہ زمین پر نماز پڑھے اگر قدرت ہو ورنہ اشارے سے پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع کے اشارے سے پست کرے۔

مسائل

• جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں اس لئے کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرض لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید و ناقابلِ برداشت پیدا ہو گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔

• کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع اور سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے جو سجدہ کرنے سے بہے گا تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھے۔

• اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اسکی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارے سے پڑھے۔

• ایسا مریض جو رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔

• جنون یا بیہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیرے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ اگرچہ بیہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اگر چھ وقت سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔

• شراب یا بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقل کتنے ہی زمانے تک ہو، یونہی اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔

افتباہ! نماز کے متعلق ان اہم احکام و مسائل کے باوجود آج کل مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ بخار آیا یا سخت درد ہوا یا کوئی پھوڑا یا پھنسی نکل آئی، سر میں درد ہوا، زکام کی شکایت ہوئی تو نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ مذکورہ بالا احکام سے یہ مسئلہ اچھی طرح واضح ہوگیا ہے کہ جب تک اشارے سے نماز پڑھ سکتے ہیں نماز پڑھنا فرض ہے، اللہ تعالےٰ ہم کو نماز کا پابند بنائے اور دیگر تمام ارکان وعبادات کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

مسافرِ شرعی

جو شخص تین دن کی راہ تک جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہوا اس کو شریعت میں مسافر کہتے ہیں۔

مسائل ● دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کیونکہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کے لئے ٹھہرنا ضروری ہے بلکہ یہاں مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلے تک چلا، پھر ٹھہر گیا، پھر دوسرے دن اور تیسرے دن یونہی کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو "مسافتِ سفر" کہیں گے اور چلنے سے مراد معتدل (درمیانی) چال ہے، نہ تیز ہو نہ سست خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی رفتار کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستے میں اسی حساب سے جو اس کے لئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی ہو کہ ہوا بالکل رکی ہو نہ بالکل تیز۔

مسافتِ سفر کی مقدار سفر میں کوس کا اعتبار نہیں کیونکہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے تین منزلوں کا اعتبار ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ ۵/۸ میل ہے۔

مسائل کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستے سے جائے گا اس کا اعتبار ہے۔

صرف نیتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے

سے باہر ہو جائے، شہر میں ہے تو شہر سے اور دیہات میں ہے تو دیہات سے، اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہوئی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے، اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جب کہ مسافتِ سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

• ریلوے ملازمین، گارڈ اور انجن ڈرائیور وغیرہ کی ڈیوٹی اگر مسافتِ سفر تک یا اس سے زائد کی ہے تو وہ شرعاً مسافر ہیں ورنہ نہیں۔

نمازِ سفر مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو رکعتیں پوری نماز ہے اور اگر جان بوجھ کر چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کیا تو فرض ہو گئے اور باقی پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار ہوا کیونکہ واجب ترک کیا اس لئے توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہوگی۔

• سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواداری کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں انکو نہیں چھوڑ سکتا۔

• مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

• نیت اقامت (ٹھہرنا) صحیح ہونے کے لئے چھ شرائط ہیں:۔

۱۔ چلنا ترک کر دے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوگا

۲۔ وہ جگہ اقامت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو لہٰذا جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۳۔ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں ۱۵ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔

۴۔ ۱۵ دن اقامت کی نیت ہو، اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۵۔ اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو جیسے عورت شوہر کی تابع ہے جبکہ اس کا

مہر معجل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو اس عورت کی اپنی نیت بے کار ہے اسی طرح نوکر کہ وہ اپنے آقا کا تابع ہے اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے۔

۶۔ اس کی حالت اس کے ارادے کے منافی نہ ہو جیسے حج کرنے گیا اور شروع ذوالحجہ میں ۱۵ دن مکہ شریف ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بے کار ہے کیونکہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ مکرمہ میں کیسے اقامت کر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس آکر نیت کرے تو صحیح ہے۔

• اگر مسافر امام ہو تو مقیم اس کی اقتدا کر سکتا ہے مگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر سورۂ فاتحہ خاموش کھڑا رہے اور اگر امام مقیم ہے اور مسافر مقتدی تو اس صورت میں مسافر چار رکعت پڑھے گا۔

وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت

وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا، وطنِ اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

مسائل

مسافر جب اصلی وطن میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

• ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے اب اس نے دوسری جگہ وطنِ اصلی بنا لیا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔

• عورت بیاہ کر کے سسرال گئی اور وہاں رہنے سہنے لگی تو میکہ اس کیلئے وطنِ اصلی نہ رہا۔

نمازِ تہجد

نمازِ عشاء کے بعد اور فجرِ صادق سے پہلے اس درمیان میں سونے کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں

ان کو "نمازِ تہجد" کہتے ہیں، کم سے کم اس کی دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ، امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحقیق پر چار چار کر کے پڑھنا افضل ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر یہ نماز فرض تھی، امت پر فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔

فضیلت اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں کئی مقام پر تہجد پڑھنے والوں کا تذکرہ فرمایا، اکیسویں پارے سورہ سجدہ کے دوسرے رکوع میں اس طرح ذکر فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے :۔

"یعنی رات میں ان کے پہلو بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں ناراضگی کے خوف اور رحمت کی طمع میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی دولت سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں تو آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی نعمتیں جو ان کے واسطے پوشیدہ رکھی گئی ہیں ان کا کسی نفس کو علم نہیں حتیٰ کہ فرشتے بھی ان سے بے خبر ہیں۔"

حدیث شریف میں وارد ہے کہ :۔

"اللہ تعالےٰ قیامت کے دن جب تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ندا کرنے والا ایسی آواز سے ندا دے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی کہ ابھی سب کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ آج مولےٰ عزوجل کے کرم کا زیادہ مستحق کون بندہ ہے پھر منادی واپس آکر کہے گا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو رات میں بستر سے علیحدہ ہو جاتے تھے، ایسے بندوں کی تعداد کم ہوگی، پھر لوٹ کر ندا کرے گا، وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جو تنگدستی اور بیماری میں خداوند قدوس کی بارگاہ میں اعلیٰ درجہ کا شکریہ پیش کیا کرتے تھے، یہ بھی قلیل ہوں گے، پھر ان سب کو جنت میں لے جائیں گے، اس کے بعد لوگوں کا حساب ہوگا" (تفسیر کشاف بحوالہ نظام شریعت)

دوسری حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"شیطان سوتے وقت گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر ایک گرہ کی جگہ یہ کلمے پڑھ پڑھ کر دم کر دیتا ہے، عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ

(یعنی رات لمبی پڑی ہے سو تا رہ) پس اگر بندہ رات میں بیدار ہوا اور ذکر الٰہی کیا تو تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اپھر صبح کو بندہ بشاش ہو جاتا ہے اور اگر شب میں بیدار نہ ہوا تو قلب میں انقباض اور طبیعت کسل مند ہو جاتی ہے۔"

نیز فرمایا سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے:

"اے ابو ہریرہ! تم چاہتے ہو کہ حالت حیات و ممات، قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت قیامت کے دن تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو رات میں اٹھ کر اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھو، اے ابو ہریرہ! اپنے گھر کے کونوں میں نماز پڑھو تو تمہارے گھر کا نور آسمان میں پہنچے گا جیسا کہ ستاروں کا نور زمین والوں کو محسوس ہوتا ہے۔"

ایک اور حدیث میں سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"رات کی نماز اختیار کرو کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ ہے اور قرب خداوندی کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، گناہ معاف ہونے کا سبب اور بدن کی بیماریاں دور ہونے کا موجب اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔"

نیز فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:-

"اللہ تعالےٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے شب میں اٹھ کر نماز پڑھی پھر اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے بھی نماز ادا کی اور اگر بیوی انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے، اسی طرح عورت کے لئے بھی دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ اس عورت پر رحم فرمائے جس نے رات میں بیدار ہو کر نماز پڑھی پھر اپنے شوہر کو بیدار کیا تو اس نے بھی نماز ادا کی اور اگر شوہر انکار کرے تو عورت اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔" (نظام شریعت)

مسائل تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس کو تہجد نہ کہیں گے

جو شخص دو تہائی رات میں سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اس کے لئے افضل یہ

ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف میں جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت کرے یہ افضل ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :۔

"ربّ عزّ و جل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے تو آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں ؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں "

- جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیحین میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا :۔

"اے عبد اللہ ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا "

- عیدین اور پندرہویں رات شعبان اور رمضان کی آخری ۱۰ راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے (بہارِ شریعت)

صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے :۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

ترجمہ : الٰہی ! تیرے لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت میں) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے ،

وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

اور انبیاء حق ہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لئے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کی اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیرے ہی لئے فیصلہ لایا۔ پس تو بخش دے میرے لئے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور علانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

نمازِ استخارہ

حدیث شریف میں ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو

هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔

غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین اور معیشت اور انجام کار میں اور اس وقت اور آئندہ کے لئے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ اپنی حاجت کا نام لے یا اس کے بعد حاجت کا ذکر کرے۔

مسائل

مستحب یہ ہے کہ نمازِ استخارہ کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ پڑھے اور اس دعا کے اول و آخر الحمد شریف اور درود شریف پڑھے بہتر یہ ہے کہ ۷ بار استخارہ کرے کیونکہ ایک حدیث میں ہے سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے اس کام میں ۷ مرتبہ استخارہ کرو پھر دیکھو اس کام کے متعلق تمہارے دل میں کیا خیال پیدا ہوا، اس خیال میں بھلائی ہے"۔

اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ:۔

"مذکورہ دعا پڑھ کر باوضو قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچے"۔

یہ بات یاد رہے کہ استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو۲ رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں، وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔

نمازِ اشراق

حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"جو شخص فجر کی نماز باجماعت سے پڑھ کر ذکرِ الٰہی کرتا رہا یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا (یعنی طلوعِ آفتاب کو ۲۰ منٹ گزر گئے) پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا اس کو نمازِ اشراق کہتے ہیں۔"

نمازِ چاشت

نمازِ چاشت کی کم از کم دو۲ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ۱۲ رکعتیں ہیں اس کا وقت سورج بلند ہونے سے شروع نصف النہار تک تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پھر پڑھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا ہے اور بدن میں کل ۳۶۰ جوڑ ہیں ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے ۲ رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔"

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پڑھ کر جائے اس نماز کو نمازِ سفر کہتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ:-

"کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔"

نمازِ واپسی سفر

سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے اس نماز کو نمازِ واپسی سفر کہتے ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ نماز تعلیم فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ:-

"اگر تم سے ہو سکے تو صلوٰۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھنا۔"

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہوتی ہیں۔

پڑھنے کا طریقہ

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر ثنا پڑھے پھر ۱۵ بار پڑھے سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، پھر تعوذ تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر ۱۰ بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع اور رکوع میں ۱۰ بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنے کے بعد ۱۰ بار کہے، پھر سجدہ کو جائے اور اس میں ۱۰ بار پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں رکعت میں ۳۰۰ تسبیح ہوں گی اور رکوع و سجود میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

مسائل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورۃ پڑھی جائے؟ فرمایا:-

- تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔
- یہ نماز اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

نمازِ حاجت

صحابیٔ رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم امر پیش آتا تو آپ نماز پڑھتے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں اس کے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور باقی تین رکعتوں میں

سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک بار پڑھے۔

حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے ان دو رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد اللہ عزوجل کی حمد کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا مالک تمام خوبیاں ہیں اللہ کے لئے جو پروردگار ہے سارے عالم کا، اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے حفاظت وسلامتی میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پوری کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے والے"۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ایک صاحب نابینا بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے، حضور نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو دعا کروں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے، انہوں نے عرض

کی حضور! دعا کریں تو آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ -

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ذریعے سے جو نبیِ رحمت ہیں اے اللہ کے رسول! میں حضور کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو، الٰہی! انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اس واقعہ کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ صاحب حضور کا فرمودہ عمل کرنے کے بعد ہمارے پاس آئے ان کو دیکھا گیا گویا وہ کبھی اندھے ہی نہیں تھے اللہ تعالےٰ نے اس عمل کی برکت سے انہیں فوراً آنکھ والا کر دیا۔"

نمازِ غوثیہ

یہ نماز چونکہ حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے اس لئے اس کا نام "نمازِ غوثیہ" ہوا۔

ترکیب

بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور الحمد کے بعد ہر رکعت میں ۱۱، ۱۱ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے، سلام کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ۱۱ مرتبہ ہدیۂ درود پیش کرے اور گیارہ بار یوں کہے :-

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ

ترجمہ: اے اللہ کے رسول! اے اللہ کے نبی میری مدد کو پہنچئے اور میری اعانت

يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ فرمائیے اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے

پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:۔

یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

ترجمہ: اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے، پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے۔

نمازِ توبہ

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

"حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا" اس کو نمازِ توبہ کہتے ہیں۔

صلوٰۃِ اوّابین

"صلوٰۃِ اوابین" کی چھ رکعتیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی شمار کی جائیں گی"۔

مسئلہ ان ۶ رکعتوں میں اختیار ہے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے تین اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

بیماری

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مسلمان کو جو اذیت و تکلیف پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اور اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو دور فرما دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام السائب نامی خاتون کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا تمہیں کیا ہوا جو کانپ رہی ہو انھوں نے عرض کی حضور! بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"بخار کو برا نہ کہو کیونکہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔"

مریض کی مزاج پرسی

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت (مزاج پرسی) کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں اس کو جنت میں ایک باغ بھی دیا جائیگا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور حضور کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ کلمات فرماتے تھے:۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

"یعنی کوئی حرج کی بات نہیں، انشاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔"

بیمار اعرابی سے یہی فرمایا، نیز فرماتے ہیں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"بہترین عیادت (مزاج پرسی) یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلد اٹھ آئے زیادہ دیر نہ بیٹھے۔"

نیز فرماتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم:۔

"جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست

کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہے۔"

جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل کو خوش کرنے والی بات کرو کیونکہ یہ بات کسی چیز کو رد نہ کرے گی اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، سرورِ کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے:۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

ترجمہ: میں اللہ بزرگ و برتر سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے اس بات کا کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔

موت کے وقت

بندۂ مومن کو چاہئے کہ دنیا میں گرفتار نہ ہو اور نہ اس قسم کے تعلقات و روابط پیدا کرے جو منزلِ مقصود تک پہنچنے میں حائل ہو جائیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے اور بڑی سے بڑی مصیبت آنے پر بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اس کی ممانعت آئی ہے بلکہ صبر وضبط سے کام لے اللہ تعالیٰ اس پر بڑا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اگر مجبوراً کرنی ہے تو اس طرح کہے، الٰہی! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے جب میرے لئے بہتر ہو۔

مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالےٰ سے اچھا گمان رکھے اسکی رحمت کا امیدوار رہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔"

ایک جوان کے پاس حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے، فرمایا تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو عرض کی، یارسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور

اپنے گناہوں کا خوف، حضورؐ نے ارشاد فرمایا، یہ دونوں امید و خوف اس وقت جس بندے کے دل میں ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے وہ دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس چیز سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔

روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کیونکہ اسی پر سارے عمل کا دارومدار ہے بلکہ ایمان کے تمام اخروی نتائج اسی پر ترتیب ہوتے ہیں، کیونکہ اعتبار خاتمے کا ہی ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ وہی کامیاب ہوگا، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

"جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

مسائل جب موت کا وقت قریب آئے اور اس کی علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ مریض کو داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو اس کے پاس بلند آواز سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھیں مگر اس کے کہنے کا اس کو حکم نہ کریں خود پڑھیں جائیں اور جب وہ کلمہ پڑھ لے تو پڑھنا بند کر دیں تاکہ اس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو جائے۔

- موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب (جس پر غسل فرض ہو) کو آنا نہ چاہئے اور کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی کتا یا تصویر نہ ہے اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، نزع (جان کنی) کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں اس وقت کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں، نزع میں سختی دیکھیں تو سورہ یٰسین شریف اور سورہ رعد پڑھیں اور مرنے والے کے پاس خوشبو ہونا مستحب ہے اس لئے لوبان یا اگربتیاں سلگا دیں۔

• روح نکلنے کے بعد اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پہ لے جا کر گرہ دے دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی اور انگلیاں اور ہاتھ سیدھے کر دیئے جائیں، آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَ سَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَ اَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَ اجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملت پر آنکھیں بند کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس کے لئے سہل کر اور اپنے دیدار سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (یعنی آخرت) اسے اس سے بہتر کر جس سے نکلا یعنی دنیا۔

• میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں تاکہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔

• مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیا جائے گا کیونکہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ زبان سے نکل گیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی پوری بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

• میت کے ذمہ قرض ہو یا کسی قسم کا دین، جلد سے جلد ادا کریں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ میت کی روح مقید رہتی ہے جب تک دین ادا نہ کیا جائے۔

• غسل وکفن و دفن میں جلدی چاہیئے کیونکہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔

• پڑوسیوں اور اس کے دوست و احباب کو بذریعہ اعلانِ عام باخبر کر دیا جائے اس سے نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دعا کریں گے اس لئے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں۔

• عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرگیا اور عورت کی جان پر بنی

ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔

میت کا غسل

میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔

غسل کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ جس تختے پر نہلانے کا ارادہ ہے اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے، پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں اگر کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں پر پھیر دیں، پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانے کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی جوش دیا ہوا کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں، وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں، پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیں

- ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین ۳ مرتبہ سنت، جہاں غسل دیا جائے مستحب یہ ہے کہ پردہ کر لیں تاکہ نہلانے والوں کے اور مددگاروں کے علاوہ دوسرا نہ دیکھے نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف منہ کر کے یا جو آسان ہو کریں۔
- بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار اور پرہیزگار ہو نہلانے والا باطہارت ہو جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نہلایا تو کراہت بھی نہیں۔

• نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن خوشبو آئی تو اس کو لوگوں کے سامنے بیان کرے اور اگر کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت اعضا میں تبدیلی پیدا ہوئی تو کسی سے نہ کہو اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں، حدیث میں آیا ہے کہ اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔

• اگر کوئی بد مذہب یا بے دین مرا اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا اور کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کو لوگوں میں بیان کرنا چاہئے تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت ظاہر ہو۔

• عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔

• عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے غسل دے سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے، اس کو دیکھنا منع نہیں۔

انتباہ! عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ اس کو قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

میت کے لئے تیمم

عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ اس کو نہلائے تو تیمم کرایا جائے، پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے۔

مسائل

مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اس کی بیوی تو جو عورت وہاں ہے اس کو تیمم کرائے اگر وہ عورت محرم ہے تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔

• ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور اگر نماز کے قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔

• خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے

والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے، یونہی خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے اور عورت بھی۔

• کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازے کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک داہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

انتباہ! میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں، سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے (درمختار مع ردالمحتار ج: ۱ ص ۶۰۰۔)

میت مسلم ہے یا کافر

یہ معلوم نہیں کہ میت مسلم ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے اس کا مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں، کافر مردہ کے لئے غسل و کفن دفن نہیں بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڈھے میں دبا دیں، یہ بھی اس وقت کریں جب کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسکو نہیں لے جا رہا ہے ورنہ مسلمان اسکو ہاتھ نہ لگاتے نہ اس کے جنازے میں شریک ہو اور اگر قریبی قرابت کے سبب شریک ہو تو دور دور رہے اور اگر مسلمان ہی اس کا شریک ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں جاتے اور بلحاظ قرابت غسل و کفن و دفن کرے تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ ہو بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڈھے میں دبا دے یہ حکم کافر اصلی کے لئے ہے اور مرتدین جیسے قادیانی وہابی، دیوبندی گستاخ رسول محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار حضور کو گالیاں لکھ کر کتابیں چھاپنے والے وغیرہ کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ انہیں غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڈھے میں دھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔

غسل کے برتن

بعض مقامات پر قاعدہ ہے کہ عام طور پر میت کو نہلانے کے لئے کورے گھڑے اور بدھنے لاتے ہیں، اس کی کچھ ضرورت

نہیں، گھر کے استعمال کے گھڑے اور لوٹے وغیرہ سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض لوگ یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان کو توڑ ڈالتے ہیں یہ فعل ناجائز و حرام ہے کیونکہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول سی بات ہے۔

کفن میت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے کفن کے تین درجے ہیں:-
۱۔ کفنِ ضرورت ۲۔ کفنِ کفایت ۳۔ کفنِ سنّت۔

مرد کے لئے کفنِ سنت تین کپڑے ہیں ۱۔ چادر ۲۔ تہبند ۳۔ کفنی، عورت کے لئے پانچ کپڑے ہیں تین یہ اور ۴۔ اوڑھنی، ۵۔ سینہ بند۔

کفنِ کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں چادر اور تہبند اور عورت کے لئے اوڑھنی یا چادر یا کفنی۔

کفنِ ضرورت چادر کی مقدار یہ ہے کہ قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ بندش سے قدم تک یعنی چادر سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا اور کفنی گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں برابر ہو۔

انتباہ: (جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستین اس میں نہ ہوں میت کا تہبند چوٹی سے قدم تک ہونا چاہئے یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا، بعض لوگ جو ناف سے پنڈلی تک رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

مرد و عورت کی کفنی میں فرق اس قدر ہے کہ مرد کی کفنی مونڈھے پر چاک کریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔

اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز۔

سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو

کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عید و بقر عید اور جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ: "مُردوں کو کفن اچھا دو کیونکہ وہ آپس میں ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔"

سفید کفن بہتر ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
" اپنے مُردے سفید کپڑے میں کفناؤ "
کسم یا زعفران میں رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کے لئے ممنوع اور عورت کے لئے جائز ہے

نابالغ کا کفن

جو نابالغ حدِ شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اس کو بھی دیئے جائیں گے ، حدِ شہوت کو پہنچنے کا اندازہ لڑکوں میں ۱۲ سال اور لڑکیوں میں ۹ سال ہے اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔

کفن پہنانے کا طریقہ

یہ ہے کہ نہلانے کے بعد کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں تاکہ کفن تر نہ ہو اس کے بعد کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دے لیں ، پھر کفن اس طرح بچھائیں کہ پہلے چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور اس کو کفنی پہنائیں ، داڑھی اور اس کے تمام بدن پر خوشبو ملیں اور پیشانی ، ناک ، ہاتھ ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر تہبند لپیٹیں ، پہلے جانب بائیں سے پھر داہنی طرف سے ، پھر چادر لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا حصہ اوپر رہے اور سر سے اور پاؤں کی طرف باندھ دیں ۔

عورت کو کفن پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر مثلِ نقاب کے ڈال دیں اور کیونکہ اس کی لمبائی نصف پشت سے سینے تک ہے اور چوڑائی ایک کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اوڑھاتے ہیں یہ محض بے جا و خلافِ سنت ہے پھر بدستور سابق تہبند و چادر لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں ۔

چادر اور جانماز

ہمارے ملک میں عام رواج ہے کہ کفنِ سنت کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اور اوڑھاتے ہیں وہ تکیہ دار یا کسی غریب

مسکین کو دے دی جاتی ہے اور ایک جانماز ہوتی ہے وہ صدقہ کر دیتے ہیں خواہ امام ہی کو یا کسی اور کو، اگر یہ چادر و جانماز میت کے مال سے نہ ہو بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دی ہے اور عادتاً وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا ہے بلکہ کفن کے لئے جو کپڑا دیا جاتا ہے وہ اس حساب سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں اس صورت میں تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہو تو دو صورتیں ہیں:۔

ایک یہ کہ وارث سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو اگر اجازت نہیں تو جائز نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے وارثوں میں کل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں (چادر اور جانماز) ترکہ سے ہرگز نہیں دی جا سکتیں اگر چہ اس نابالغ نے اجازت بھی دے دی ہو کیونکہ نابالغ کے مال کو صرف کرنا ہے۔

جنازہ جنازہ کو کاندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے، سنت یہ ہے کہ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ہر شخص یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور ہر مرتبہ دس دس قدم چلے تو کل ۴۰ قدم ہوں گے، حدیث شریف میں ہے کہ:۔

"جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت فرمادیگا"

مسئلہ چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازے کو ہاتھ پر لئے ہو تب بھی حرج نہیں اور اگر اس سے بڑا مردہ ہو تو اس کو چارپائی پر لے چلیں، جنازہ نہ بہت دھیرے نہ بہت تیز بلکہ درمیانی رفتار سے لے کر چلیں تاکہ میت کو جھٹکا نہ لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، داہنے یا بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اس کو چاہئے کہ اتنے فاصلے پر رہے کہ ساتھیوں میں شمار کیا جائے اور اگر سب کے سب جنازہ کے آگے ہوں تو مکروہ ہے۔

- عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز ہے
- جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہئے، جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔
- جنازہ کے ہمراہ چلنے والوں کو سکوت (خاموشی) سے ہونا چاہئے، وہ موت وقبر کے حالات واحوال پیش نظر رکھیں، نہ دنیا کی باتیں کریں نہ ہنسیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازے کے ساتھ ہنستے دیکھا تو فرمایا:

"تو جنازے میں ہنستا ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔"

اور اگر ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلند آواز سے ذکر کرنے کی بھی ممانعت ہے۔

- جنازہ جب تک نہ رکھا جائے ساتھیوں کو بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں، یونہی اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہونا ضروری نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے، جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھا جائے کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کی طرف ہو۔
- جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے جب کہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا وہ اس کو نہ ملے گا کیونکہ اس نے بدلہ لے لیا۔
- جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد میت کے ولیوں سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیاء کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

جنازہ کے ساتھ جانا

میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اسکے جنازہ کے ساتھ نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی تو گنہ گار

ہوا، اس کے لئے جماعت شرط نہیں، نمازِ جنازہ واجب ہونے کے لئے وہی شرائط جو اور نمازوں کے لئے ہیں یعنی قادر، بالغ، عاقل اور مسلمان ہونا، ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔

• نمازِ جنازہ میں مصلے کے متعلق وہی شرائط ہیں جو مطلق نماز کے لئے ہیں یعنی مصلّی کا نجاستِ حکمیہ و حقیقیہ سے پاک ہونا نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، سترِ عورت، قبلہ کو منہ ہونا، نیت اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیرِ تحریمہ رکن ہے شرط نہیں۔

• بعض لوگ جوتے پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی، نمازِ جنازہ میں میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا تو اگر مردہ پیدا ہوا پھر مر گیا نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر حصہ باہر نکلنے سے پہلے مر گیا تو اس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے

• چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔

جن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے

ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ انکی نماز نہیں۔

۱۔ باغی جو امامِ برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔

۲۔ ڈاکو جو ڈاکے میں مارا گیا، ان دونوں کو غسل نہ دیا جائے نہ انکی نماز پڑھی جائے مگر جب کہ بادشاہِ اسلام نے ان پر قابو پایا اور اس کو قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تب بھی غسل و نماز ہے۔

۳۔ جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشا دیکھ رہے تھے اور ان کو پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی نماز نہیں ہاں! ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

۴۔ جس نے کئی آدمیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔

۵ - جس نے اپنے ماں باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں (عالمگیری و بہارِ شریعت)۔

۶ - جو لوگ شہر میں رات کو ہتھیار لے کر چلیں لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

۷ - جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا، اس کی بھی نماز نہیں۔

غائب کی نماز غائب کی نماز نہیں ہو سکتی، حضور سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بعض اشخاص کی غائبانہ نماز پڑھی تھی مگر یہ آپ کی خصوصیات سے ہے ہمارے لئے جائز نہیں

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نمازِ جنازہ میں دو فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ (۲) قیام، بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نمازِ جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی تو ہو گئی، نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں ۱۔ اللہ عزوجل کی ثناء ۲ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ۳ میت کے لئے دعا۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسبِ دستور باندھ لے اور ثناء پڑھے یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پڑھے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر اپنے اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے، دعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ

عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ۔
اگر میت عورت کی ہو تو اَجْرَھَا پڑھے وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ اگر عورت ہو تو بَعْدَھَا
کہیں اگر میت مجنون نابالغ لڑکا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد مذکورہ دعا کی جگہ یہ دعا پڑھے:
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا
اور اگر لڑکی ہو تو دونوں جگہ اِجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے، مجنون سے مراد وہ ہے جو بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کے لئے وہی دعا ہے جو اوروں کے لئے کی جاتی ہے۔

دعا پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے اس طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے، یہاں یہ بات زائد ہے کہ میت کی بھی نیت کرے، تکبیر و سلام کو امام کے ساتھ کہے باقی ثناء اور درود شریف اور دعا آہستہ پڑھی جائے، نماز جنازہ میں بہتر یہ ہے کہ ۳ صفیں کریں حدیث پاک میں ہے:-
"جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔

نماز جنازہ کی امامت

شرعاً امامت کا حق بادشاہِ اسلام کو ہے پھر قاضی شرع پھر امام جمعہ پھر امام محلہ پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر مقدم کرنا مستحب ہے اور یہ بھی اس وقت جب کہ امام محلہ ولی سے افضل ہو، ورنہ ولی بہتر ہے۔

مسائل

میت کا ولی اقرب (سب سے نزدیکی رشتہ دار) موجود نہیں اور ولی ابعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی ولی ابعد نماز پڑھائے، غائب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔

- عورت کا کوئی ولی نہ ہو نہ ذوی الارحام ہوں تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی، یونہی مرد کا ولی نہ ہو تو ذوی الارحام تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے۔
- عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں اور ولی اور بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے

کر کسی اور نمازِ جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دیں۔

- میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے اس سے ولی کا حق نہ جائے گا ہاں اولی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ خود نماز پڑھائے یا اس سے پڑھوا دے۔
- مستحب یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو، یہ حکم اس وقت ہے جب کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر میت چند ہوں تو ایک کے سینے کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔
- نمازِ جنازہ میں کوئی شخص اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں اور اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ابھی نیت ہی کرتا رہا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔
- چوتھی تکبیر کہنے کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔
- اگر کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کر لے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور جب اس طرح پڑھے تو ان میں جو سب سے افضل ہو اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے
- اگر میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کیونکہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں لاش جلدی پھٹے گی اور جاڑے میں بہت دیر سے یا شور زمین میں جلد خشک ہو گا اور غیر شور میں دیر سے اور فربہ جسم جلد پھٹے گا اور لاغر دیر میں۔
- مسجد میں نمازِ جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی

مسجد میں ہوں یا بعض، حدیث شریف میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت آئی ہے، شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے جب کہ زمین کا مالک منع کرتا ہو۔

- جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر قبل جمعہ تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں اس خیال سے جنازہ روکنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا، مکروہ ہے۔
- مغرب کی نماز کے وقت آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں، یونہی کسی اور فرض نماز کے وقت آیا اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
- نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کا وقت آیا تو پہلے جنازہ پھر گہن کی نماز پڑھیں۔
- بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ، اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام، بہر حال اس کا نام رکھا جائے قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔
- مسلمان بچہ کافرہ کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ اس کے نکاح میں نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے۔

قبر و دفن

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں جس جگہ ہوا انتقال اس جگہ دفن نہ کریں کیونکہ یہ انبیائے کرام کے لئے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔

- قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے برابر اور گہرائی کم از کم قد آدھی اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی بھی قد کے برابر ہو اور اوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو اس سے مراد یہ ہے کہ لحد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔
- قبر دو قسم کی ہوتی ہے:۔ اول لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی جانب میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں، دوم

صندوق جو ہندوستان میں عام طور پر رائج ہے ، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں ۔

- قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کیونکہ یہ بے محل ضائع کرنا ہے ۔
- تابوت کہ میت کو لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے مگر حسب ضرورت جیسے زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی کا بچھا دیں اور داہنے بائیں اینٹیں لگا دیں اور اوپر کہگل لگا دیں ، غرضیکہ اندر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے ۔
- قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کیونکہ اینٹ آگ سے پکتی ہے ، اللہ تعالٰی مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے ۔
- قبر میں اترنے والوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں ، دو تین جو مناسب ہوں اتریں ، بہتر یہ ہے کہ قبر میں اترنے والے قوی ، نیک وامین ہوں کہ اگر کوئی بات نامناسب دیکھیں تو اس کو لوگوں پر ظاہر نہ کریں ۔
- جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ میت قبلہ کی جانب سے قبر میں اتاری جائے یونہی کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر سے ملائیں ۔
- عورت کو اس کے قریب کے رشتہ دار ، یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ دار ، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں ۔
- میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں :

(یعنی اللہ ہی کے نام سے ہم تم کو رکھتے ہیں اور رسول اللہ کی ملت پر سپرد کرتے ہیں) ۔

- میت کو داہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلے کی طرف کریں اگر قبلہ کی طرف کرنا بھول گئے ، اور تختے لگانے کے بعد یاد آیا تو نہیں ۔
- میت کو قبر میں رکھ کر کفن بند کھول دیں اور اگر نہ کھولا تو حرج نہیں ، قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کردیں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے ، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اس کو ڈھیلے وغیرہ سے بند کردیں ۔

- عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختے لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں۔
- شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں (بہار شریعت)
- میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنا بہتر ہے۔
- پیشانی پر بسم اللہ شریف یا سینہ پر کلمۂ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہیں (ردالمحتار ج: ۱)

مٹی دینے کا طریقہ

مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى [1] باقی مٹی پھاؤڑے وغیرہ سے قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

- قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے اور اس کی اونچائی ایک بالشت یا کچھ زیادہ ہو۔
- جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھیں اور سمندر میں ڈبو دیں۔
- دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔

قبروں پر قبہ

- علمائے سادات اور مشائخ کرام کی قبروں پر قبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ (ردالمحتار)
- اولیائے کرام کی اظہارِ عظمت کے لئے ان کے مزارات پر چادر ڈالنا، پھول رکھنا اور ان کے مزارات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے (عالمگیری وغیرہ)۔
- دفن کے بعد مستحب ہے کہ قبر پر سورۂ بقرہ کا اول سرہانے پڑھیں یعنی الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور سورۂ بقرہ کا آخری پائنتی پڑھیں یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم تک۔ بعد دفن قبر کے پاس اتنی دیر

---

[1] ۱۔ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ۲۔ اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے ۳۔ اور اسی سے دوبارہ تم کو نکالیں گے ۱۲۔

ٹھہرے مستحب ہے جتنی دیر اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کیونکہ لوگوں کے ٹھہرنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت و گھبراہٹ نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کے لئے دعا و استغفار کریں۔

- قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔
- قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اس کو معلوم ہو یا اس کا گمان ہو اور اگر اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبر پر سے گزرنا پڑے گا تو منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔
- ایک شخص کو حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا تو فرمایا: "جوتے اتار دو، نہ قبر والے کو تم ایذا دو، نہ وہ تمہیں" (ایذا دیں)

قبر پر قرآن پڑھنا

قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے مگر اجرت پر نہیں کیونکہ اجرت پر قرآن پڑھنا اور پڑھوانا دونوں ناجائز ہے اور اگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اس کے لئے حیلۂ شرعی یہ ہے کہ اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے پھر اس سے یہ کام لے۔

میت پر رونا

نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے (بہارِ شریعت بحوالہ جوہرہ)، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر مٹی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور سینہ کوٹنا سب جاہلیت کے کام ہیں، ناجائز و گناہ ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۱)

حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"اے اللہ کے بندو! اپنے مُردوں کو تکلیف نہ دو جب تم رونے لگتے ہو تو وہ بھی روتا ہے" نیز فرمایا:۔

"جو شخص مرتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے تو اللہ تعالے اس میت پر دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کو کونچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا تھا"

آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہیں ہو تو اس کی ممانعت نہیں (بہار شریعت)

تعزیت

تعزیت مسنون ہے اور اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے اور اگر کوئی موجود نہ تھا تو بعد میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالےٰ مرنے والوں کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں پناہ دے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے یا اسی قسم کے دوسرے جملے کہے جس سے اس کا غم ہلکا ہو میت کے گھر والے تیجہ کے دن یا اس کے بعد میت کے ایصال ثواب کے لئے فقیر اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں تو بہتر ہے لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت

فتاوے عالمگیری ج ۱ مصری ص ۱۵۰ میں ہے:-

لا يباح اتخاذ الضيافة عند ثلاثة ايام كذا في التتارخانية

اور رد المحتار ج اول اور فتح القدیر ج دوم میں ہے:-

ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من اهل المدينة لانه مشرع في السرور لا في الشرور وهي بدعة مستقبحة۔

تیجہ وغیرہ کا کھانا اگر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ وارثوں میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے لیکن اگر بالغ اپنے حصے سے کرے تو حرج نہیں (بہار شریعت)

زیارت قبور

قبروں کی زیارت مستحب ہے، ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے اور سب میں افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے، اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائرین کو جو عقیدت سے حاضر ہوتے ہیں نفع پہنچاتے ہیں، اور اگر وہاں کوئی بات خلاف شرع ہو جیسے عورتوں سے اختلاط اور دیگر غیر شرعی امور تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے گی کیونکہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے برا جانے اور ممکن ہو تو بری بات دور کرے، عورتوں کے لئے بھی زیارت قبور

جائز ہے مگر زیادہ احتیاط وحفاظت اس میں ہے کہ وہ بند جائیں۔

زیارت کا طریقہ

قبروں کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جاکر صاحب قبر کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ قبر والے کے لئے باعث تکلیف ہے کیونکہ اس کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آیا ہے، پھر یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

"سلام ہو تم پر اے قوم مومنین اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔"

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے پر بیٹھے جتنے فاصلے پر زندگی میں بیٹھ سکتا تھا۔

فاتحہ

اگر یاد ہو تو الحمد شریف اور الٓمٓ سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور اٰمن الرسول سے آخر سورۃ تک اور سورۂ یٰسٓ اور تبارک الذی اور سورۃ التکاثر ایک ایک مرتبہ قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھے اور ان سب کا ثواب اموات کی روح کو پہنچائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو ۱۱ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو پہنچائے تو اموات کی تعداد کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور اگر یہ سب یاد نہ ہوں تو جو یاد ہو اسے پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔

- نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل فرض ونفل کا ثواب زندوں اور مردوں دونوں کو پہنچا سکتے ہیں، ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرے:۔

اے اللہ! جو کچھ میں نے قرآن پاک اور درود شریف وغیرہ پڑھا ہے اس میں جو خطا ولغزش ہوئی ہو اس کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما کر اس کا ثواب اور ما حضر جس چیز کا ثواب پہنچانا چاہتا ہے اکا ثواب عطا فرما اور اس کو اپنے پیارے حبیب ومحبوب اور ہمارے آقا ومولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی روحِ پاک کو پہنچا دے اور حضور رحمتِ دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں تمام انبیاء کرام و رسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہوں میں اور خلفائے راشدین اصحابِ سابقین اولین، عشرہ مبشرہ و جملہ صحابۂ کرام اہلبیتِ عظام، امہات المومنین، ازواجِ مطہرات، انصار و مہاجرین، مجاہدینِ اسلام شہدائے بدر، شہدائے احد، شہدائے کربلا خصوصاً سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین خصوصاً حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خدمت میں جملہ سلسلوں سلسلۂ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نظامیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کے مشائخ و اولیاء و بزرگانِ دین اللہ والوں سے خاص طور پر سے غوثِ پاک سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، بغدادی رضی اللہ عنہ کی ارواحِ طیبہ کو، آپ کے والدین کریمین اور ازواجِ صالحات اور تمام اہلِ سلسلہ کی خدمت میں خصوصاً خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دربار میں آپ کے والدین کریمین اور اہلیہ محترمہ اور جملہ وابستگانِ سلسلہ مریدین و معتقدین و اہلِ محبت کی پاک ارواح کو اور جملہ مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات احیاء و اموات کی خدمات میں خصوصاً فلاں ابنِ فلاں کی روح کو اس کا ثواب پہنچے۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ قَاسِمِ رِزْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَبْنِيَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اُصُوْلِهٖ وَ فُرُوْعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

• نووی شرح مسلم جلد اول میں ہے:-

"اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب

پہنچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔

- ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔
- کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اشارۂ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اے اللہ! اس کنویں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔
- کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام ہرگز نہ ہوگی۔ مثلاً حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا اور غازی میاں علیہ الرحمہ کا مرغا وغیرہ۔ اس لئے کہ اس سے مقصود صرف ان بزرگوں کے نام ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے نہ کہ ان کا نام لے کر ذبح کرنا۔

شہید

ترمذی و ابنِ ماجہ میں حضرت مقداد بن سعد یکرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسولِ دوجہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"خدا تعالےٰ کے ذمہ کرم پر شہید کے لئے چھ باتیں ہیں ا۔ پہلی ہی مرتبہ یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جنت میں دکھایا جائے گا، ۲۔ عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا، ۳۔ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون رہے گا، ۴۔ اس کے سر پر وقار کا تاج ایسا رکھا جائے گا جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا، ۵۔ اس کے نکاح میں بڑی بڑی آنکھوں والی ۷۲ حوریں دی جائیں گی، ۶۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

فقہ کی اصطلاح میں شہید اس مسلمان، عاقل، بالغ، طاہر کو کہتے ہیں جو بطورِ ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مال واجب نہ ہوا اور اس نے دنیا سے نفع بھی نہ اٹھایا ہو۔ ایسے شہید کا حکم یہ ہے کہ اس کو غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کردیں

جس مقتول میں یہ آٹھ باتیں پائی جائیں گی وہ شہید ہے اور اگر ان میں سے ایک بات بھی
نہ پائی جائے تو وہ شہید نہیں مگر شہید نہ ہونے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اس کو غسل دیا جائیگا
یہ نہیں کہ شہادت کا ثواب بھی نہ پائے بلکہ فقہی شہید کے سوا ۳۶ اشخاص اور ہیں جن کو آخرت
میں شہادت کا ثواب ملے گا، بلکہ بعض اوقات آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ان کی امتیازی
شان و عظمت ظاہر کردی جاتی ہے۔ اس کے سوا چھتیس ۳۶ شہید یہ ہیں:-

۱۔ جو طاعون سے مرا ۲۔ جو ڈوب کر مرا ۳۔ جو ذات الجنب و نمونیہ میں مرا ۴۔ جو
پیٹ کی بیماری میں مرا ۵۔ جو جل کر مرا ۶۔ جس پر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے ۷۔ وہ عورت
کہ بچہ ہونے یا کنوارپن میں مر جائے ۸۔ سفر میں مر جائے ۹۔ سل کی بیماری میں مرا ۱۰۔ سواری
سے گر کر یا مرگی سے مرا ۱۱۔ بخار میں مرا ۱۲۔ مال ۱۳۔ یا جان ۱۴۔ یا اہل ۱۵۔ یا کسی کے حق
بچانے میں قتل کیا گیا ۱۶۔ عشق و محبت میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چھپایا ہو ۱۷۔ کسی درندے
نے پھاڑ کر کھا لیا ۱۸۔ بادشاہ نے ظلم سے مارا اور مر گیا ۱۹۔ کسی موذی جانور کے کاٹنے
سے مرا ۲۱۔ علم دین کی طلب میں مرا ۲۲۔ مؤذن جو ثواب کے حصول کے لئے اذان کہتا ہو۔
۲۳۔ سچ بولنے والا تاجر ۲۴۔ جس کو سمندر میں متلی اور قے آئی اور مر گیا ۲۵۔ جو اپنے بال بچوں
کے لئے سعی جد و جہد کرے، ان میں احکام الٰہی قائم کرے ان کو حلال کھلائے ۲۶۔ جو
روزانہ پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
(یعنی اے اللہ میرے لئے موت میں برکت عطا فرما اور موت کے مابعد میں برکت دے)
۲۷۔ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کبھی ترک
نہ کرے ۲۸۔ فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا بلکہ اس کے لئے سو شہیدوں کا
ثواب ہے ۲۹۔ جو مرض میں لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
چالیس بار کہے اور اس مرض میں مر جائے تو شہید ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو
جائے گی ۳۰۔ کفار کی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا ۳۱۔ جو ہر رات میں سورۂ یٰسین پڑھے ۳۲۔
جو باطہارت سویا اور مر گیا ۳۳۔ جو حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود شریف
پڑھے ۳۴۔ جو صدق دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قتل کئے جائیں،

۳۶۔ جو جمعہ کے دن مرے ۳۶۔ جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے تاکہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرا تو شہید ہے اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں گے اور اگر اس درمیان میں مر گیا تو شہید ہے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طاعون میں مرے ان کے دربار میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا، شہید کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کئے گئے جیسے ہم، بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ اپنے بستروں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہیں تو یہ انہی میں ہیں، اور انھیں کے ساتھ ہیں، دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہید کے زخم کے مشابہ ہوں گے، اسی وجہ سے شہیدوں میں شامل کر دیئے جائیں گے۔"

شہید کا مرتبہ قرآن میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ترجمہ : "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔"

اور فرماتا ہے جل مجدہٗ :۔

"جو لوگ راہِ خدا میں قتل کئے گئے انہیں مردہ نہ سمجھ بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں، انہیں روزی ملتی ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ابھی ان سے نہ ملے ان کے لئے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔"

مسائل شہید کو نہ غسل دیا جائے نہ ان کا خون دھویا جائے نہ کفن دیا جائے بلکہ اسی طرح اس پر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے البتہ کفن مسنون میں کچھ کمی ہو تو اتنا بڑھا دیا جائے اور پاجامہ نہ اتارا جائے اور نہ اس کے کپڑے جو کفن کی قسم کے نہ ہوں جیسے روئی دار کپڑا، پوستین، خف (موزہ)، اور ہتھیار ڈھال وغیرہ اتار لئے جائیں۔ (ہدایہ وغیرہ)

- شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے (عالمگیری)

روزہ کا بیان

رمضان شریف کے روزے ہر مرد و عورت بالغ (جوان ہو یا بوڑھا) تندرست مقیم پر فرض ہیں، قرآن مجید میں ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

"یعنی اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے، جیسا کہ تم سے پہلے امتوں پر فرض کیا گیا تاکہ تم پرہیزگار بنو۔"

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

مسائل • روزہ بھی مثل نماز کے فرض عین ہے اس کے فرض ہونے کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر عذر کے چھوڑنے والا سخت گنہگار اور دوزخ کا سزاوار ہے۔

- جو بچے روزہ رکھ سکتے ہیں ان کو رکھایا جائے اور قوی و مضبوط لڑکے لڑکیوں کو مار مار کر رکھایا جائے۔ (درمختار)
- شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے اپنے کو روکے رکھنا، روزہ کے لئے عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے یعنی حیض و نفاس کی حالت میں روزہ صحیح نہیں حیض و نفاس والی پر فرض ہے کہ وہ پاک ہونے کے بعد ان دنوں کے روزہ کی قضا رکھے۔

(طحطاوی ص ۳۸۴)

- نابالغ پر روزہ فرض نہیں۔
- یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور ناجائز ہے
- احتلام ہو جانے یا ہمبستری کرنے کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزر گیا تو وہ نمازوں کے چھوڑ دینے کے سبب سخت گنہ گار ہوگا مگر روزہ ادا ہو جائے گا۔
- مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

گمان غالب کی تین صورتیں ہیں ۱۔ اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے ۲۔ یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے ۳۔ یا کسی سنی مسلمان طبیب حاذق مستور الحال یعنی غیر فاسق نے اس کو خبر دی ہو اور نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اسے بتایا بلکہ کافر یا فاسق یا بدمذہب ڈاکٹر یا طبیب کے کہنے سے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ (بہار شریعت)

- جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قصداً کھائے پیئے تو بادشاہ اسلام اسے قتل کردے۔

(شامی، بہار شریعت)

- معتکف کے سوا دوسروں کو مسجد میں روزہ افطار کرنا، کھانا پینا جائز نہیں (درمختار، فتاویٰ رضویہ) لہٰذا دوسرے غیر معتکف لوگ اگر مسجد میں افطار کرنا چاہتے ہیں تو اعتکاف کی نیت سے مسجد میں جائیں، کچھ ذکر یا درود شریف پڑھنے کے بعد اب کھا پی سکتے ہیں مگر اس صورت میں بھی مسجد کا احترام ضروری ہے، آج کل اکثر شہروں کی مساجد میں بلکہ بیشتر دیہاتوں میں بھی افطار کے وقت مسجدوں کی بڑی بے حرمتی کی جاتی ہے جو ناجائز و حرام ہے۔

رویت ہلال

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرو اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی تیس پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

مسائل

پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ۔ (فتاوی رضویہ)

- شعبان کی انتیس کو شام کے وقت چاند دیکھیں، دکھائی دے تو کل سے روزہ رکھیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)
- مطلع صاف نہ ہو یعنی ابر و غبار ہیں صرف رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ مستور (جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہے مگر باطن کا حال معلوم نہیں) یا عادل کی گواہی سے ہو جاتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا باقی تمام مہینوں کے چاند کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور اس طرح گواہی دیں "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود چاند دیکھا" تب چاند کا ثبوت ہو گا۔ (ہدایہ وغیرہ)

عادل کے یہ معنی ہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو، مثلاً بازاروں میں کھانا۔

- گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی شرعی قاضی و حاکم نہیں جس کے پاس گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کر کے شہادت ادا کرے اور اگر یہ عادل ہے تو لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔
- جب مطلع صاف نہ ہو تو عید کے چاند کا ثبوت عاقل، بالغ، عادل دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ہو گا۔ (ہدایہ وغیرہ)
- اگر مطلع صاف ہو تو عید کے چاند کا ثبوت جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں، چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا (چاہے رمضان کا ہو یا عید کا یا اور کسی مہینہ کا)
- اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر گواہی بھی دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ گو[illegible]ت دیں کہ فلاں فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لئے لوگوں

سے کہا، یہ سب طریقے ناکافی ہیں (در مختار وغیرہ)

- کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خبر دی کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کئے تو یہاں والوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔ (ردالمحتار بحوالہ قانونِ شریعت)
- تار، ٹیلیفون، ریڈیو، ٹیلیویژن سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اگر انہیں ہر طرح صحیح مان بھی لیا جائے جب بھی یہ محض ایک خبر ہے شہادت نہیں، اسی طرح بازاری افواہوں، جنتریوں اور اخباروں میں شائع ہونے سے بھی چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔
- ہلال دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسروں کو بتانے کے لئے ہو (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سحری سحری کھانا مسنون و باعثِ برکت ہے اگر بھوک نہ بھی ہو تب بھی سنّت ادا کرنے کے لئے ایک دو لقمے کھا لینا چاہئے یا کم از کم دو گھونٹ پانی ہی پی لے۔ سحری کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے اس وقت تک جو کچھ بھی کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں اور اگر خدا توفیق دے تو سحری کھانے کے لئے ایسے وقت میں اٹھے کہ تہجد کی نماز پڑھے اور سحری کھائے اور صبح فجر تک یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔

روزہ کی نیّت نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰذَا
یعنی میں نے کل اس رمضان کے روزہ رکھنے کی نیّت کی۔

افطار سورج ڈوبنے کے بعد جب سرخی سیاہی سے بدلنے لگے اس وقت روزہ افطار کریں۔

افطار کی دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

"یعنی اے اللہ عزوجل! میں نے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے اوپر بھروسہ کیا اور

تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

مسائل

اگر روزہ کی حالت میں قصداً (جان بوجھ کر) کچھ کھا پی لیا یا بیوی سے جماع (ہمبستری) کر لیا تو روزہ جاتا رہا اور اس پر کفارہ واجب ہو گیا۔

کفارہ

رمضان شریف کے بعد دو مہینے تک برابر روزہ رکھے یا ۶۰ مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے اگر دو ماہ کے اندر بلا عذر شرعی روزہ ترک کر دیا تو پھر دو ماہ تک مسلسل روزہ رکھنا پڑے گا۔ پہلے کے روزے شمار نہ ہوں گے۔

• رات سمجھ کر سحری کھالی پھر معلوم ہوا صبح ہو گئی تھی یا سورج ڈوب جانے کا گمان ہوا بعد میں پتہ چلا کہ ابھی دن تھا، ایسی صورت میں کفارہ نہیں ادا کرنا پڑے گا بلکہ صرف روزے کی قضا لازم آئے گی۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

عورت سے جماع (ہمبستری) کرنے سے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے، پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے دوا ڈالنے سے، اپنی شرمگاہ میں ایک پور سے زیادہ انگلی ڈالنے سے، مرد کا روزہ کی حالت میں اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے، انگلی ڈال کر قے کرنے سے، قے حلق میں لوٹا لینے سے، کان یا ناک میں دوا ڈالنے سے، تھوک کے ساتھ خون نگلنے سے، قطرہ بھر کچھ پینے سے یا چاول بھر کچھ کھانے سے، تھوک منہ میں جمع کر کے نگلنے سے، حقہ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینے سے، ناک میں ہلاس (نسوار) لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ یہ سب چیزیں جان بوجھ کر کی گئی ہوں ورنہ نہیں۔

روزہ میں جو چیزیں منع ہیں

عورت کا بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ شرمگاہ یا سینہ دیکھنا، کھانے پینے کی کسی چیز کا مزہ چکھنا، غیر عورت پر نظر کرنا، گانا سننا، گالی گلوچ یا بدکلامی کرنا، تھیٹر، سینما اور تماشہ دیکھنا، کوئلہ چبا کر دانت صاف کرنا، بار بار غسل یا کلی کرنا، جلدی جلدی تھوک نگلنا، ان تمام چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

منہ دھونے کے بعد پان کی سرخی لگی رہ گئی یا ذرا سا پان وغیرہ لگا رہ گیا یا مٹر کے برابر

گوشت یا کوئی چیز لگی رہ گئی یا ذرا سا پان وغیرہ لگا رہ گیا غلاظت حلق کے اندر پہنچ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح خوشبو یا عطر یا سر میں یا سر میں تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

شبِ قدر

یہ نہایت فضیلت والی رات ہے اس میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اکثر علمائے کرام کے نزدیک ماہِ رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کی راتوں میں شبِ قدر ہوگی، لہٰذا ان راتوں میں پوری مستعدی کے ساتھ عبادت میں مشغول رہنا چاہئے خاص کر ستائیسویں رات میں۔

اعتکاف

عبادت کے ارادہ سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علے الکفایہ ہے یعنی بستی میں اگر ایک شخص بھی کرے گا تو سب گناہ سے بچ جائیں گے ورنہ سب ہی ترکِ سنت کی وجہ سے گنہگار رہوں گے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کا بڑا ثواب ہے جس میں مسنون یہ ہے کہ ۲۰ ر رمضان کو قبل غروبِ آفتاب پاک صاف روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے اور دنیاوی کام بالکل ترک کر دے ہاں اپنشاب، پاخانہ وغیرہ یا نمازِ جمعہ پڑھنے کی غرض سے باہر نکل سکتا ہے عورتیں اپنے گھر میں کسی پاک جگہ پر پردہ ڈال کر اعتکاف کی نیت سے پابندی کے ساتھ بیٹھیں اور ذکر و عبادت میں مشغول رہیں اور وہیں سوئیں۔

چند نفل روزوں کی فضیلت

عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں کو بھی رکھے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا لوگوں کو حکم دیا اور فرمایا کہ:۔

"رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے"۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

اور فرمایا سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے:۔

"عاشور کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے"۔ (مسلم شریف)

عرفہ

یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے"

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔
"رسولِ پاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے مگر حج والے کو جو عرفات میں ہے اسے اس روزے سے منع فرمایا"
(بیہقی وطبرانی وغیرہ)

شوال کے چھ روزے

رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔
"جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال کے رکھے تو ایسا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھا" (مسلم ابوداؤد)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور اگر عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے جب بھی حرج نہیں (درمختار وبہارِ شریعت)

شعبان کا روزہ اور پندرھویں شعبان کی فضیلت

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
"جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات کو قیام (یعنی نفل نماز پڑھا کرو) اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالےٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا ؟ کہ اسکو روزی دوں، ہے کوئی گرفتارِ مصیبت ؟ کہ اس کو رہائی دوں ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا ؟ اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے" (ابنِ ماجہ)

اور فرمایا حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے:۔
"شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالےٰ تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے" (طبرانی وابنِ حبان)

ایامِ بیض کے روزے

یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے، حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ہر مہینہ تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ" (بخاری و مسلم)

اور فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

"جس سے ہو سکے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھے، ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو" (طبرانی)

دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔"

اور فرمایا کہ:۔

"ان دونوں دنوں میں اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ان دو آدمیوں کی جنہوں نے آپس میں جدائی کر لی ہے ان کے بارے میں فرشتوں سے کہتا ہے انہیں چھوڑ دو جب تک یہ صلح نہ کر لیں۔" (ترمذی و ابنِ ماجہ)

بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

"جو بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھے اس کے لئے دوزخ سے چھٹکارا لکھ دیا جائے گا جو بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔"

مسئلہ: خاص طور پر جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے البتہ آگے یا پیچھے اور روزہ ملا کر رکھے کہ نفل و سنت کا روزہ تنہا مکروہ ہے۔

تراویح

نمازِ تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں اس میں جمہور کے مذہب کے مطابق بیس ۲۰ رکعتیں ہیں اور یہی

حدیثوں سے ثابت ہے یہ نماز رمضان شریف میں عشاء کی فرض نماز کے بعد ہر رات میں پڑھی جاتی ہے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی نماز کی ادائیگی کے وقت جتنا بیٹھے اور یہ تسبیح پڑھے:-

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ-

ترجمہ: پاک ہے ملک وملکوت والا پاک ہے عزت وبزرگی والا اور ہیبت قدرت وجبروت والا۔ پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے اور نہ اس کو موت ہے، پاک مقدس ہمارا اور فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

بیس (۲۰) رکعت تراویح کی حکمت

یہ ہے کہ شب و روز میں کل بیس (۲۰) رکعت فرض و واجب، سترہ رکعت فرض اور رکعت وتر اور رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح مقرر کی گئی ہے تاکہ فرض و واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیساکہ بحر الرائق جلد دوم میں علامہ حلبی علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا کہ تراویح کے ۲۰ رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل ۲۰ رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لئے سنتیں مشروع ہوئی ہیں۔

تراویح میں ختم قرآن مجید

تراویح میں ایک بار قرآن شریف ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر کسی وجہ سے ختم قرآن نہ ہو سکے تو سورتوں سے پڑھوائیں اور اس کے لئے بعض علماء نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ سورۂ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر سورۃ النّاس تک دو بارہ پڑھنے سے تراویح پوری ہو جائے گی۔

• آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ لوگ حفاظ کو اجرت دے کر قرآن تراویح میں پڑھواتے

ہیں، ناجائز ہے اجرت دینے والے اور لینے والے دونوں گنہ گار ہیں۔

صدقۂ فطر صدقۂ فطر کی مقدار علی التحقیق دو سیر تین چھٹانک اٹھنی بھر اوپر گیہوں (جس قسم کا وہ کھاتا ہو) یا اس کا دگنا موٹا اناج جیسے جَو، چنا وغیرہ یا اس کی قیمت حقداروں کو دیں۔

- بہتر یہ ہے کہ نماز سے قبل صدقۂ فطر ادا کر دے اگر ایسا نہیں کر سکا تو پھر بعد نماز ادا کرے یہ نہ سمجھے کہ اب ذمہ سے ساقط ہو گیا۔
- عورت صرف اپنی طرف سے اگر صاحبِ نصاب ہے، تو صدقۂ فطر ادا کرے۔

عیدین کا بیان

عید کے دن یہ کام مستحب ہیں: حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے (نیا نہ ہو تو دھلا ہوا) پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ سویرے جانا، نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، عیدگاہ تک پیدل جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کے لئے جانے سے قبل طاق یعنی تین یا پانچ یا سات کھجوریں کھا لینا اور اگر کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لینا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارک باد دینا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ وقار و اطمینان کے ساتھ نیچی نگاہ کئے جانا۔

وقت عید کی نماز کا وقت سوا نیزے پر سورج بلند ہونے کے وقت سے نصف النہار شرعی تک ہے۔

- عید الفطر میں راستے میں تکبیر نیچی آواز سے کہے۔
- عید الفطر اور عید الاضحےٰ دونوں کے احکام ایک ہی ہیں صرف بعض احکام میں فرق ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ عید الاضحےٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنی ہو اور اگر کھا لیا تو کراہت نہیں۔

۲۔ راستے میں تکبیر بلند آواز سے کہتا ہوا جائے۔

۳۔ ۹ ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین مرتبہ افضل اس کو تکبیرِ تشریق کہتے ہیں۔

تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

ترجمہ: اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، نہیں کوئی لائقِ عبادت مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

ترکیب نماز عیدین

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:۔

پہلے اس طرح نیت کرے، نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر (یا عید الاضحےٰ) مع چھ تکبیروں کے پڑھنے کی واسطے اللہ تعالےٰ کے (مقتدی اتنا اور بڑھائیں) پیچھے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اس کے بعد امام آہستہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی بار ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی دوسری نمازوں کی طرح حسب دستور پوری کرے، سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

خطبہ سننا سنت ہے اسے نہایت خاموشی کے ساتھ سننا چاہئے۔ اس وقت کسی قسم کی بات چیت کرنا منع ہے، چاہے خطبہ سنائی دے یا نہ دے۔

مسائل

عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔

• عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عیدگاہ میں مردوں کے ساتھ اختلاط پیدا ہوگا۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یعنی اے مسلمانو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جو شخص سونے یا چاندی کے شرعی نصاب کا مالک ہو اور وہ اس کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے اس سونے اور چاندی کی سلیں بنائی جائیں گی اور انہیں آگ میں تپایا جائے گا پھر انہیں سلوں سے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔"

مسائل

زکوٰۃ اس مسلمان پر فرض ہے جو ساڑھے باون تولہ یا ساڑھے سات تولہ سونے یا چاندی کا مالک ہو ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامانِ تجارت کا مالک ہو اور یہ ملکیت حاجتِ اصلیہ سے زائد اور دین ذقرض سے فارغ ہوں اور ان پر ایک سال گزر گیا ہو، اس شخص پر مال کا چالیسواں حصہ بہ نیت ادائے زکوٰۃ فقراء و مساکین اور یتیموں وغیرہم کو دینا فرض ہے

• اگر شرائط مذکورہ پائے جانے پر اگر سو روپے بھی نقد کسی کے پاس موجود ہوں تو اس میں سے ڈھائی روپے دینا چاہئے، اسی حساب سے ہر سینکڑہ میں سے نکال کر ادا کرے یا اتنے روپے کی قیمت کا سونا یا چاندی یا زیور وغیرہ ہو اس میں بھی یہی حساب ہوگا۔

• زکوٰۃ دینے والے کے اعزہ و اقارب زکوٰۃ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں اس کے بعد ان لوگوں کا جن کا بیان اوپر گزر چکا ہے، ان لوگوں کو زکوٰۃ نہ دے جن پر صدقہ فطر

- زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہ گار مردود الشہادۃ ہے (بہارِ شریعت بحوالۂ انوارِ حدیث)
- زکوٰۃ کا روپیہ مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں نہیں لگایا جاسکتا، فتاوےٰ عالمگیری ج اول مصری میں ہے:۔

لایجوز ان یبنی بالزکوٰۃ المسجد وکذا الحج وکل ما لا تملیک فیہ ولا یجوز ان یکفن بہا میت ولا یقضی بہا دین المیت کذا فی التبیین ملخصا۔

- ہاں زکوٰۃ اگر مسجد و مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی غریب آدمی کو دے دیں پھر وہ صرف کرے تو ثواب دونوں کو ملے گا (ردالمحتار، بہارِ شریعت بحوالۂ انوارِ حدیث)
- گیہوں، جو، جوار، باجرہ دھان اور ہر قسم کے غلے السی کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی ترکاریاں سب میں عشر واجب ہے، تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ (عالمگیری، بہارِ شریعت)۔
- جو کھیت بارش یا نہر یا نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چرسے یا ڈول سے ہو اس میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے اور اگر پانی خرید کر آبپاشی کی جب بھی بیسواں حصہ واجب ہے (درمختار وغیرہ)۔
- جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہو اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر دیا جائے گا کھیتی کے اخراجات یعنی ہل بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے کی مزدوری یا بیج وغیرہ کی قیمت ان میں سے کوئی خرچ بھی عشر میں وضع نہیں کیا جائے گا (درمختار، بہارِ شریعت)

زکوٰۃ اور صدقہ دینے کی فضیلت

بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص کھجور کے برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ انہیں قبول فرما

دستِ راست سے پھر اسے اس کے مالک کے لئے پرورش فرماتا ہے جیسے تم سے کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔"

- طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

"جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں، میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا نماز، زکوٰۃ، امانت، اور شرمگاہ کی حفاظت، شکم و زبان۔"

حج و زیارت

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :۔

"حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگرے ادا کرو (یعنی قران کا احرام باندھو یا بالفعل دونوں کو متصلاً کرو) اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔" (ترمذی و نسائی)

- نیز حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"جس نے حج کیا اور رفث یعنی فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" (بخاری شریف وغیرہ)

مسائل جس مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت، آزاد و تندرست کے پاس حج کے وقت میں اتنا مال ہو کہ وہ سواری پر جا سکے اور راستہ محفوظ و مامون ہو اور واپسی تک کے لئے اپنے اہل و عیال کو خرچ دے جائے تو اس پر عمر میں ایک بار حج بیت اللہ کرنا فرض ہے۔ بھیک مانگ کر یا قرض لے کر حج کرنا ٹھیک نہیں، ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے حج کرا دے یا پھر خرچ اپنے پاس سے دیدے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

عورت پر حج فرض ہونے کی دعلاوہ شرائط مذکورہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے شوہر یا کسی محرم یعنی اس شخص کے ساتھ جائے جس کے ساتھ اس کا نکاح کبھی جائز نہیں، جیسے باپ بھائی لڑکا وغیرہم، اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور تنہا یا غیر محرم کے ساتھ حج کو چلی گئی تو سخت گنہگار ہوگی مگر حج کا فرض ادا ہو جائے گا، عورت خواہ جوان ہو یا بڑھیا دونوں ہی کے لئے یکساں حکم ہے۔

- دکھاوے کے لئے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کے لئے جانا حرام ہے۔ (در مختار بہار شریعت)
- حج کرنے کے لئے تصویر اور فوٹو کھنچوانا جائز نہیں خواہ حج فرض ہو یا نفل اس لئے کہ گناہ سے بچنا کسی نیکی کے اکتساب (حاصل کرنے) سے اہم و اعظم ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹، میں اشباہ سے ہے: اعتنلو الشرع بالمنہیات اشد من اعتنائہ بالماموراتِ۔
- جس نے پاک مال، پاک کمائی اور پاک نیت سے حج کیا اور اس میں لڑائی جھگڑا ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچا پھر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ یا حقوق العباد اس کے ذمہ تھے انہیں ادا کرتا یا ادا کرنے کی فکر کرتا تو حج مقبول ہونے کی صورت میں امید قوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام حقوق کو معاف فرما دے اور حقوق العباد کو اپنے ذمہ کرم پہلے کر حق والوں کو قیامت کے دن راضی کرے اور خصومت سے نجات بخشے (اعجب الامداد مصنفہ امام احمد رضا بحوالہ انوار الحدیث)

اور اگر حج کے بعد زندہ رہا اور حتی الامکان حقوق کا تدارک کر لیا یعنی سالہائے گذشتہ کی باقی زکوٰۃ ادا کر دی چھوٹی ہوئی نماز اور روزہ کی قضا کی جس کا حق مار لیا تھا اس کو یا مرنے کے بعد اس کے وارثین کو دے دیا جسے تکلیف پہنچائی تھی اس سے معاف کرا لیا، جو صاحب حق نہ رہا اس کی طرف سے صدقہ کر دیا، اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے ادا کرنے کرتے کچھ رہ گیا تو موت کے وقت اپنے مال میں سے انکی ادائیگی کی وصیت کر گیا، خلاصہ یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے چھٹکارے کی ہر ممکن کوشش کی تو اس کے لئے بخشش کی اور زیادہ امید ہے۔ (اعجب الامداد)

ہاں اگر حج کے بعد قدرت ہونے کے باوجود ان امور سے غفلت برتی نہیں ادا نہ کیا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے ذمہ ہوں گے اس لئے کہ حقوق اللہ وحقوق العباد تو باقی ہی تھے ان کی ادائیگی میں تاخیر کرنا پھر تازہ گناہ ہوا جس کے ازالہ کے لئے وہ حج کافی نہ ہوگا اس لئے کہ حج گزرے گناہوں یعنی وقت پر نماز و روزہ وغیرہ ادا کرنے کی تقصیر کو دھوتا ہے، حج سے قضا شدہ نماز اور روزہ ہرگز نہیں معاف ہوتے اور نہ آئندہ کے لئے پروانۂ آزادی ملتا ہے بلکہ مقبول حج کی نشانی یہی ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو۔ (احسن الامداد)

حاضری مدینہ منوّرہ

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
  "جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے" (دارقطنی بیہقی)
- نیز انہی سے روایت ہے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:۔
  "جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات (دنیوی) میں زیارت کی"
- نیز رسولِ دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:۔
  "جس نے حج کیا اور میرے روضہ کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا"

مسائل

زیارتِ اقدس قریب الواجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

- حج کے لئے جانا اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت نہ کرنا بدبختی کی علامت ہے۔

انتباہ! بہت سے لوگ دوست بن کر طرح طرح سے ڈراتے ہیں کہ راہ میں خطرہ ہے وہاں بیماری ہے ایسا ہے وہ ہے، خبردار! کسی کی بات نہ سنو ورنہ محرومی کا داغ لے کر واپس آؤ گے، جان ایک دن ضرور جانی ہے تو اس سے بہتر کیا ہے کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایۂ کرم میں بآرام لے جاتے

فضائل مدینہ طیبہ

- حضور سرورِ کونین رحمتِ دارین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
"مدینہ کی تکلیف و سختی پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے گا قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں گا" (صحیح مسلم و ترمذی)
- مسلم شریف کی ایک اور روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :۔
"مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ تعالے اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا، اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوگا"

ہدایت : بخوفِ طوالت اس کتاب میں حج و زیارت کے احکام و مسائل کی تفصیلات نہیں پیش کی جا رہی ہیں اس کے لئے فقہ کی مشہور کتاب "بہارِ شریعت" حصہ ششم کا مطالعہ فرمائیں۔

قربانی و عقیقہ

فضیلت قربانی کرنے کا اللہ تعالے نے بڑا ثواب عطا فرمایا ہے، صحابۂ کرام کے سوال کے جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :۔

"قربانی کے جانور کے جسم میں جتنے بال ہیں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے، قربانی کرنے والے کے لئے"

مسائل خصی، بکرا، دنبہ وغیرہ حلال جانور قربانی کے جانور ہیں، بہتر یہ ہے کہ قربانی کے دو چار روز پہلے قربانی کا جانور خرید لیں اور گھر کا پالتو جانور قربانی کریں تو اور بھی بہتر ہے

- چھوٹے جانور جیسے خصی، بکرے وغیرہ میں صرف ایک نام سے قربانی ہو سکتی ہے اور

بڑے جانور جیسے بھینس اونٹ وغیرہ میں سات اشخاص کے نام قربانی ہو سکتی ہے یعنی اسمیں سات حصے ہوں گے۔

قربانی کے جانور کیسے ہوں؟

قربانی کے جانور کی سینگ ٹوٹی نہ ہو اور نہ کان وغیرہ کٹا ہو اور نہ جسم و پیر میں چوٹ یا زخم ہو لولا اور لنگڑا نہ ہو اندھا اور کانا نہ ہو، گرم لوہے سے داغا نہ گیا ہو، بیمار زیادہ لاغر اور بڈھا نہ ہو، بالکل تندرست ہو، بکرا بکری، مینڈھا وغیرہ ایک سال کا ہونا چاہئے، بھینس وغیرہ دو سال اور اونٹ پانچ سال کا ہو۔

قربانی کا وقت

دس ذی الحجہ کو بعد نماز عید الاضحیٰ شروع ہوتا ہے اور بارہ ذالحجہ سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے مگر پہلے دن کرنا افضل ہے اس کے بعد دوسرے دن پھر تیسرے دن۔

• دیہاتوں میں دسویں ذالحجہ کو طلوعِ صبحِ صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کرے، شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں (دیہاتی زیور شریعت)

• جو مالکِ نصاب اپنے نام سے ایک بار قربانی کر چکا ہے اگر دوسرے سال بھی وہ صاحبِ نصاب ہے تو پھر اپنے نام سے قربانی واجب ہے اور یہی حکم ہر سال کا ہے۔

• اگر کوئی صاحبِ نصاب اپنی طرف سے قربانی کی بجائے دوسرے کی طرف سے کرے (اور اپنے نام سے قربانی واجب ہے) تو سخت گنہگار ہو گا لہٰذا اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

• بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بار قربانی واجب ہے شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

چرمِ قربانی

قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنیوالے کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

• چرمِ قربانی کسی غریب محتاج، بیوہ یا یتیم وغیرہ کو دے دے، دینی و مذہبی مدارس میں بھی

سے سکتے ہیں اپنی بہن یا بیٹی وغیرہا کو نہیں دے سکتے جیسا کہ آج کل بعض جہلا کرتے ہیں۔

قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ پھر اَللّٰهُمَّ لَکَ وَ مِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پڑھتے ہوئے تیز چھری سے ذبح کریں، قربانی اپنی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اور اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فلاں بن فلاں یعنی اس قربانی کرنے والے کا نام لے۔

قربانی ہو سکے تو خود کرے ورنہ دوسرے سے کرائے لیکن سامنے کھڑا رہے، ذبح میں جانور کا نرخرہ بالکل نہ کٹ جائے بلکہ نصف سے کچھ زائد کٹے، اگر گلا کٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تو یہ مکروہ ہے اور برا ہے جب جانور ٹھنڈا ہو جائے تو اس کا سر علیحدہ کر لیا جائے اور کھال وغیرہ جدا کر لیں۔

قربانی کا گوشت

قربانی کے گوشت میں تین حصے کر ڈالیں، ایک حصہ فقیروں محتاجوں کو دیں، ایک حصہ اپنے دوست احباب اور عزیزوں میں تقسیم کریں اور ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھ لیں لیکن اگر گھر میں کھانے والوں کی تعداد زیادہ ہو تو پھر دوست احباب اور عزیز و اقارب کو نہ دیں اور اپنے گھر والوں کو کھلائیں۔

• قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں۔

• قربانی اپنے مُردوں کے نام سے بھی کرا سکتے ہیں۔

عقیقہ

بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے سر سے بال اتار کر جو بکرا ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں، یہ مستحب ہے، بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن اگر ساتویں نہ ہو سکے تو چودہویں دن یا اکیسویں، یا جب ہو سکے کریں مگر ساتویں دن کا لحاظ رکھیں، اس کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں البتہ ساتویں دن سے پہلے کرنا درست نہیں، لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرے اور اگر دو بکروں کی طاقت نہ ہو تو پھر ایک ہی بکرا ذبح کریں، عقیقہ کا بکرا ایک سال سے کم اور عیب دار نہ ہو نیز جو شرطیں اور صفتیں قربانی کے جانور میں ضروری ہیں وہی عقیقہ کے جانور میں بھی ضروری ہیں عقیقہ کے جانور میں نر مادہ کی کوئی تخصیص نہیں، عقیقہ کا جانور بچے کا باپ خود ذبح کرے تو بہتر ہے ورنہ چچا، دادا جو چاہے ذبح کرے، ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

عقیقہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر جانور ذبح کرے۔

اگر لڑکے کا باپ خود ذبح کرے تو یہ دعا لفظاً لفظاً پڑھے البتہ فلاں کی جگہ ابنی اور اگر لڑکی ہو تو اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ کہے اور دعا میں بِدَمِهٖ وغیرہ کی جگہ بِدَمِهَا وغیرہ کہا جائے اور اگر ذبح کرنے والا باپ کے علاوہ کوئی اور ہو تو اِبْنِیْ فُلَانٍ کی جگہ اِبْنِ فُلَانٍ یعنی بچے کا اور بچے کے باپ کا نام لے اور تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ کی جگہ تَقَبَّلْهَا مِنْهُ اور فِدَاءً لِّابْنِیْ کی بجائے فِدَاءً لِّابْنِهٖ کہے اور اگر لڑکی کی جگہ بِنْتِیْ کی جگہ بِنْتِ فُلَانٍ کہے اور ضمیریں مؤنث کی لائے اور سر پر زعفران یا صندل یا کوئی دوسری خوشبودار چیز ملیں اور بالوں کو سونے یا چاندی سے تول کر بال زمین میں دفن کر دیں اور سونا یا چاندی صدقہ کے

نام پر خیرات کر دیں، حجام کو اجرت میں نہ دیں بلکہ اس کو الگ سے کچھ دیدیں، پھر اسی دن بچے
کا اچھا سا مبارک نام رکھیں، پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنا سنت ہے۔

قربانی کے گوشت کی طرح عقیقہ کے گوشت کے بھی تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ فقیروں
محتاجوں میں تقسیم کر دیں، ایک حصہ خود کھائیں اور ایک حصہ اپنے عزیزوں ہمسایوں اور دوست
واحباب خواہ کچا دے دیں یا پکا کر کھلائیں، قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک ہی طرح کا ہے تو جس طرح
قربانی کا گوشت ماں باپ، نانی نانا اور دادا دادی سب کھا سکتے ہیں کوئی ممانعت نہیں اسی
طرح عقیقہ کا گوشت بھی یہ سب کھا سکتے ہیں۔

عقیقہ کا گوشت یا چمڑا قصاب وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں، عقیقہ کی کھال یا سری
پایوں کو دفن کر دینا درست نہیں۔

اچھے بُرے نام

جب بچہ پیدا ہو تو اس کو نہلا دھلا کر سفید کپڑے پہنائیں پھر
اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت
کہیں کہ مسلمان بچوں کے کانوں میں اذان و اقامت کہنے سے مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے
جو آواز پڑے وہ خدا اور رسول کے ناموں کی برکت و رحمت والی آواز ہو جس سے شیطان دُم دبا کر بھاگتا
ہے اور آفت و بلا دور ہوتی ہے، کانوں میں اذان و اقامت کہنے کے بعد گڑ یا شہد یا اور
کوئی میٹھی چیز جس کو آگ کا اثر نہ پہنچا ہو کوئی بڑا بوڑھا یا کوئی دیندار اپنے منہ میں چبا کر منہ کے اندر
تالو میں لگادے، پھر ساتویں دن اس کا عقیقہ کرے اور اسی دن بچہ کا برکت والا اچھا سا نام
رکھے، بہتر یہ ہے کہ اس کا نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک پر محمد رکھے اور
اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام رکھ دے کیونکہ آج کل لوگ پکارنے میں احتیاط و ادب
سے کام نہیں لیتے جس سے مبارک بزرگ ناموں کی بے ادبی ہوتی ہے۔

چھٹن، کلو، جمعراتی اور شبراتی جیسے ناموں سے پرہیز کرے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادات
پر اثر پڑتا ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"میرے نام پر نام رکھو"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جس شخص کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ یقیناً (ایمان و عشق کے تقاضے سے) جاہل و بے خبر ہے۔ (طبرانی کبیر)

• جس کا نام عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالمعبود، عبدالقدوس یا عبدالقیوم ہو اس کو رحمٰن، خالق، معبود، قدوس یا قیوم کہنا و پکارنا حرام ہے اس لئے کہ ان ناموں کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز ہے۔ ہاں اگر عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز کے قسم کا نام ہو تو رحیم کریم اور عزیز کہہ سکتے ہیں۔

• عبدالمصطفےٰ، عبدالرسول، عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبدیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں رہی "عبد" کی اضافت غیر اللہ کی طرف تو یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت)

• محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، رسول اللہ، نبی اللہ، یا نبی الزماں نام رکھنا حرام ہے کہ ان میں حقیقۃً ادعائے ضرور ہے نہ ہو تا مسلم ورنہ خالص کفر ہوگا مگر صورتاً ادعا ضرور ہے اور وہ یقیناً حرام ہے (احکام شریعت و بہار شریعت بحوالہ انوار حدیث)

• انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی بیویوں اور لڑکیوں نیز صحابیات رضی اللہ تعالےٰ عنہن کا مبارک سنجیدہ اور پروقار نام چھوڑ کر آجکل لوگوں نے بازاری عورتوں کے بھڑک دار نام پر اپنی لڑکیوں کا نام رکھنا اختیار کرلیا ہے جیسے نجمہ، ثریا، مشتری، کہکشاں، زہرہ اور پروین و مہ جبیں وغیرہ، ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

نکاح کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے (یہ اجنبی عورت کی طرف سے) نگاہ کو روکنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

- مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"ساری دنیا ایک متاع زندگی ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔"

- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"یہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں ۱۔ حیا کرنا ۲۔ خوشبو لگانا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ نکاح کرنا۔

مستحباتِ نکاح

نکاح کا اعلان کرنا، نکاح کے پہلے خطبہ پڑھنا، جمعہ کے دن نکاح کرنا، وکیل کا دیندار ہونا، گواہوں کا عادل ہونا۔

ایجاب کی صورت یہ ہے کہ مرد یا عورت کہے کہ "میں نے تجھ سے نکاح کیا اور قبول کیا"۔ عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو ایجاب یا قبول کا حق ہے مگر ہندوستان میں عموماً ایجاب عورت کی طرف سے اور قبول مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔

نکاح کے گواہ

نکاح میں گواہوں کا ہونا شرط ہے بغیر اس کے نکاح نہ ہوگا نکاح کا گواہ عاقل، بالغ مسلمان ہوسکتا ہے خواہ فاسق ہو یا اس پر زنا وغیرہ کی حد لگائی گئی ہو، کافر، غلام، مجنوں، لڑکا مسلمانوں کے نکاح کے گواہ نہیں ہوسکتے

مسائل

ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کے نکاح کا زید کو ولی بنایا، زید نے صرف ایک گواہ کی موجودگی میں اس کا نکاح کر دیا تو اگر ولی نکاح کے وقت موجود تھا تو نکاح درست ہو گیا، ولی کو نکاح پڑھانے والا قرار دیا جائے گا۔

نکاح کے ولی کون کون ہیں؟

نکاح کے ولی یہ ہیں:۔ بیٹا، پوتا، وغیرہ، پھر باپ، دادا، پردادا وغیرہ، یہ لوگ نہ ہوں تو حقیقی بھائی، پھر سوتیلا بھائی، پھر اپنا بھتیجہ اور اس کی مذکر اولاد پھر سوتیلا چچا، پھر اپنے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ، پھر دادا بھی نہ ہو تو باپ کا اپنا چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر باپ کے اپنے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ، پھر باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ پھر دادا کا اپنا چچا، پھر سوتیلا چچا، یہ لوگ بھی نہ ہوں تو ماں، پھر دادی، پھر نانی، پھر بیٹی پھر پوتی، پھر نواسی، پھر اپنی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر پھوپھی پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے

جن عورتوں سے شریعت نے نکاح حرام کر دیا ہے وہ یہ ہیں:۔ ماں، نانی، پردادی، پرنانی، دادی اوپر تک، بیٹی، پوتی اور انکی اولاد نیچے تک بہن چاہے حقیقی ہو چاہے اخیافی ہو یا علاتی ہو اور ان کی اولاد نیچے تک، بھتیجی اور بھانجی اور انکی اولاد نیچے تک، پھوپھی چاہے حقیقی ہو چاہے اخیافی یا علاتی اسی طرح ماں باپ، نانا، ماموں، نانی، دادا، دادی کی خالہ، رضاعی نانی دادی اور انکی اولاد رضاعی بہن۔ بیوی کی ماں، نانی، دادی سے اوپر تک اور بیوی کی بیٹی، پوتی اور انکی اولاد نیچے تک (جب کہ بیوی سے جماع کر چکا ہو) ورنہ بیوی کو چھوڑ دینے یا اس کے مرجانے کے بعد اس کی بیٹی پوتی سے نکاح جائز ہوگا۔

• بیٹے پوتے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اور متبنّی (منہ بولا بیٹا) کی بیوی سے جائز ہے۔
• باپ، نانا اور دادا وغیرہ نے جس عورت سے صرف نکاح کیا ہو اس سے نکاح کرنا ناجائز و حرام ہے۔
• دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا یا ایک بہن کی عدت ختم ہونے سے پہلے دوسری بہن سے نکاح کرنا ناجائز ہے اسی طرح ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا نکاح میں کہ اگر ان میں کسی ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو دوسری سے نکاح ناجائز ہو یعنی ان کے درمیان وہ حرمت پیدا ہو جائے جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے۔

طریقہ نکاح

جب لڑکی بالغ ہو تو نکاح کے وکیل کو چاہئے کہ دو گواہوں کے ساتھ لڑکی سے اجازت لے کر پھر لڑکے کے پاس جا کر مجمع عام میں اس بات کا اظہار کرے کہ فلاں لڑکی جو فلاں کی لڑکی ہے نے مجھ کو تمہارے ساتھ نکاح کر دینے کا وکیل بنایا ہے جس کے یہ دو گواہ ہیں، پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے۔

اس کے بعد لڑکے (دولہا) کو قبلہ رخ بٹھائے اور اس سے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرائے پھر اس سے پانچوں کلمے پڑھوائے، پھر ایمان مجمل و ایمان مفصل پڑھائے اگر یہ سب کلمے نہ پڑھائے تب بھی کوئی حرج نہیں صرف کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا دے۔ اس کے بعد تین مرتبہ گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرائے اور اس میں لڑکی کے مقرر کئے ہوئے دین مہر اور نان نفقہ کا بھی ذکر کر دے۔ دولہا آخری مرتبہ قبول عربی میں کرے یعنی قَبِلْتُ کہے تو بہتر ہے ویسے صرف ایک مرتبہ ایجاب و قبول کافی ہے۔

اس کے بعد طبق چھوہارے یا بادام یا شیرینی کا منگوا کر حاضرین لوگوں میں لٹائے یا تقسیم کرے نیز دولہا کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہے: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ اور دیگر حاضرین مجلس بھی یہی کہیں

اور دولہا دلہن کے حق میں دعائے خیر کریں اور غلط رسم و رواج جو شرعاً روا نہیں ان سے مکمل پرہیز کرے۔

مسائل جو شخص مہر و نفقہ کی قدر رکھتا ہو اس کے نکاح کرنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اسے یقین ہو کہ بحالت تجرد یعنی بغیر بیوی کے اوہ زنا کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر اس کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کرے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے (در مختار، رد المختار، بہار شریعت)

- بعض لوگ بیوہ عورتوں کا نکاح کرنا خاندان کے لئے عار خیال کرتے ہیں یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔

- مرتد مرتدہ نے نکاح کسی سے صحیح نہیں ہو سکتا نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتدہ و مرتد سے (بہار شریعت)۔

- پورے ہندوستان میں عام طور پر جو رائج ہے کہ عورت یا ولی سے ایک شخص اجازت لے کر آتا ہے جس کو وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھوانے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے، یہ طریقہ محض غلط ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنا دے اگر ایسا کیا گیا تو نکاح فضولی ہوا، عورت کی اجازت پر موقوف ہو گا اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے، لہٰذا یوں چاہئے کہ جو نکاح پڑھائے وہ خود عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے۔ (بہار شریعت بحوالہ انوار الحدیث) یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لئے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

- بعض لوگ ایجاب و قبول کے الفاظ بہت آہستہ بولتے ہیں اگر اس قدر آہستہ بولے کہ حاضرین میں سے دو آدمیوں نے بھی ایجاب و قبول کے الفاظ نہ سنے تو نکاح

مقرر ہوا۔

- نکاح سے پہلے لڑکی اور لڑکے کو کلمۂ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھانا جیسا کہ رائج ہے بہتر ہے۔

مہر

مہر کم سے کم یعنی ابتدائی مہر دس۱۰ درہم ہے یعنی دو تولہ ۱۱ ماشہ چاندی جس کی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے چودہ روپے چھ آنہ پیسے مقرر ہوئی اور چاندی کا بھاؤ ۶۱ روپے ہو جائے تو دس درہم کا ساڑھے سترہ روپیہ ہو جائے گا، خلاصہ یہ کہ چاندی کے نرخ کی کمی بیشی پر روپیہ سے ابتدائی مہر کی مقدار کی کمی و بیشی ہوتی رہے گی لہٰذا اگر اس گرانی کے زمانہ میں مہر کی کم سے کم مقدار تین روپے ساڑھے دس آنہ سمجھنا غلطی ہے۔

- زیادتی کی جانب مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں، ہزار دس ہزار بلکہ چالیس پچاس ہزار اور اس سے زیادہ بھی مہر مقرر کر سکتے ہیں لیکن بہت زیادہ مہر باندھنا بہتر نہیں۔

مہر کی قسمیں

مہر کی تین قسمیں ہیں:-

۱۔ مؤجل ۲۔ معجل ۳۔ مطلق

مہر معجل : وہ مہر ہے جو خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو۔

مہر مؤجل : وہ مہر ہے جس کی ادائیگی کے لئے کوئی میعاد مقرر ہے۔

مہر مطلق : وہ مہر ہے کہ نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ کوئی میعاد مقرر ہو اور یہی ہمارے ملک میں عام طور سے رائج ہے۔

مہر فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مہر ۴۰۰ درہم یعنی ایک سو ساڑھے سولہ تولہ چاندی تھی۔

- مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد سوم ص: ۲۴۴ میں ہے:-

نَقَلَ ابْنُ الْهُمَامِ اَنَّ صَدَاقَ فَاطِمَةَ كَانَ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ

"حضرتِ امام ابنِ الہمام صاحبِ فتح القدیرؒ نے نقل فرمایا کہ حضرت فاطمہ کا مہر ۴۰۰

درہم تھا۔

• اشعۃ اللمعات جلد ثالث ص ۱۳۱ میں ہے:۔

"مہر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا چار صد درہم بود"

انتباہ! ہمارے ملک میں عام دستور ہے کہ عورت جب مرنے لگتی ہے تو مہر معاف کرا لیتے ہیں حالانکہ مرض الموت میں معافی دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔

دعوتِ ولیمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو" (بخاری و مسلم)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب و محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے" (بخاری و مسلم)

حقوقِ زوجین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے لیکن چونکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے اس لیے ایک عورت اپنے شوہر کو سجدہ تو نہیں کر سکتی البتہ اس کے لیے شوہر کی اطاعت کا حکم ضرور ہے" (ترمذی شریف)

• ترمذی شریف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اسکا شوہر اس سے راضی اور خوش ہے تو وہ عورت جنتی ہے۔

• ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مسلمانوں میں کامل الایمان وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے سب سے بہتر ہوں۔"

- حضرت حکیم بن معاویہ قشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ:-
"جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور اگر کسی خلافِ شرع بات پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ مارو اور اسے برا نہ کہو اور اسے نہ چھوڑو مگر گھر میں۔" (ابو داؤد و مشکوٰۃ)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-
"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک دھڑ الگ ہو گیا ہو گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

مرد و عورت کی خاص باتیں

ابو داؤد و مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-
"تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔
"یعنی اے اللہ! تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا ہو اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ، پھر اگر عورت و مرد کے درمیان اس صحبت میں لڑکا پیدا ہونا مقرر ہو گیا یعنی حمل قرار پا گیا تو شیطان اس لڑکے کو کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔"

- نیز انہی سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ جو نازل کی گئی

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۔ یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ لیکن پیچھے کے مقام (میں صحبت کرنے سے بچو) اور حالت حیض میں ہمبستری سے پرہیز کرو۔ (ترمذی شریف)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنی بیوی سے اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔" (احمد)

عورت کو اجنبی مرد اور مرد کو اجنبیہ عورت کا دیکھنا جائز نہیں

• حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"عورت، عورت ہے (یعنی پردہ میں رکھنے کی چیز ہے) جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس عورت کو گھورتا ہے (یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھنا شیطانی کام ہے۔" (ترمذی شریف)

• حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت میمونہؓ حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ایک (نابینا صحابی) حضرت ابن ام کلثوم سامنے سے حضور کی خدمت میں آرہے تھے تو سرکار نے ہم دونوں سے فرمایا کہ:

"پردہ کرلو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے، حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا تھیں؟ کیا تم انہیں نہ دیکھو گی؟ (احمد، ترمذی و ابوداؤد)

یعنی مرد کے لئے جس طرح اجنبی عورت کو دیکھنا ناجائز ہے اسی طرح عورت کے لئے اجنبی مرد کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔

• حضرت جریر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اکسی عورت

پر اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو حضور نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم فرمایا۔ (مسلم شریف)

- حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا کہ :-

"اے علی! اجنبیہ عورت پر ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی پہلی نگاہ تمہارے لئے معاف ہے دوبارہ دیکھنا جائز نہیں"

(ترمذی شریف)

اجنبیہ کے ساتھ تنہائی

- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"خبردار کوئی مرد کسی ثیبہ شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر صرف اس حالت میں کہ وہ مرد یا تو اس عورت کا شوہر ہو یا محرم" (مسلم شریف)

- ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :

"کوئی مرد کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں جمع ہوا مگر اس حال میں کہ وہاں دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے"

زنا اور لواطت

- بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا، یعنی مومن کی صفات سے محروم ہو جاتا ہے"

- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ :-

"جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے وہ قوم قحط سالی میں ضرور مبتلا کی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جاتی ہے وہ (اپنے دشمن) کے خوف و ہراس میں گرفتار رہتی ہے۔ (احمد، مشکوٰۃ)

- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :-

"ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کوڑے لگوائے پھر خبر دی گئی کہ وہ محصن (شادی شدہ) ہے تو حضور نے اس کو سنگسار کر دیا یعنی لوگوں نے پتھروں سے مار مار کر اسے ہلاک کر دیا۔" (ابو داؤد شریف)

لواطت (اغلام بازی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

"جس شخص کو تم (حضرت) لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔" (ترمذی شریف)

- نیز حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"جو شخص قوم لوط کا عمل کرے (یعنی اغلام بازی کا مرتکب ہو) وہ ملعون ہے۔"

لواطت یعنی اغلام بازی کرنے والے جسمانی طور پر بھی سخت سزا کے مستحق ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے انہیں جلا دیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار گرا دی اور ایک روایت کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حکم دیا کہ انکو قتل کر دو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے۔

اس دور میں لواطت کے فاعل اور مفعول کے متعلق یہ حکم ہے کہ مسلمان ان سے پورے طور

قطع تعلق کریں اور اس خبیث و باعث لعنت سے باز آجانے کے لئے ان پر اپنی طاقت بھر اتنی سختی کریں کہ وہ اپنے اس گندہ اور انتہائی مذموم خلافِ فطرت فعل سے باز آجائیں۔ اگر مسلمان اپنی غفلت سے کام لے کر خاموشی اختیار کریں گے تو گنہ گار رہوں گے۔

اللہ تعالےٰ نے تمام مسلمانوں کو اس خبیث و نجس فعل سے محفوظ و مامون رکھے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کی طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

طلاق

- حضرتِ ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"جو عورت کسی عذر کے بغیر شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" (ترمذی و ابوداؤد)

- حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ یہ سنتے ہی حضور اکرم غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔" (نسائی شریف)

ان احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینی حرام ہیں۔ امر فاۃ اسی حدیث کے تحت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا حرام ہے۔

مسائل

طلاق کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ رجعی ۲۔ بائن ۳۔ مغلظہ

طلاقِ رجعی وہ طلاق ہے کہ شوہر طلاق دینے کے بعد بھی عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے عورت راضی ہو یا نہ ہو اور عدت گزر جانے پر عورت کی مرضی سے نکاح کر سکتا ہے۔ (حلالہ کی ضرورت نہیں)

طلاقِ بائن یہ ہے کہ عورت کی مرضی سے شوہر عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے

اور عدت کے بعد بھی حلالہ کی ضرورت نہیں

طلاقِ مغلظہ

یہ ہے کہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اول کے لئے جائز نہ ہوگی حلالہ: حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو عدت پوری کرنے کے بعد کسی سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر اس سے وطی بھی کرے اب دوسرے شوہر کی موت یا طلاق کے بعد عدت پوری ہونے پر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے فوراً بعد دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے اس لئے کہ غیر مدخولہ کے لئے عدت نہیں (عالمگیری، بہار شریعت وغیرہ)

- طلاق دینا جائز ہے لیکن بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے۔
- وجہ شرعی ہو تو طلاق دینا مباح ہے بلکہ اگر عورت شوہر کو یا دوسروں کو تکلیف دیتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے (بہار شریعت)
- اگر عورت کا شوہر نامرد ہے یا اس پر کسی نے جادو کردیا ہو کہ ہمبستری نہیں کر پاتا اور اس کے ازالہ (دور) کرنے کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے اگر طلاق نہیں دے گا تو گنہگار ہوگا (بہار شریعت بحوالہ درمختار)

عدت

جس عورت کو طلاق دی گئی اور وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ ۲۸ ویں پارہ، رکوع ۱۷ میں مذکور ہے، اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی ۵۵ سالہ یا نابالغہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن شریف کی سورۂ طلاق میں ہے۔

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ نابالغہ یا پچپن سالہ نہ ہو بلکہ حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض (ماہواری) ہے خواہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زائد میں آئیں (جیسا کہ کلام مجید کے پارہ ۲ رکوع ۱۲ میں ہے، اور طلاق والی غیر مدخولہ عورت کے لئے کوئی عدت نہیں (جیسا کہ قرآن شریف پ ۲۲، ع ۳ میں ہے۔

[انتباہ] عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ اور تیرہ دن ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

شادی بیاہ کی بعض خلافِ شرع رسمیں

آج کل عام طور پر جاہل مسلمان شادی بیاہ کی ناجائز و خلافِ شرع رسمیں ادا کرنے کے لئے وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو ان کو آخرت کی جواب دہی کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی تباہی و بربادی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، افسوس ہے کہ محض دنیوی عزت کے لئے اگر روپیہ پاس نہیں ہے تو مہاجنوں سے سود پر روپیہ حاصل کرتے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی لعنت و ناراضگی کے مستحق ہوتے ہیں اور بجائے شادی خانہ آبادی کے خانہ بربادی کا سامان فراہم کرتے ہیں، سودی قرضے سے اکثر گھر نیلام ہو جاتے ہیں، باپ دادا کی دولت و عزت جھوٹے وقار کی خاطر دیدہ و دانستہ خاک میں ملا دیتے ہیں اور دنیا کی ذلت و رسوائی کے ساتھ ساتھ اپنے سر آخرت کا وبال بھی مول لیتے ہیں، اکثر گھروں میں رواج ہے کہ محلہ اور رشتہ کی عورتیں جمع ہو کر گالی بجاتی ہیں جو بالکل حرام ہے کہ اول تو ڈھول بجانا ہی ناجائز و حرام پھر عورتوں کا گانا مزید برآں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و محبت و ہجر و وصال کے اشعار یا فلمی فحش گیت جو عورتیں اپنے گھروں میں زور سے بولنا اور چلانا پسند نہیں کرتیں اس موقع پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب نہیں، ایسے گانوں میں جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں جن کے اخلاق و عادات پر ان گانوں سے برا اثر پڑتا ہے، دبے ہوئے جنسی جذبات ابھر آتے ہیں گلگلے پکتے ہیں، صبح مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں، فاتحہ و نیاز گھر پر بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو کیا یہ ضروری ہے کہ عورتیں ہی لے جائیں، مرد بھی تو مسجد میں لے جا سکتے ہیں، صبح کے وقت چراغ جلاتی ہیں وہ بھی گھی کا، اول تو روشنی کے وقت چراغ کی کوئی ضرورت نہیں رہتی دوسرے گھی کا چراغ جلانا اور مٹی کے چراغ کی جگہ آٹے کا چراغ بنا کر روشن کرنا سب اسراف بے جا و فضول خرچی ہے، دولہا کو مہندی لگانا اور ریشمی کپڑے پہنانا حرام ہے۔

بعض مرد تو اتنے جری اور بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی و بیاہ میں یہ حرام و ناجائز رسمیں نہ ادا کی جائیں خصوصاً گانے بجانے اور ناچ ورنگ کا شور و غضب نہ ہو تو اس کو غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعتِ مطہرہ کی مخالفت ہے دوسرے مال کی بربادی، تیسرے تمام تماشائیوں کے گنہگار ہونے کا بھی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس معصیت کا بوجھ ہے۔

خدا محفوظ رکھے اس بلا سے

تماشے، آتش بازی چھڑائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی کسی کے کپڑے جلتے ہیں کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے ان سب خرابیوں کے ساتھ روپیہ پیسہ بلا وجہ ضائع ہوتا ہے

ناچ میں جن فحش بدکاریوں اور بے حیائیوں کی باتیں ہوتی ہیں وہ ناقابلِ بیان ہیں انہی گندی محفلوں سے نوجوانوں میں آوارگی اور اپنی شریف و نیک عورتوں کو چھوڑ کر بازاری عورتوں کے بالاخانے آباد کرنے لگتے ہیں، یہی نہیں بلکہ اس کے بہت سے برے اور تباہ کن اثرات و نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

مسلمانو! خدارا ہوش میں آؤ اور تاریخ اسلام کے زریں صفحات پر شہزادیٔ اسلام حضرت خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کے نکاح و جہیز کا حال معلوم کرو کہ کس سادگی کے ساتھ بنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ ہوتا ہے اور کتنے مختصر جہیز کے ساتھ دونوں جہاں کے سردار مالک و مختارِ کل ابدِ قرار صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صاحبزادی کاشانۂ نبوت سے رخصت ہوتی ہے

شاہ کونین و فخرِ دارین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کی رخصتی پر جو جہیز عنایت فرمایا وہ یہ ہے:۔

چمڑے کا توشک، چمڑے کا تکیہ، چمڑے کا لحاف جس کے اندر اون یا ریشم یا روئی کی بجائے خرمہ کی چھال بھری ہوئی تھی

چکی، مشکیزہ، لکڑی کا پیالہ، نقرئی کنگن، ہاتھی دانت کا ہار، کھڑاؤں کا جوڑا اور حضرت

علی مرتضٰے شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰے عنہ نے جو دعوتِ ولیمہ کی اس میں صرف دس سیر جَو کی روٹیاں کچھ پنیر اور تھوڑے سے خرمے تھے۔

لڑکیوں کی تعلیم

اپنی لڑکیوں کو شریف، شائستہ اور عفت و حیا کا پیکر بنانے اور ان کا مستقبل سنوارنے کے لئے سب سے پہلے ان کو وہ علم و ہنر سکھایا جائے جو ان کی آنے والی زندگی میں کارآمد ہو ان کے حق میں آج کل کی انگریزی تعلیم اور کالج و سکول کا ماحول بلاشبہ تباہ کن ہے جس کا آئے دن مشاہدہ و تجربہ ہوتا رہتا ہے۔

لڑکیوں کو پاکی پلیدی، حیض و نفاس کے ضروری مسائل و احکام ایمان و عقیدہ نماز، روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ کی کتابیں پڑھائی جائیں، قرآن شریف کی تعلیم دی جائے ان کے اخلاق و عادات پر اچھا اثر ڈالنے والے صحابۂ کرام و اولیائے عظام کے قصص و واقعات ذہن نشین کرائے جائیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء اور اُمہات المؤمنین کی پاکیزہ و مقدس اور اعلٰے سیرت پر عمل کرانے کی کوشش کی جائے، شوہر کے حقوق بجالانے، بچوں کی تعلیم و تربیت اور سسرال میں ساس نندوں سے اخلاق و محبت سے پیش آنے کے طریقے سکھائیں، کھانا پکانے کا ڈھنگ سینے پرونے اور دوسری زنانہ دستکاریوں کا ہنر سکھائیں، مخرب الاخلاق ناول افسانے کی کتابیں اور فلمی رسالے ان کے قریب نہ آنے دیں، سینما اور تھیٹر دیکھنے کے لئے ہرگز ہرگز نہ جائیں اس پر نہایت سختی سے پابندی لگائیں اور نہ غیر محرم لڑکوں کے ساتھ آزادانہ گھومنے پھرنے کی اجازت دیں، لڑکیوں کو آوارہ اور بدمذہب استانیوں سے کسی حالت میں بھی تعلیم نہ دلائیں، ان کو خبردار! خبردار! لکھنا نہ سکھاؤ، حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تُسْكِنُوْهُنَّ الْغُرَفَ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ یعنی عورتوں کو کوٹھوں پر نہ رکھو اور ان کو

الکتابۃ وعلموھن — لکھنا نہ سکھاؤ بلکہ انہیں چرخہ کاتنا اور سورۂ
الغزل وسورۃ النور۔ — نور کی تعلیم دو۔

ورنہ تمہاری لڑکیوں کی عزت دائرۂ خطر میں پڑجائے گی ان کی زندگی ان کے حق میں موت سے بدتر ہوجانے گی اور تم دنیا وآخرت میں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جاؤ گے۔
(اعاذنا اللہ تعالٰی) ؎

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
تصویر خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

نیا فیشن اور پردہ

آج کل نئی تعلیم اور جدید فیشن کا اتنا زور ہے کہ اکثر مسلمانوں میں بھی اسلامی صورت و سیرت کا نام ونشان نظر نہیں آتا، مغربی تہذیب میں اپنے کو بری طرح فنا کر رہے ہیں، مردوں کو دیکھئے تو چہرہ پر نہ داڑھی ہے نہ مونچھ اور اگر مونچھ ہے تو لمبی جو خلاف شرع ہے، انگریزی لباس کوٹ پتلون، بش شرٹ اور ٹیڈی ڈریس اختیار کر کے بالکل انگریزی اولادین رہے ہیں، اپنی نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو بے پردہ کلبوں، ہوٹلوں، پارکوں، سنیما تھیٹروں اور دیگر تفریح گاہوں میں سیر کراتے ہیں، غیر محرم مردوں کے ساتھ عورتیں ٹینس اور دیگر کھیل کھیلتی ہیں اور اگر کوئی پابندِ شرع وشریعت سنجیدہ انکو ٹوکتا ہے، اسلامی وضع اور مذہبی زندگی اختیار کرنے پر زور دیتا ہے، قرآن وحدیث کی باتیں سناتا ہے تو ان کو دشمن یا مسجد کا ملا، پرانی لکیر کا فقیر اور پرانے ٹائپ کا بے وقوف آدمی کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے ایسی باتوں پر قہقہہ مار کر ہنستے ہیں، اپنی آزادی اور آوارگی برقرار رکھنے کے لئے اخبار و اور رسالوں میں برابر پردے کے خلاف مضامین چھپاپ رہے ہیں، قرآن پاک کی آیتوں اور احادیث کریمہ کو پردہ کے خلاف کھینچ تان کر چسپاں کیا جا رہا ہے، بسا اوقات اس کے لپیٹ میں نادان عوام بھی آجاتے ہیں۔

اس نئے مُرفیشن کی وجہ سے جو خرابیاں ہو چکی ہیں اور اب بھی ہیں اس کا سلسلہ جاری ہے
آپ کے سامنے ہے یہ دوسری بات ہے کہ آپ ان خرابیوں اور برائیوں ہی کو ترقی کا اور
تہذیب کا درجہ دے دیں لیکن اگر مذہبِ اسلام اور اس کے مقرر کردہ اصولِ حیات و طرزِ معاشرت
سے واقف ہیں تو آپ ہی کو کیا ہر شریف و مہذب انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام اور اسلامی
زندگی دنیا و آخرت کی ہر کامیابی اور تمام فلاح و بہبود کا ضامن ہے
عورتوں کے لئے حجاب و پردہ اور اسلامی لباس و وضع کی جو اہمیت ہے اس سے
کسی وقت انکار نہیں کیا جاسکتا، یہ نام نہاد آزادی اور آوارگی ہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا وہ
مہذب و شریف طبقہ جو پاکیزہ زندگی اور امن و امان کی فضاؤں میں رہنے کا خواہشمند ہے آج اس
کے لئے زبردست مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

اسلامی صورت

حضرت مغیرہ بن شعبہ صحابیِ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار ان کی مونچھیں کچھ بڑھ
گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھ کر فرمایا :-
"اے مغیرہ! تیری مونچھیں بڑھ گئیں، کاٹ لو، انھوں نے خیال کیا کہ گھر
جاکر قینچی سے کاٹ دوں گا، مگر حضور کا حکم ہوا کہ جاری مسواک لو اس پر بڑھے
ہوئے بڑھے ہوئے بال رکھ کر چھری سے کاٹ دو۔"
یعنی حضور نے اتنی مہلت بھی گوارا نہ فرمائی کہ وہ گھر جاکر قینچی سے کاٹیں، دنیا میں ہزاروں
لاکھوں پیغمبر تشریف لائے مگر کسی پیغمبر نے نہ داڑھی منڈائی اور نہ مونچھیں رکھائیں معلوم ہوا
کہ داڑھی فطرت یعنی سنتِ انبیاء ہے۔
حدیث شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-
"داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔"
ناخن بڑھانا منع ہے اسی طرح سر و بغل و زیرِ ناف کے بالوں کو ۴۰ روز سے زیادہ
چھوڑنا بھی منع ہے۔

• ناخن تراشنے میں حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے یہ ترتیب مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ (بہارِ شریعت)

• آج کل فیشن زدہ اور مغربی تہذیب کی دلدادہ عورتیں تہذیب جدید کی تقلید میں سر کے بال کٹا کر لونڈوں کی شکل بنا رہی ہیں یہ سخت ناجائز و گناہ ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالےٰ)

• سنت یہ ہے کہ مرد پورے سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے (فتاویٰ عالمگیری) اور تفسیراتِ احمدیہ میں اس کی تصریح مذکور ہے۔

• مسلم شریف کی ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مونچھ اور ناخن ہر جمعہ کو کاٹتے تھے اور ہر بیس روز پر موئے زیر ناف مونڈتے تھے اور ہر چالیس روز پر بغل کے بال دور فرماتے تھے۔

داڑھی آج کل بہت سے فیشن زدہ مسلمانوں نے داڑھی میں قسم قسم کی عجیب و غریب تراش خراش نکالی ہے اکثر لوگ تو بالکل صفاچٹ کرا دیتے ہیں اور بعض لوگ ٹھوڑی پر ذراسی رکھتے ہیں بعض لوگ ایک دو انگل پر اکتفا کئے ہوئے ہیں اور خود کو متبع شریعت خیال کرتے ہیں حالانکہ داڑھی بالکل منڈوا دینے والے اور ایک مشت سے کم رکھنے والے دونوں عند الشرع یکساں ہیں۔

اشعۃ اللمعات جلد اول میں ہے جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے:۔

"داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں اور ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک مشت چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہا نے ایک داڑھی رکھنے کو سنت قرار دیا تو اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ایک مشت کا واجب ہونا حدیث سے ثابت ہے

جیساکہ نمازِ عید کو مسنون فرمایا " (حالانکہ نمازِ عید واجب ہے)

درمختار مع رد المحتار جلد دوم اور طحطاوی وغیرہ میں ہے :-

" داڑھی جب کہ ایک مشت سے کم ہو تو اس کو کاٹنا جیساکہ بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں اور کل داڑھی کا صفایا کرنا یہ کام یہودیوں اور ایران کے مجوسیوں کا ہے "

حدِ شرع یعنی ایک مشت سے کچھ زائد داڑھی رکھنا جائز ہے لیکن ہمارے آئمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ جو حدِ تناسب سے خارج اور باعثِ انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسندیدہ ہے (ملخصاً انتہے)

خضاب

ابوداؤد شریف میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

" سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی اور کتم ہے "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

" آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے " (ابوداؤد و نسائی)

- طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی " مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے "

- صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

" اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر "

لباس کا بیان

بہترین و عمدہ لباس سفید رنگ کا ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو سرِ اقدس پر سیاہ عمامہ تھا سبز کپڑوں کو بعض کتابوں میں سنت لکھا ہے۔ (بہارِ شریعت)

پاجامہ مرد و عورت دونوں کے لئے بہتر لباس ہے کیونکہ اس سے پردہ پوشی اچھی ہوتی ہے، یہی لباس انبیائے کرام کا بھی تھا اس کو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہنا ہے اور مردوں کے لئے کرتا پہننا مستحب ہے جسے سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے زیب تن فرمایا، ریشمی کپڑا جس میں تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں مردوں نابالغ اور بچوں کے لئے ناجائز و حرام ہے، اسی طرح وہ ریشمی کپڑا بھی ناجائز ہے جس کا تانا سوت کا اور بانا ریشم کا ہو مگر تانا ریشم اور بانا سوت ہو تو مردوں کے لئے جائز ہے اور عورتوں کے لئے تینوں قسم کے ریشمی کپڑے جائز ہیں۔

- بالکل سرخ، زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے بھی مردوں کے لئے منع ہیں اور عورتوں کے لئے جائز ہیں۔
- جس کپڑے میں کسی جاندار کی تصویر بنی ہو مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔
- لنگی یا پاجامہ اتنا نیچا ہو جس سے پیر کے ٹخنے چھپ جائیں منع ہے۔
- کپڑے، جوتے اور موزے داہنے سے پہننا شروع کرے اور بائیں طرف سے اتارے۔
- عمامہ باندھنا سنت ہے خصوصاً نماز میں کہ جو نماز عمامہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہے حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"عمامہ باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اسکو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو"

نیز فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ:۔

"ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں"۔

• جو لوگ تہبند یا پاجامہ اتنا نیچا پہنتے ہیں کہ گھسٹتے ہوئے چلتے ہیں ان کے متعلق حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹتے ہیں یعنی اتنا نیچا ہو کہ زمین سے لگ جائے اس کی طرف اللہ تعالےٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

• آج کل عموماً عورتیں اور لڑکیاں نائیلون، سیلون اور اسی قسم کے دوسرے کشاف کپڑے پہنتی اوڑھتی ہیں چونکہ ان کپڑوں سے بدن کے اعضاء دکھائی دیتے ہیں اور ستر پوشی برائے نام ہوتی ہے اس لئے ان کا استعمال جائز نہیں، امام مالک علقمہ بن علقمہ سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنتِ عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں، حضرتِ عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دے دیا۔

• حضرتِ اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں، حضور نے دیکھا تو منہ پھیر لیا اور فرمایا "اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیئے سوا منہ اور ہتھیلیوں کے"۔ (ابو داؤد شریف بحوالہ بہارِ شریعت)

• ترمذی نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک پیوند لگا لو"۔

امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص شہرت کا لباس پہنے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو ذلت

کا کپڑا پہنائے گا۔"

لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علماء کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔"

اس زمانہ میں بہت سے مسلمان پاجامہ کی جگہ جانگیا نیکر یا ہاف پینٹ پہننے لگے ہیں اس کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے۔ عورتوں کی چست اور تنگ لباس جس سے ان کے اعضا نمایاں اور ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بالکل غیر اسلامی اور ناجائز لباس ہیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی اس قسم کے لباس منع ہیں کیونکہ اول تو یہ لباس غیر مسلم قوم کے ہیں دوسرے ان کے پہننے سے اچھی طرح ستر پوشی نہیں ہوتی صرف فیشن ہی فیشن ہے۔

- ریشم کا لحاف اوڑھنا ناجائز ہے کیونکہ یہ بھی لبس (پہننے) میں داخل ہے۔ ریشم کے پردے دروازوں پر لٹکانا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت)
- ریشم کا کمربند ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت)
- ریشم کے مصلے پر نماز پڑھنا حرام نہیں (ردالمحتار) مگر اس پر پڑھنا نہ چاہئے۔
- جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہارِ غم میں سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے (عالمگیری) سیاہ بِلّے لگانا بھی ناجائز ہے اولاً تو وہ سوگ کی صورت ہے دوم یہ کہ نصاریٰ کا طریقہ ہے (بہارِ شریعت)
- ایامِ محرم یعنی پہلی محرم سے بارہویں محرم تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں۔

۱۔ سیاہ، کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔

۲-۳۔ سبز اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لئے سرخ پہنتے ہیں۔ (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز بحوالہ بہارِ شریعت)

- پاجامہ یا تہبند بہت اونچا پہننا آجکل وہابیوں کا طریقہ ہے لہٰذا اتنا اونچا بھی نہ پہنے کہ دیکھنے والا وہابی سمجھے۔ (بہارِ شریعت)

• ناک منہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہ تکبر ہو تو منع ہے (عالمگیری بحوالہ بہارِ شریعت)

انگوٹھی، زیورات اور برتنوں کا بیان

صحیح مسلم شریف میں حضرتِ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ اور قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، حضور نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"۔ امام بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول تیسری میں اللہ۔

بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔

• ابوداؤد و نسائی نے بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، حضور نے فرمایا کہ تم سے بت کی بو آتی ہے، انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو اسے بھی پھینکا اور عرض کی یا رسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو، ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ وہ لوہے کے بعد سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے، حضور نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم جنتیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں یعنی سونا تو اہلِ جنت جنت میں پہنیں گے۔

مسائل

• انگوٹھی صرف چاندی کی ہی پہنی جا سکتی ہے۔

• دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہ، ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں فرق صرف

اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔

- انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے عقیق، یاقوت، زمرد و فیروزہ وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے (درمختار بحوالہ شریعت)

- مرد کو چاہئے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ ہاتھ کی پشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہننا زینت کے لئے ہے اور زینت اس صورت میں زیادہ ہے کہ نگینہ باہر کی جانب رہے۔ (ہدایہ)

- داہنے یا بائیں ہاتھ جس میں چاہیں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا میں پہنی جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

- انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اسمیں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو مرد کے لئے ناجائز ہے (ردالمحتار) اسی طرح مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں، عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

- لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا (درمختار)

- سونے چاندی کے برتن میں کھانا اور انکی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطردان سے عطر لگانا یا ان انگوٹھی سے بخور کرنا منع ہے اور یہ ممانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے، عورتوں کو ان کے زیور پہننے کی اجازت ہے، زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔

- سونے چاندی کے چمچے سے کھانا ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کے قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہے۔ (درمختار)

- چائے کے برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا ناجائز ہے اسی طرح سونے چاندی کی گھڑی ہاتھ میں باندھنا بلکہ اس میں وقت دیکھنا بھی ناجائز ہے (ردالمحتار)

حقوقِ والدین

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
"جس نے اس حال میں صبح کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے بارے میں خدا کا نافرمان بندہ رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے، ایک شخص نے عرض کی، اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ ظلم کریں! اگرچہ ظلم کریں! اگرچہ ظلم کریں۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)
"مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جاہمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میرا ارادہ ہے جہاد میں جانے کا، حضور سے مشورہ لینے حاضر ہوا ہوا، حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں! فرمایا اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کرلو کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔"

اولاد کے حقوق

بیہقی اور مشکوٰۃ شریف میں حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔
"اولاد کے باپ کا عطیہ اچھی تربیت سے بہتر نہیں ہے۔"

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے، پھر ان کو ادب سکھائے اور ان کے ساتھ مہربانی کرے یہاں تک کہ خدا ان کو مستغنی کردے (یعنی وہ بالغ

ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے تو پرورش کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جنت
کو واجب کر دے گا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور دو بیٹیوں یا دو
بہنوں کی پرورش پر کیا ثواب ہے؟ حضور نے فرمایا دو کا ثواب بھی یہی ہے راوی
کا بیان ہے، اگر صحابہ ایک بیٹی یا ایک بہن کے بارے میں سوال کرتے تو ایک
کی نسبت بھی حضور یہی فرماتے۔" (شرح السنۃ، مشکوٰۃ شریف)

ہدایات

بچہ کو اسکی ماں یا کسی نیک نمازی عورت کا دو سال تک دودھ پلوائے
حلال وطیب کمائی سے انکی پرورش کرے ناپاک مال کے استعمال
سے ناپاک عادتیں پیدا ہوتی ہیں بچوں کو اس سے بچائے اور خود بھی اس سے پرہیز کرے
اس میں برکت بھی نہیں، ان کو کھیلنے کے لئے وہ چیزیں دیں جو شریعت میں جائز ہے بہلانے
کے لئے ان سے جھوٹا اور غلط وعدہ نہ کرے، جب بچہ ہوشیار ہو کو کھانے پینے اٹھنے،
بیٹھنے چلنے پھرنے، ماں باپ، استاد، بزرگوں کی تعظیم کا طریقہ بتائے، نیک استاد کے
پاس قرآن پاک کی تعلیم دلائے، اسلام وسنت سکھائے، حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کی تعظیم ومحبت ان کے دل میں ڈالے کہ یہی اصل ایمان ہے، جب بچہ کی عمر سات برس
کی ہو جائے تو اس کو نماز کی تاکید کرے اور جب عمر دس سال کی ہو جائے تو نماز کے لئے
اس پر سختی کرے اور اگر نہ پڑھے تو مار کر پڑھائے، وضو غسل اور نماز وغیرہ کے مسائل بتائے
لکھنے اور تیرنے کی تعلیم دے، فن سپہ گری سکھلائے، برے لوگوں اور بری صحبتوں سے
بچائے عشقیہ ناول اور گندے افسانے وغیرہ ہرگز نہ پڑھنے دے، جب جوان ہو جائے
تو نیک شریف النسب لڑکی سے شادی کر دے اور وراثت سے ہرگز محروم نہ کرے، لڑکیوں
کو سینا پرونا اور کھانا پکانا وغیرہ سکھائے سورۂ نور کی تعلیم دے ان کو لکھنا ہرگز نہ سکھائے
کہ فتنہ کا احتمال غالب ہے، بیٹوں سے زیادہ ان کی دلجوئی کرے، ۹ برس کی عمر سے
انکی خاص نگہداشت شروع کرے، شادی برات میں جہاں ناچ گانا ہو وہاں ہرگز نہ جانے
دے، ریڈیو سے بھی گانا بجانا ہرگز نہ سننے دے جب بالغ ہو جائے تو نیک شریف النسب
لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے فاسق فاجر خصوصاً بدمذہب کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرے۔

بھائی وغیرہ کے حقوق

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑے بھائی پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔ (بیہقی)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ترمذی شریف"۔

- شرح السنۃ میں ہے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

"جو شخص یتیم کو اپنے کھانے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت واجب کر دے گا"۔

- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"وہ شخص جنّت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو گا"۔ (مسلم شریف)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ :۔

"وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے"۔ (بیہقی و مشکوٰۃ)

- بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت

بلکہ مومن نہیں رہتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جس کو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

میاں بیوی کا آپس میں سلوک

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو عورت کو فرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے لیکن چونکہ غیر خدا کو سجدہ حرام ہے، اس لئے ایک عورت اپنے شوہر کو سجدہ تو نہیں کر سکتی البتہ اس کے لئے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم ضرور ہے۔" (ترمذی شریف)

- ترمذی شریف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"جو عورت اس حال میں دنیا سے انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مسلمانوں میں کامل الایمان وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو اور تم میں سب سے زیادہ اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں۔" (ترمذی)

- ابوداؤد مشکوٰۃ شریف میں حضرت حکم بن معاویہ قشیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟

"فرمایا: جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور اگر کسی خلافِ شرع بات پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ مارو اور اسے برا کھونہ اسے چھوڑ دو مگر گھر میں۔"

جس کی دو بیویاں ہوں اس کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک دھڑ الگ ہو گیا ہوگا۔" (مشکوٰۃ شریف)

رزقِ حلال

حلال وہ ہے جس کو شریعت نے جائز کیا ہے۔

طیب وہ ہے جس پر دل کو اطمینان ہو۔ حلال و طیب غذا کے استعمال سے قلب و نظر میں نور پیدا ہوتا ہے اچھے اخلاق کا صدور ہوتا ہے اس کے برعکس اپنی شقاوت و بدبختی سے جو آدمی حلال روزی اور رزقِ طیب کی بجائے حرام روزی حاصل کر کے لاتا ہے اس میں نہ صرف یہ کہ برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کے گھر میں طرح طرح کی بلائیں نازل ہوتی رہتی ہیں اور اس کے اور اس کے بال بچوں کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں، خیالات میں گندگی پیدا ہو جاتی ہے ایسا شخص کبھی خوشحال نہیں رہتا ہمیشہ قرض کی ذلت میں گرفتار رہتا ہے اللہ تعالے تمام مسلمانوں کو حرام روزی سے بچنے اور اس سے گریز و نفرت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کو خیر و برکت سے معمور رزقِ حلال و طیب عطا فرمائے۔

• بیہقی و مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"(شریعت کے دیگر) فرائض کے علاوہ حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (بیہقی، مشکوٰۃ)

• صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم رسولِ معظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب کوئی اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ اس نے جو مال کمایا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔"

اچھا تاجر

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت کی کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"بہت سچے اور دیانتدار تاجر کا حشر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔"

مسائل

بعض لوگ گائے، بکری بٹائی پر دیتے ہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لے لیں گے، یہ اجارہ فاسد اور ناجائز ہے۔ بچے اسی کے ہیں جس کی گائے اور بکری ہے (بہارِ شریعت حصّہ چہاردہم)

• کسی کو مرغی دی کہ جتنے انڈے دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کر لیں گے یہ اجارہ بھی فاسد اور ناجائز ہے انڈے اسی کے ہیں جس کی مرغی ہے (بہارِ شریعت حصّہ مذکورہ)

• تالابوں، جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لئے ٹھیکہ دینا جیسا کہ ملک میں رائج ہے ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت)

سود کا بیان

• حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سود لینے والوں، سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

• حضرت عبداللہ بن حنظلہ (غسیل الملائکہ) رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ ۳۶ بار زنا کرنے سے زیادہ ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

- ابن ماجہ اور بیہقی میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرضدار قرض دینے والے کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی جانور پیش کرے تو اس پر سوار نہ ہو اور اس کا ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے البتہ اگر قرض دینے سے پہلے اس قسم کا معاملہ ہوتا رہا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں"۔

مسائل سود قطعی حرام ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے حرام سمجھ کر سود لینے والا فاسق مردود الشہادت ہے (بہار شریعت)۔

- ملک کے غیر مسلموں کا مال چوری ڈاکہ اور مکاری و فریب سے حاصل کرنا جائز نہیں۔
- حکومت کی طرف سے جگہ جگہ جو بینک قائم ہیں وہاں سے سود پر روپیہ یا کوئی سامان (کھاد اور غلہ وغیرہ) لانا جائز نہیں۔
- بینک خواہ ملک کا یا (غیر مسلم حکومت) کا ہو یا کسی کافر حربی کا اس پر نفع (پرافٹ) قمر عا سود نہیں اسی طرح غیر مسلم حکومت یا کافر حربی کا مسلمان ملازمین کو فنڈ کا جو نفع ملتا ہے وہ بھی سود نہیں البتہ مسلم بینک کا نفع سود ہے۔
- فتاوےٰ عزیزیہ جلد اول ص ۳۹ پر ہے :-

"گرفتن سود از حربیاں باین وجہ حلال است کہ مال حربی مباح است اگر در ضمن آں نقض عہد نہ باشد و حربی چوں خود بخود بہ بدہد بلاشبہ حلال خواہد بود"۔ "یعنی غیر مسلم حربی سے نفع حاصل کرنا اس طور پر حلال و جائز ہے کہ اس کا مال مباح ہے اگر اس میں بدعہدی نہ ہو اور حربی جب خود اپنی خوشی سے نفع دے (سود) تو بلاشبہ حلال ہوگا"۔

چوری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"چور پر اللہ تعالٰی نے لعنت فرمائی ہے" (بخاری و مسلم)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک چور لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر حضور نے فرمایا کہ وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ (ترمذی شریف)

(انتباہ) اگر آج اسلامی حکومت ہوتی تو چور کا ہاتھ کاٹا جاتا۔

شراب نوشی

- حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

"ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

"اللہ تعالٰی فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی جو میرا بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اس کے مثل پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے شراب نوشی ترک کر دیگا میں اس کو مقدس حوضوں سے شراب طہور پلاؤں گا۔" (احمد، مشکوٰۃ)

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :-

"جو شراب پیئے اس کے دُرّے مارو اور جو شخص چوتھی مرتبہ شراب پیئے اسے قتل کر دو۔" (ترمذی شریف)

مسئلہ شرعیہ شراب پینے والے کو اسّی درے مارے جائیں، موجودہ صورت میں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان سے تعلقات ختم کرلیں ان کے ساتھ کھانا پینا اور نشست و برخاست اور کسی قسم کا اسلامی تعلق نہ رکھیں جب تک کہ وہ شراب پینے سے توبہ کرلیں اور اپنے برے افعال سے کنارہ کش نہ ہوجائیں۔

جھوٹ

مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لیجاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق وفجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔"

- بیہقی اور مشکوٰۃ میں حضرت صفوان بن مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ مومن بزدل ہوتا ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا ہاں! پھر عرض کیا گیا، کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں! پھر حضور سے پوچھا گیا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

غیبت

بخاری و مسلم میں ہے رسولِ خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"چغل خور جنت میں نہیں جائیگا۔"

- نیز ارشادِ پیغمبر ہے کہ:۔

اللہ تعالےٰ کے بدترین بندے وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی و تفریق ڈالتے ہیں۔" (احمد و بیہقی)

- سنن بیہقی میں ہے سرکارِ دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"تم لوگ فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو آخر اس کو لوگ کیسے پہچانیں گے، فاجر کی برائیاں بیان کیا کرو تاکہ لوگ اس سے اجتناب کریں۔"

مسائل فاسق معلن یا بد مذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (بہار شریعت)

• جو شخص علے الاعلان برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کا ذکر کرنا غیبت ہے (بہار شریعت)

زبان کی حفاظت

ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی"

انتباہ! پیغمبر اسلام کے اس ارشادِ مبارک کا حاصل مطلب یہ ہے کہ بری بات زبان سے نکالنے یا بے موقع بات کرے جس سے دل دکھے یا اس کے اس کے نتیجہ میں اس کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو

تنہائی

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ:۔

"عزلت نشینی (تنہائی) برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تنہا رہنے سے بہتر ہے اور بھلائی کی تعلیم دینا خاموشی سے بہتر ہے اور برائی سکھانے سے خاموش رہنا بہتر ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

گالی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ حضور رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا :۔
مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

فاسق کی تعریف

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا۔ نے ارشاد فرمایا کہ "جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور فاسق کی تعریف سے عرشِ الٰہی لرزنے لگتا ہے۔" (بیہقی)

حسد

ابو داؤد شریف کی حدیث ہے نبیٔ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔
"حسد سے پرہیز کرو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو" (جلاکر راکھ کر دیتی ہے)

دو مسلمانوں میں ناراضگی و جدائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
"کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو دشمنی سے چھوڑے رکھے، اگر تین دن گزر جائیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے، اگر وہ سلام کا جواب دے تو مصالحت ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار رہا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا" (ابو داؤد و مشکوٰۃ)

غصّہ

بیہقی میں ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے کہ :۔
"غصہ ایمان کو ایسا برباد کرتا ہے جس طرح ایلوا (ایک نہایت کڑوا پھل) شہد

خراب کر دیتا ہے"۔

نیز فرمایا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے:۔

"بہادر وہ نہیں ہے جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے"۔ (بخاری و مسلم)

عفو و درگزر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے پروردگار! کون بندے تیرے نزدیک زیادہ عزت والا ہے؟ (اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ بندہ جو میرے نزدیک زیادہ عزت والا ہے) جو انتقام کی طاقت رکھنے کے باوجود (قصور) معاف کر دے"۔ (مشکوٰۃ شریف)۔

تکبّر

مسلم شریف میں ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبّر (غرور و گھمنڈ) ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا، ایک شخص نے عرض کی (یا رسول اللہ) آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو، کیا یہ بھی تکبّر میں داخل ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا، خدائے تعالےٰ جمیل ہے اور وہ جمال (آرائش) کو محبوب رکھتا ہے اس لئے کہ آرائش و جمال کی خواہش تکبّر نہیں اور البتہ تکبّر حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا ہے"۔

تواضع و انکساری

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ:۔

"اے لوگو! تواضع (عاجزی و انکساری) اختیار کرو میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے تواضع کرتا ہے خدائے تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں وہ بڑا سمجھا جاتا ہے اور جو تکبر (غرور) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و خوار رہتا ہے اور اپنے تئیں اپنے آپ کو بڑا گمان کرتا ہے حالانکہ اس کے نتیجے میں ایک روز وہ لوگوں کی نگاہوں میں کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔" (بیہقی)

ظلم و ستم

بخاری و مسلم میں ہے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ظلم و ستم بروزِ قیامت تاریکیوں (اندھیروں) کا سبب ہوگا۔"

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور پیغمبر اسلام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔

"جو شخص ظالم کو قوت دینے کے لئے اس کا ساتھ دیتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی یہ ایک مسلمان کا کردار نہیں)" (بیہقی)

مفلس کون ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"کیا تم کو معلوم ہے مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس پیسے ہوں نہ سامان۔ حضور اکرم نے فرمایا میری امت میں در اصل مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے اس حال میں کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو یا کسی پر تہمت لگائی ہو یا کسی

کا مال کھا یا ہو کسی کا ناحق خون بہایا ہو اور کسی کو مارا ہو تو اب انہیں راضی کرنے کے لئے اس شخص کی نیکیاں ان مظلوموں کے درمیان تقسیم کی جائیں گی، پس اس کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر لوگوں کے حقوق اس پر باقی رہ جائیں گے تو اب حقداروں کے گناہ لاد دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔"

ہدایت: مسلمان بندوں پر دو قسم کے حقوق عائد ہوتے ہیں اب اللہ تعالے کے حقوق اور بندوں کے حقوق، ان دونوں حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے مگر ان میں حقوق العباد کی اہمیت بہت بڑی ہے اس لئے کہ خدائے تعالے اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو اپنے حقوق کو معاف فرما دے لیکن بندوں کے حقوق کو اللہ تعالے ہرگز معاف نہیں فرمائے گا جب تک وہ خود معاف نہ کر دیں۔

لہٰذا حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کو بھی ادا کرنے میں لگا رہے ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

حرص و طمع

مال و اقتدار وغیرہ کی حرص و طمع بہت ہی بری بلا ہے انسان اس میں مبتلا ہو کر سب کچھ بھول جاتا ہے اور انجام کار حسرت و ناکامی اس کے سوا اور کوئی چیز ہاتھ نہیں آتی، حدیث شریف میں اس کی بڑی مذمت آئی ہے اور مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"اگر (دنیادار) آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں جب بھی وہ تیسرے جنگل کی خواہش کرے گا اور ایسے (لالچی) آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔"

ترمذی شریف میں ہے حضور اکرم نے فرمایا:-

"دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔"

دُنیا

مشکوٰۃ شریف میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"دُنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔"

- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔
"جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے (وہ محبت جو خدا و رسول کی محبت پر غالب آجائے) تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو مٹ جانے والی شئے کو قربان کر کے باقی اور ہمیشہ رہنے والی چیز کو اختیار کرو۔" (مشکوٰۃ شریف)۔

- ترمذی شریف میں ہے حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
"کان کھول کر سن لو! دنیا ملعون ہے اور جو چیزیں اس میں ہیں وہ بھی ملعون ہیں مگر ذکرِ الٰہی اور وہ چیزیں جنہیں رب تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور عالم یا متعلم بھی۔"

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنّت ہے۔" (مسلم شریف)

افضل مومن

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس مومن سے افضل کوئی نہیں ہے جس نے خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور اسکی عبادت و تحلیل کے لئے اسلام میں زیادہ عمر پائی۔" (احمد و مشکوٰۃ)۔

ایک عظیم نعمت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرے اس کے لئے

مالدار ہونا کوئی حرج نہیں اور پرہیزگار آدمی کیلئے اچھا تندرستی مالداری سے بہتر ہے اور خوشدلی بھی خدائے تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت عظیم ہے" (مشکوٰۃ)

مال و دولت

مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :۔
"اگلے زمانے میں مال کو معیوب خیال کیا جاتا تھا لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے اور فرمایا کہ اگر یہ زر و دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو بادشاہ ہم لوگوں کو ذلیل و خوار سمجھتے اور فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اسے چاہیئے کہ ٹھیک سے رکھے (یعنی اس میں تجارت وغیرہ کے ذریعہ اضافہ کرتا رہے) اس لئے کہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو جائے گا تو وہی سب سے پہلے اپنے دین کو دنیا کے لئے بیچ ڈالے گا اور فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔"

اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر

(بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا)

اس آخری امت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان امتیازی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ "اے امت محمد رسول اللہ! تم تمام امتوں میں بہترین امت ہو، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے باز رکھتے ہو"

یعنی ایک بندۂ مومن خود بھی پاکیزہ و پسندیدہ زندگی گزارتا ہے اور دوسرے لوگوں کو اپنی نصیحت و تبلیغ سے خداوند تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے والی زندگی اختیار کرنے کے لئے جد و جہد کرتا رہتا ہے جس کے باعث معاشرہ و سماج میں ہر طرف اور ہر وقت امن و امان کا دور دورہ رہتا ہے اور ہر انسان راحت و آرام کے ماحول میں رہتا ہے۔

مسلمانوں کے فرائض میں ایک اہم فرض یہ بھی ہے کہ وہ خود نیک بنے اور لوگوں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کرے اس کے متعلق متعدد حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں جن میں سے

بعض یہ ہیں:۔
- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو اسکو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قوت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو اس امرِ منکر کو دل سے برا جانے اور یہ درجہ سب سے کمزور ایمان کا ہے"۔ (مسلم شریف)۔

- بخاری و مسلم میں ہے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں اسی دم پیٹ سے باہر آکر آگ میں گر پڑیں گی، پھر وہ انہیں پیسے گا یعنی انکے گرد چکر کاٹے گا جیسے پن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے تو دوزخی یہ دیکھکر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ یعنی تو یہ کیا کر رہا ہے؟ کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا، وہ بولے گا میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے تمہیں منع کرتا تھا اور خود اس سے باز نہیں آتا تھا"۔

توکّل

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو شخص اللہ پر توکل بھروسہ کرے اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کردے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کافی ہے"۔ (ابنِ ماجہ)

- حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبیِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (آپ نے فرمایا):۔

"اگر تم لوگ خدائے تعالےٰ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو وہ تم کو

اس طرح روزی دے گا جسطرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس ہوتے ہیں۔" (ترمذی شریف)

ترکِ دنیا

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام ترکِ دنیا نہیں بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ (مال و زر) تیرے قبضہ میں ہے اس پر بھروسہ کر جو خدائے تعالےٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔" (ترمذی شریف)

اخلاقِ حسنہ

رحم و مہربانی

مسلم شریف میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔"

شرم وحیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں داخل ہوگا اور بیحیائی وفحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا جہنم میں جائے گا۔" (احمد و ترمذی)

خلق حسن

موطا اور مشکوٰۃ شریف میں ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:۔

"میں حسنِ اخلاق (اچھی عادات کے قدروں) کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

• نیز فرمایا نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے:۔

"مسلمانوں میں کامل الایمان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔" (ابوداؤد)۔

مسکرانا بخاری شریف میں ہے حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کھل کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کا تالو نظر آجائے آپ صرف تبسّم (مسکراہٹ) فرمایا کرتے تھے

ہنسنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ دوجہاں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"زیادہ نہ ہنسو کہ اس لئے زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ بنا دیتا ہے (احمد ترمذی)

بخاری شریف میں انہی سے روایت ہے کہ حضور سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ ان حقیقتوں کو جان لو جنہیں میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔"

علم اور علماء کی فضیلت

حضرتِ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضورِ معلمِ کائنات محسنِ موجودات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا جائے۔" (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

مسلم اور مشکوٰۃ میں ہے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: "یہ علم (یعنی قرآن و حدیث کو جاننا) دین ہے اس لئے کہ تم جان لو کہ اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔"

عالم اور عابد حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضورِ انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ کم درجہ آدمی پر۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر

اللہ تعالے رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے حق میں فرشتے نیز زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی میں دعائے خیر کرتی ہیں۔" (ترمذی و مشکوٰۃ)

طالب علم ترمذی، ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں ہے حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں حضرت ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ اے ابوالدرداء! بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لئے نہیں آیا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو خدائے تعالے اسے جنت کے راستے میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لئے دعائے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء انبیائے کرام کے وارث و جانشین ہیں، انبیائے کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہیں، انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔"

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ:۔
  "رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے افضل ہے۔" (دارمی، مشکوٰۃ)
- ترمذی و مشکوٰۃ میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"ایک فقیہہ (یعنی عالمِ دین) شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔"

• حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے جسے آدمی حاصل کرے تو فقیہہ یعنی عالمِ دین ہو جائے تو سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لئے دینی باتوں کی ۴۰ حدیثوں کو یاد کرے گا تو اللہ تعالے اس کو قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت میں اٹھائے گا اور بروزِ حشر میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں اٹھاؤں گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

عالمِ مجدّد

ابو داؤد اور مشکوٰۃ میں حضرت ابو داؤد سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ: "رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو باتیں میں نے معلوم کی ہیں ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر صدی (۱۰۰ برس) کے خاتمہ پر اس امت کے لئے اللہ تعالے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو سنوارتا نکھارتا رہے گا۔" (یعنی سنت کو زندہ کرے گا، دینی باتوں کو صحیح انداز میں پیش کریگا) (ابو داؤد و مشکوٰۃ)

ہدایت: عرب وعجم کے علماء ومشائخ کے متفقہ فیصلے سے چودہویں صدی کے مجدّد اعلےٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ ہیں اور حدیث کے مطابق آپکی ذات وطرزِ زندگی میں وہ تمام خوبیاں اور جملہ اوصاف موجود تھے جو ایک عالمِ مجدّد کا خاصہ ہیں۔"

علم سے دنیا طلبی

ابو داؤد و مشکوٰۃ میں ہے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"جس شخص نے ایسے علم کو سیکھا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کی جاتی ہے (مگر) اس نے صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ اس سے متاعِ دنیا طلب کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو تک میسّر نہ ہوگی۔"

اہلِ علم کون ہیں؟

حضرت سفیان رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت کعب

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اہلِ علم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں، پھر آپ نے سوال کیا کہ عالموں کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ جواب دیا کہ لالچ! (دارمی و مشکوٰۃ)

علماءِ سوء | مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے زیادہ برے علماءِ سُو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علمائے حق ہیں۔"

کھانے پینے کے آداب!

کھانے پینے سے قبل اور بعد میں بھی دونوں ہاتھوں کو دھولے اور تین مرتبہ کلی کرے اس سے محتاجگی دور ہوگی، کھانے کے بعد ہاتھوں میں جو تری ہو اس کو آنکھوں پر پھیرے تاکہ آنکھوں کی روشنی قائم رہے، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔

- حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-
  "جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔" (مسلم شریف)
- حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:-
  "تم میں سے جب کوئی شخص کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پینا چاہے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔ مسلم شریف"

کھانے کے لئے بیٹھنے کے دو مسنون طریقے یہ ہیں:-

۱- دونوں پاؤں کھڑے رکھے ۲- ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرے کو گرادے

حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم انہیں دونوں طریقوں پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے ان کے علاوہ جو بیٹھنے کے طریقے ہیں وہ غیر مسنون ہیں۔

کھانے کے دوران مہ ی باتیں کرنا یا چپ رہنا منع ہے اچھی باتیں اور بزرگانِ دین و

صالحین بندوں کا تذکرہ زیادہ بہتر ہے، روٹی بائیں ہاتھ میں رکھے اور داہنے ہاتھ سے ٹکڑا توڑ توڑ کر کھائے اور دستر خوان پر گرے ہوئے دانے یا روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا کر کھا لینا سنت ہے اس کا کھانے والا عیش و آرام کی زندگی گزارے گا، اولاد کو عافیت ملے گی بے وقوفی سے محفوظ رہے گا اور اس کے جسم پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائیگی۔

کھانے پینے اور کسی اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔ بسم اللہ من اولہ وآخرہ، حرام چیز پر بسم اللہ نہ کہے، کھانے کے بعد انگلیوں اور رکابی کو اچھی طرح چاٹ لے پھر یہ دعا پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ طَعَامِیْ وَشَرَابِیْ۔

ترجمہ: تمام تعریف ہے اس اللہ کے لئے جس نے مجھ کو کھلایا اور پلایا اور مجھ کو مسلمان بنایا، اے اللہ میرے کھانے پینے میں برکت عطا فرما۔

سونے چاندی اور پیتل کے برتنوں میں کھانا، جوتے پہنے ہوئے کھانا، کھاتے وقت زور سے ہنسنا، تکیہ لگا کر یا لیٹ کر کھانا، گرم کھانا کھانا، روٹی پر پیالہ وغیرہ رکھنا، کھاتے وقت ادھر ادھر تاکنا، بہت زیادہ منہ کھول دینا، چھری کانٹے سے کھانا، روٹی میں ہاتھ پونچھنا، کھانے کو منہ سے پھونکنا اور سونگھنا، رکابی کے بیچ کی چیز کو پہلے کھانا، دوسرے کے آگے کی چیز کھانا جب کہ برتن میں ایک قسم کا کھانا ہو اگر چند قسم کے ہوں تو جائز ہے اسی طرح کھڑے ہو کر یا چلتے ہوئے یا راستے میں کھانا، نہر و حوض یا مشک و صراحی یا گھڑے وغیرہ میں منہ لگا کر پانی پینا، آبِ زمزم اور خوشبو کو قبول نہ کرنا، فوراً کھا کر سو جانا، جھاڑو سے خلال کرنا منع ہے، بیٹھ کر دونوں ہاتھ لگا کر تین سانس میں پینا چاہئے اور پانی چوس چوس کر پئے۔

پسندیدہ غذائیں

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو غذاؤں میں کدو لوکی، سرکہ، خرما، انگور، میٹھی چیز، شہد جو کی روٹی، گوشت پیٹھ اور اگلی دست کا اور دودھ پسند تھا۔ (حدیث شریف)

کھانے کے بعد شروع اور آخر میں نمکین اور درمیان میں میٹھا کھانا سنت ہے اس طرح کھانے سے کھانے والا ستر بیماریوں سے نجات پائے گا جن میں جذام (کوڑھ) اور حلق اور دانت اور پیٹ درد وغیرہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو اور نکال کر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں اس کی شفا ہے اور وہ اس بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں شفا ہے۔"

کھانے میں عیب لگانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ (بخاری شریف)

دعا کی اہمیّت

بعض ناواقفوں کا خیال ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ خود ہماری تمام حاجتوں سے باخبر ہے اس لئے اس سے اپنی حاجتوں کے لئے دعا کرنا ایک فعل عبث ہے۔ بعض یوں بھی کہتے ہیں کہ عبادت کے بعد دعا خلوص کے منافی اور خود غرضی کی نشانی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے نماز کے بعد بھی دعا ترک کر دی ہے مگر اہل علم پر ظاہر ہے کہ ان خیالات کی بنیاد سراسر جہالت یا مراب (نفس) پر ہے بلا شبہ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ خداوند کریم ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ ہماری تمام حاجتوں سے واقف ہے مگر اس کے باوجود خداوند تعالےٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (یعنی اے بندو! تم مجھ سے مانگو میں (تمہاری دعا) قبول کروں گا) دعا مانگنے سے ہرگز عبادت کا خلوص کم نہیں ہوتا بلکہ بندہ کا اپنے پروردگار کے دربار میں گڑگڑا کر اپنی حاجتوں کو عرض کرنا

اپنی عاجزی اور خدا کی ربوبیت کا اقرار کرنا اور اس کی رحمتوں کا امیدوار ہونا یہ خود ایک بہت بڑی عبادت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (احیاء العلوم) "یعنی عبادت کا مغز دعا ہے"۔

ایک روایت میں آیا ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (دعا عبادت ہی ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"خدا کے دربار میں دعا سے عزت والی کوئی چیز نہیں ہے"۔

- نیز حدیث پاک میں ہے:۔

"بندوں کی دعا کبھی خطا نہیں کرتی اور تین صورتوں میں ضرور مقبول ہوتی ہے ۱۔ یا تو بندہ کا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے ۔ ۲۔ یا اس کی مانگی ہوئی مراد کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں عطا فرما دیتا ہے ۳۔ یا اسکی دعا کو آخرت میں نیکی کا ذخیرہ بنا دیتا ہے"۔ (مستفاد از "موسم رحمت" بحوالہ احیاء العلوم)

دنیا و آخرت کی خیر و برکت سے معمور

رات میں بیدار ہو تو کیا کرے؟

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب شب میں بیدار ہوتے تو اپنے معبودِ حقیقی و مسجودِ تحقیقی کی یا ان الفاظ میں کیا کرتے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اکیلا ہے، دنیا و آخرت میں سرکشوں پر قہر فرمانے والا، تمام آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی پرورش فرمانیوالا، ہر چیز پر غالب ہے اسکے قبضۂ قدرت سے کوئی مخلوق باہر نہیں ہو سکتی بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

رات میں بستر سے اٹھ کر پھر واپس آئے تو کیا کہے؟

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

تم میں سے جب کوئی رات کو بستر سے اٹھ کر پھر واپس بستر پر آئے تو اس کو چاہئے

لے اور کروٹ پلیٹ کر بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرے :۔

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی نام کی مدد سے میں پہلو پر لیٹا اور تیری ہی مدد سے اٹھوں گا، اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی بخشش فرما دینا اور اگر واپس فرمائے تو اسکو ان اخلاق و اوصاف کے ساتھ محفوظ رکھنا جن کے ساتھ تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

درمیان شب میں آسمان کی طرف دیکھنے پر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور آقائے نامدار مولائے کل سرکار محبوب پروردگار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد باہر تشریف لائے اور آسمان کی جانب نگاہ فرما کر یہ آیت پڑھی،

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں جو وجود الٰہی پر دلیل ہیں عقل والوں کے لیے جو اللہ تعالےٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بیکار نہیں بنایا، پاک ہے تو، پس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

شب قدر دیکھنے کی یہ دعا ہے

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے

فرمایا کہ شبِ قدر دیکھو تو یہ دعا مانگو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

ترجمہ : اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معافی مانگنے کو پسند فرماتا ہے، پس تو مجھ کو معاف فرما دے۔

اچھا خواب دیکھنے پر

حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھا خواب نظر آئے تو بیدار ہونے پر حمدِ خدا بجا لائیں اور کہیں :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ : ساری تعریف اللہ ہی کو ہے

اور خواب صرف اپنے دوست یا عالم سے بیان کریں، علمِ تعبیر کے ماہر آئمہ فرماتے ہیں کہ خواب نہ عورت سے بیان کریں نہ دشمن سے۔

برا خواب دیکھنے پر

رسولِ خدا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب برا خواب دیکھے تو جاگنے پر بائیں جانب تین مرتبہ "تھو تھو" کرے اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور کروٹ بدل لے اور یہ خواب کسی سے بیان نہ کریں تو نقصان نہ پہنچائے گا۔

جب کوئی خواب دیکھ کر اپنے بھائی سے بیان کرے تو اس کو چاہئے کہ یوں کہے :۔

خَيْرٌ لَنَا وَ شَرٌّ لِاَعْدَائِنَا۔

ترجمہ : یہ ہمارے لئے بہتر ہو اور دشمنوں کے حق میں برا ہو۔

سونے سے بیدار ہو تو یہ پڑھے

رحمتِ عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم جب خواب سے بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کے لئے جس نے موت (خواب) کے بعد ہمیں حیات (بیداری عطا فرمائی) اور قیامت کے دن

اعمال کی جزا کے لئے اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے مردوں کو زندہ کر کے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

کپڑے پہنے تو یہ دعا پڑھے

حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نیند سے بیدار ہو کر کپڑے پہنتے تو بارگاہ الٰہی میں یہ کلمات بطور شکرانہ ادا کرتے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا

کپڑے اتارے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

ترجمہ: "اللہ کے نام پاک کی مدد سے کپڑا اتارتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کپڑے اتارتا ہوں تو آدمی ارادہ کرے تو ان کلمات کو پڑھ لے۔

نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

ترجمہ: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

دین و ایمان، جان و مال اور بال بچوں کی حفاظت ہو

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیْنِیْ
بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اپنے دین، اپنی جان اپنی اولاد اپنے

وَ وَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ
گھر والوں اور اپنے مال کی حفاظت کے لئے

دن رات کی سب نعمتوں کا شکر

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے صبح کو جو نعمت نصیب ہوئی ہے یا کوئی اچھا آدمی ملا ہے تو وہ تیری جانب سے ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تیرے ہی لئے سب خوبیاں ہیں اور تیرے ہی لئے تمام شکر ہے۔

ایک ایک بار صبح کو پڑھے تو دن بھر کی سب نعمتوں کا شکر ادا کیا اور شام کو کہے تو رات بھر کی۔ شام کو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسٰی کہے۔ (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز)
اس کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

خاتمہ ایمان پر ہو

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے کسی چیز سے شرک کرنے سے پناہ مانگتے ہیں جس کو ہم جانتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس چیز سے بھی جس کو ہم نہیں جانتے۔ (تین تین بار دو وقت پڑھے)

قیامت میں اللہ تعالیٰ راضی فرمائے

یہ دعا صبح شام تین تین مرتبہ پڑھے، اللہ عزوجل کے کرم پر حق ہے کہ روزِ قیامت اس کے پڑھنے والے کو راضی فرمائے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا۔	میں اپنے اللہ کے پروردگار ہونے اور اپنا دین اسلام ہونے اور اپنے سردار و آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوں۔

مغفرت ہو اور شہادت کی موت ملے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ (پڑھے)	میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سمیع وعلیم کے ذریعہ شیطان مردود سے۔ (تین مرتبہ پھر) یعنی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

شیطان وجن و آفات سے محفوظ رہے

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا	کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بیکار ہی پیدا کیا ہے (ایک ایک بار پڑھے)

دنیا میں فاقہ نہ ہو، قبر میں وحشت نہ ہو اور محشر میں رسوا نہ ہو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔	نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے جو بادشاہ ہے حق ہے اور مبین ہے۔

غیب سے مدد ملے (سو سو بار صبح و شام پڑھے)

یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ۔	اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو انشاءاللہ غیب سے مدد ہوگی۔

بعد نمازِ فرض سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔ (حصن حصین)

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز پوری کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ! تو مجھ سے فکر و غم کو دور کر دے۔

وتر کی نماز پوری کر کے تین بار پڑھے

سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (حصن حصین)

تسبیح کرتا ہوں میں اس بادشاہ حقیقی کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔

بیت الخلاء جاتے وقت پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور خبیث جنیّہ سے۔

جب بیت الخلاء سے باہر نکلے

تو غُفْرَانَكَ کہے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے ایذا دینے والی چیز سے بچایا اور مجھے عافیت و نجات دی۔

گھر سے باہر نکلتے وقت پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی

بِاللّٰہِ۔ طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (مشکوٰۃ شریف)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے داخل ہونے اور بہتر نکلنے کا، اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا (پھر گھر والوں کو سلام کرے)

بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اور اس کیلئے تمام تعریفیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئیگی اس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کھانا شروع کرتے وقت پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔ (مستدرک)

میں نے اللہ کے نام اور اللہ کی برکت سے کھانا شروع کیا۔

دعوت کھانے میں یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

نیا چاند دیکھ کر پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى (حصن حصین)

اے اللہ! تو بجا لے اوپر اس کو برکت اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ نکلا ہوا کہ جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے۔

سفر کا ارادہ ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی رحمت سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے سفر کرتا ہوں۔

جب سوار ہونے لگے

رکاب پر بایاں قدم رکھے تو بسم اللہ کہے اور جب سواری کے جانور کی پیٹھ پر یا موٹر وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے، پھر یہ پڑھے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ پاک ہے جس نے اسکو ہمارے قبضہ میں کر دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اس کو قبضے میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔

آئینہ دیکھ کر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری صورت اچھی بنائی اسی طرح میری عادات و سیرت بھی اچھی بنا دے

سرمہ لگاتے وقت یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ — اے اللہ مجھے فائدہ دے کان اور آنکھ سے

(حدیث شریف)

مریض کو دیکھ کر پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ
مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا
(حدیث شریف)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے
مجھ کو اس چیز سے عافیت میں رکھا جس
میں تجھ کو مبتلا کیا اور اپنی مخلوقات میں سے
بہت سے لوگوں پر مجھ کو فضیلت عطا کی

مصیبت یا موت کے وقت پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ
هٰذِهٖ وَاخْلُفْنِيْ خَيْرًا مِّنْهُ

ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی جانب
لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ مجھے مصیبت
میں اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل عطا فرما

خوشی حاصل ہو تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ
الصّٰلِحٰتُ۔

تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ
غلبے اور بزرگی سے اچھی باتیں پوری ہوتی ہیں

ہر ضرر سے امان ملے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ
اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

شروع کرتا ہوں میں اس اللہ کے نام سے
جس کا نام لینے سے زمین و آسمان میں
کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے
والا اور جاننے والا ہے۔

اس دعا کو تین بار پڑھے اور اگر زہر بھی کھا لیا ہوگا تو اس کا اثر نہ ہوگا (انشاء اللہ)۔

شمع شبستان رضا
مرتبہ: اقبال احمد نوری
اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت اور دیگر اکابرین
اہل سنت کا انتخاب لاجواب جس میں سر سے پیر تک ہر مرض
کا علاج عملیات و تعویذات
سے ہے۔ آفسٹ چھپائی
سہ رنگا ٹائیٹل
قیمت
۳۱/۵۰ روپے
حصہ اول
مجموعۂ نعت
مرتبہ: انیس احمد نوری، اعلیٰ حضرت و دیگر شعرائے اہل سنت کے
نعتیہ کلام سے ۳۶۵ نعتوں کا لاجواب انتخاب
قیمت: ۱۵/۰۰ روپے
مجموعہ نعت
حصہ دوم: اعلیٰ حضرت اور
دیگر شعراء اہل سنت
کے نعتیہ کلام سے
لاجواب
نعتوں کا
انتخاب
قیمت
۱۵/۰۰
نعتوں کی تعداد
۳۵۰ ہے
برا نہ کہو
ملک کے مانے ہوئے
ادیب علامہ محمد سعید
صاحب قادری
نے اچھوتے
انداز میں
مسلمانوں
کو تلقین
کرتے
ہوئے ایک
اہم دینی مسئلہ واضح
کیا ہے قیمت ۳/۰۰ روپے
نظام شریعت
حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ العزیز
کی وہ مایۂ ناز تصنیف یعنی شب و روز کے طریقے۔ رزق
طیب کے حصول، نماز جنازہ، زیارت قبور کا اسلامی
طریقہ، وضو غسل، تیمم وغیرہ کے مسائل۔ یہ
کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ قیمت
روپے
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر